اُمّتِ مُحمّدیہ

کے فضائل

www.KitaboSunnat.com

تالیف
مقصود الحسن فیضی

دار الفرقان
للنشر والتوزیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اُمّتِ محمدیہ

کے فضائل

تالیف

مقصود الحسن فیضی

www.KitaboSunnat.com

دار الفرقان للنشر والتوزیع
الریاض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے جملہ حقوق نقل ونشر واشاعت محفوظ ہیں

287-8
ف ی ص - ۱

طبع

۱۴۳۱ھ ———— ۲۰۱۰ء

LIBRARY
Book No.
...Block, Garden Town, Lahore

دار الفرقان
الریاض - سعودی عرب

Phone & Fax
00966-1-4358646
Mobile
0507419921-0508176378
0553093117

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

❀ مقدمہ ۷

❀ پیغام بیداری ۱۰

❀ پہلی خصوصیت/ افضل ترین امت ۱۲

❀ دوسری خصوصیت/ فضیلت زمانہ ۱۴

❀ تیسری خصوصیت/ ہفتہ وار افضل دن کی نوازش ۱۷

❀ چوتھی خصوصیت/ امت کے علماء نبیوں کے وارث ۲۰

❀ پانچویں خصوصیت/ دین کی آسانی ۲۲

❀ تخفیف کی بعض شکلیں ۲۴

❀ الف۔ احکام میں تخفیف ۲۴

❀ ب۔ نجاست سے طہارت ۲۵

❀ ج۔ نکاح وطلاق میں آسانی ۲۶

❀ د۔ توبہ میں آسانی ۲۷

❀ ھ۔ ماہ رمضان کی راتوں میں کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کی اجازت ۲۹

❀ د۔ سحری کھانا ۳۱

❀ چھٹی خصوصیت/ کمال دین ۳۲

❀ ساتویں خصوصیت/ اس امت کی کتاب قرآن حکیم کی حفاظت ۳۵

❀ آٹھویں خصوصیت/ اس امت کا اول وآخر دونوں خیر ہے ۳۸

❀ نویں خصوصیت/ مکمل گمراہ نہیں ہوسکتی ۴۰

❀ دسویں خصوصیت/ ہر صدی میں ایک مجدد دین کا ظہور ۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ گیارہویں خصوصیت: اجتماعی عذاب سے حفاظت ۴۴
❀ بارہویں خصوصیت: دنیا کی کوئی طاقت اس امت کو صفحۂ ہستی سے نہیں مٹا سکتی ۴۷
❀ تیرہویں خصوصیت: یہ امت امت مرحومہ ہے ۵۱
❀ چودہویں خصوصیت: اس امت پر ظلم کرنے اور خون بہانے ۵۶
❀ پندرہویں خصوصیت: عمل کم اجر زیادہ ۵۸
❀ سولہویں خصوصیت: اس امت کے چند خصوصی فضائل ۶۱
❀ اہل جنت کا آداب ملاقات ۶۱
❀ نماز میں امام کے پیچھے آمین ۶۱
❀ قبلہ ابراہیم کی معرفت ۶۱
❀ نماز میں صف بندی ۶۳
❀ فرشتوں جیسی صفیں ۶۴
❀ روئے زمین ان کے لیے مسجد اور طہارت ۶۴
❀ سورہ بقرہ کے آخری آیتیں ۶۴
❀ نماز عشاء ۶۵
❀ مال غنیمت کی حلت ۶۵
❀ لیلۃ القدر ۶۷
❀ سترہویں خصوصیت: امت محمد کے شہدا کی کثرت ۶۸
❀ اٹھارہویں خصوصیت: اس امت کے بہت سے کبائر معاف ہیں ۷۳
❀ انیسویں خصوصیت: امتوں پر گواہ ۷۶
❀ بیسویں خصوصیت: نیک و بد پر گواہی ۸۰
❀ اکیسویں خصوصیت: حشر کے میدان میں سب سے پہلے اس امت کا فیصلہ ہوگا ... ۸۴
❀ بائیسویں خصوصیت: پل صراط پر سے سب سے پہلے گزرنا ۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ❀ تیئسویں خصوصیت: سب سے پہلے جنت میں داخلہ ۸۸
- ❀ چوبیسویں خصوصیت: اس امت کے ستر ہزار بلکہ اس سے کہیں زیادہ لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے ۸۹
- ❀ پچیسویں خصوصیت: جنت میں سب سے زیادہ تعداد اس امت کی ہو گی ۹۳
- ❀ چھبیسویں خصوصیت: میدان حشر میں امتیازی شان ۹۵
- ❀ شفاعت ۱۰۲
- ❀ ستائیسویں خصوصیت: بھول چوک معاف ۱۰۵
- ❀ اٹھائیسویں خصوصیت: غلط خیالات معاف ۱۰۷
- ❀ خاتمہ ۱۱۰
- ❀ شکران نعمت ۱۱۰
- ❀ خیر امت ہونے کے تقاضے پورے کریں ۱۱۲
- ❀ جہاد کا فریضہ ادا کرنا ۱۱۷
- ❀ پست ہمتی' بزدلی' ناامیدی اور مرعوبیت سے پرہیز ۱۲۰
- ❀ صبر اور نیت اجر پر ثابت قدم رہیں ۱۲۵
- ❀ ناقابل معافی گناہوں سے پرہیز ۱۲۸
- ❀ باہمی پھوٹ اور اختلاف سے پرہیز ۱۳۰
- ❀ سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ ۱۳۳
- ❀ غور کریں ۱۳۵
- ❀ وقت کی نزاکت ۱۳۵
- ❀ منافق اور بیمار دل لوگوں کی حالت ۱۳۶
- ❀ حقیقی مسلمانوں کا مؤقف ۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدِّمہ

چند صدیوں سے امت مسلمہ سخت تنزل وپستی کا شکار ہے، اس کا سیاسی وجود ختم ہو چکا ہے، عام مسلم ممالک کا معاشی وجود بھی غیروں کے رحم وکرم پر ہے، یہ امت جہاں اقلیت میں ہے وہاں اپنے ہم وطنوں کے ظلم کا شکار ہے، جہاں اکثریت میں ہے وہاں اس کے افراد اپنوں کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں، دنیا کی ہر قوم ان کی طرف ایسے ہی جھپٹ رہی ہے جیسے بھوکا شکاری اپنے پسندیدہ شکار پر جھپٹتا ہے، جو قومیں عقل وعقیدہ کی اس پستی تک پہنچ چکی ہیں کہ کتے بلی کی پوجا کرتی ہیں وہ بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے زیادہ باعزت ثابت کر رہی ہیں، وہ قوم جو بندروں اور سوروں کی اولاد ہے اور مسلمانوں کی تعداد کے مقابلہ میں ان کی تعداد بہت کم ہے وہ بھی ان پر اپنا شعلۂ غیظ وغضب برسا رہی ہے، مسلمان اگر ان کے ظلم وستم اور بربریت پر چیختے چلاتے ہیں تو مسلمانوں پر دہشت گرد اور ارہابی {Terrist} ہونے کا الزام لگا کر اپنے لئے مزید ظلم کا جواز پیدا کر لیتی ہیں، اس وقت اس امت کی بعینہ وہی صورت حال ہے جس کی پیشین گوئی ہادئ برحق الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے تھی :

"یوشک الأمم أن تداعی علیکم کما تداعی الأکلة علی قصعتها "

"وہ وقت دور نہیں ہے کہ دوسری قومیں تم پر اس طرح پل پڑیں جس طرح کہ بھوکے کھانے کے برتن پر پل پڑتے ہیں"

کسی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کیا اس وقت ہم تعداد میں بہت کم ہوں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بل أنتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل و لينزعن الله من صدور عدوكم ﴿ المهابة ﴾ منكم و ليقذفن الله فى قلوبكم الوهن"

"اس وقت تم لوگ بہت زیادہ ہوگے لیکن تمہاری مثال سیلاب کے جھاگ سی ہوگی، اس وقت اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا خوف ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں " وھن " ڈال دیگا"۔

صحابہ نے سوال کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ " وھن " کیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا:

"حب الدنيا وكراهية الموت "[1]

"دنیا کی محبت اور موت کا ڈر"

مسلم قوم کی اس زبوں حالی کو دیکھ کر ہر جماعت پریشان ہے، بلکہ صورت حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ یاس وناامیدی اور مرعوبیت وپست ہمتی کا شکار ہو چکے ہیں بلکہ ان میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو دانستہ یا نادانستہ اس دین حنیف سے کلی یا جزوی طور پر ارتداد کا شکار ہو چکے ہیں، ان کے نزدیک دین حنیف کی بہت سی مسلمات نظر ثانی کی محتاج ہیں، بہت سے لوگ جہاد کا نام لینے سے گھبراتے ہیں، بہت سوں کے نزدیک " ولله العزة و لرسوله و للمومنين " والی آیت بے معنی ہو چکی ہے، کتنے لوگ ایسے ہیں جو سود جیسے محرمات کی حرمت کے بارے میں مشکوک نظریہ رکھتے ہیں، کتنے افراد ایسے آپ کو ملیں گے جو مغرب کی تہذیب کو اپنانا ہی اپنی دنیوی ترقی کا راز سمجھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ ان حضرات نے اپنے مقام کو نہیں پہچانا، اللہ تعالی نے انہیں کس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے وہ اس سے غافل ہیں، ان حضرات نے

---

[1] ۔ سنن ابوداود: ۴۲۹۷، الملاحم، مسند احمد: ۲۷۸۵، مسند الطیالسی، بروایت ثوبان۔ دیکھئے الصحیحہ نمبر: ۹۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین حنیف، سنن کونیہ اور آلام و مصائب سے متعلق حکمت الٰہی کو نہیں سمجھا اور نہ ہی "امت مرحومہ" کی حقیقت جان سکے ہیں، یہ حضرات یہ بھول گئے ہیں کہ اس امت کی کامیابی کا معیار وہ نہیں ہے جو عام قوموں کا ہوا کرتا ہے، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قلت و کثرت اور کامیابی و ناکامی کا اصل معیار کیا ہے؟ انہیں اس کا علم نہیں ہے کہ دنیا کے آلام و مصائب سے اس امت کا بظاہر تو نقصان ہو رہا ہے لیکن اس کے پیچھے باری تعالیٰ نے کیا حکمتیں اور کون کون سے فائدے و نتائج ہماری نظروں سے پوشیدہ رکھے ہیں؟ ان حضرات کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اس امت کی بقا کس چیز میں ہے، انہیں شاید اس اسلامی عقیدے کی خبر ہی نہیں ہے کہ اس امت کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی ہے، وہ حضرات اس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں کہ کسی قوم کی تقلید میں پڑ جانا اپنے وجود و تشخص کو کھو دینے کا سبب ہے۔

ایسے ہی پست ہمت احساس کمتری کا شکار، یاس و ناامیدی کے دلدل میں پھنسے ہوئے مغربی تہذیب سے مرعوب حضرات کی خدمت میں چند باتیں پیش کی جا رہی ہیں تاکہ انہیں احساس ہو کہ مالک حقیقی و خالق کائنات کے ہاں ان کا کیا مقام ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر کیا کیا انعامات کئے ہیں، حادثات و مصائب سے دوچار ہونے پر اس امت کے لئے کیا کیا خوشخبریاں ہیں، اور اصل عزت کیا ہے اور کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ کچھ بعید نہیں کہ کچھ لوگ اپنی اصلاح کریں، کچھ لوگ مرعوبیت و احساس کمتری کے دلدل سے نکلیں اور اپنی کھوئی ہوئی عزت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

انداز بیاں گرچہ مرا شوخ نہیں ہے ☆ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

اس کتابچہ میں ہم نے امت مسلمہ کے پچاسوں فضائل میں سے صرف اٹھائیس فضائل کا انتخاب کیا ہے اور بعض ایسے فضائل بھی ہیں جن کے ضمن میں کئی کئی فضیلتیں و خصوصیتیں درج ہیں، نیز بغرض اختصار بہت سی فضیلتوں کو دوسرے وقت کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھار کھا ہے، البتہ یہ التزام ضرور کیا ہے کہ صرف اسی فضیلت کا ذکر کیا جائے جو کسی معتبر دلیل سے ثابت ہو، اس موضوع سے متعلق مزید تفصیل کے خواہاں حضرات حافظ سیوطی رحمہ اللہ کی "الخصائص الکبری "اور قسطلانی کی "المواھب اللدنیہ "اور الصالحي کی "سبل الھدی والرشاد "کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ بلکہ علامہ قسطلانی نے اس امت کی پچاس سے زائد فضیلتیں اور خصوصیتیں دلیل کے ساتھ ذکر کی ہیں، ان تینوں کتابوں کے مطالعہ کے وقت یہ بات ذہن میں رہے کہ ان حضرات نے صحت نصوص کا التزام نہیں کیا ہے، نیز ایک مصری عالم ابوالحسن المأربي کی کتاب "کشف الغمه" کی آخری فصل بھی قابل مطالعہ ہے، ہم نے اس رسالہ کی تالیف میں ان کتابوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

ایک بات اور ذہن میں رہنی چاہئے کہ اس کتابچہ میں، میں نے اختصار کو مد نظر رکھا ہے، البتہ خطیب و مقرر حضرات اپنے اپنے انداز سے اسے طول دے سکتے ہیں، اس طرح کہ جو آیات اور حدیثیں ہم نے ذکر کی ہیں ان کی تفسیر و شرح کی طرف رجوع کرکے اور ان سے ملتی جلتی دوسری آیات واحادیث کو سامنے رکھ کر اور اس موضوع کو مثالوں اور واقعات وغیرہ سے مزین کرکے طول دے سکتے ہیں۔

پیغام بیداری :

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے ❋ نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے ❋ پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

کشتیٔ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے

عصر نو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے

ہے جو ہنگامہ بپا یورش بلغاری کا ❋ غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا

تو سمجھتا ہے یہ ساماں ہے دل آزاری کا ❋ امتحاں ہے ترے ایثار کا، خودداری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہراساں ہے صہیل فرس اعدا سے
نور حق بجھ نہ سکے گا نفس اعدا سے

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری ❊ ہے ابھی محفل ہستی کو ضرورت تیری
زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری ❊ کوکب قسمت امکاں ہے خلافت تیری

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

مثل بو قید ہے غنچے میں، پریشاں ہو جا ❊ رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ، تو ذرے سے بیاباں ہو جا ❊ نغمۂ موج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ا] پہلی خصوصیت :

افضل ترین امت :

جب سے دنیا بنی ہے اور انسان اس میں آیا ہے اللہ تعالیٰ نے بہت سی امتیں پیدا کیں اور اپنی حکمت وعدل سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے، جیسے بنی اسرائیل کو اپنے وقت کی سب سے افضل امت قرار دیا، انہیں دینی ودنیوی لحاظ سے بہت سی ایسی نعمتوں سے نوازا جو کسی دوسری قوم کو میسر نہیں آئیں، یہ الگ بات ہے کہ اس بدبخت قوم نے اس کی قدر نہ کی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ " { البقرة: ۱۲۲ }

"اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی"۔

یعنی امت محمدیہ سے پہلے دنیا کی افضل ترین امت ہونے کا اعزاز بنو اسرائیل کو حاصل تھا جو انہوں نے معصیت الٰہی کا ارتکاب کرکے گنوادیا، ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو اس دنیا میں بھیجا اور انہیں خیر امت کے لقب سے نوازا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ "۔ { آل عمران: ۱۱۰ }

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے اٹھائی گئی ہے کہ نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ضرور ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں"۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"اعطیت مالم یعط أحد من الأنبیاء فقلنا : یا رسول اللہ ما ھو ؟ قال : نصرت بالرعب و أعطیت مفاتیح الأرض و سمیت أحمد و جعل التراب لي طھورا و جعلت أمتي خیر الأمم"۔[2]

"مجھے وہ فضیلتیں بخشی گئیں ہیں جو کسی اور نبی کو حاصل نہ تھیں "راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول وہ فضیلتیں کیا ہیں ؟، آپ ﷺ نے فرمایا: دشمن کے دل میں خوف ڈال کر میری مدد کی گئی، مجھے دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں، میرا نام احمد رکھا گیا، مٹی کو میرے لئے طہارت بنایا گیا اور میری امت کو تمام امتوں میں سے سب سے بہتر امت بنایا گیا"۔

حافظ نور الدین ھیثمی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند جید ہے.[3]

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"ألا انکم توفون سبعین أمة انتم خیر ھا و أکرمھا علی اللہ "۔[4]

"تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرو گے، ان میں سے تم لوگ سب سے بہتر اور اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر ہو"۔

---

2 ۔مسند احمد: ۹۸/۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/۱۱، حدیث نمبر: ۳۲۱۷۹، بروایت علی بن ابی طالب۔

3 ۔مجمع الزوائد: ۲۷۲/۸ - نیز دیکھئے الصحیحہ: ۲۹۲۹.

4 ۔سنن الترمذی: ۳۰۰۱، التفسیر، مسند احمد: ۵/۳، سنن ابن ماجہ: ۴۲۸۶، الزھد بروایت معاویہ بن حیدہ۔ دیکھئے صحیح سنن الترمذی ۲۰۵/۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اخلاق و کردار میں دل کا مرکزی مقام ہے اگر یہ اچھا رہے تو سب اچھا ہے ورنہ سب برا، اس ضابطہ کو دھیان میں رکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول کو غور سے پڑھیں :

"اللہ تبارک وتعالی نے بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو سب سے بہتر دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو پایا، لہذا اپنا محبوب بنانے کے لئے آپ کا انتخاب کر لیا اور اپنی رسالت دے کر بھیجا پھر { انبیاء کے بعد } اپنے بندوں کے دلوں کا جائزہ لیا تو صحابہ کرام کو سب سے بہتر دل والے پایا لہذا انہیں اپنے پیارے نبی کا وزیر بنادیا جو اس نبی کے لائے ہوئے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں، تو جس کام کو مسلمان {یعنی صحابہ} اچھا سمجھیں وہ اچھا ہے اور جس کام کو وہ برا سمجھیں وہ برا ہے" ۔[5]

❁❁❁

[۲] دوسری خصوصیت :

فضیلت زمانہ

اس امت پر اللہ تعالی کا عظیم فضل ہے کہ اس امت کی ایک بڑی جماعت کو جن کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں میں رہی ہوگی ، دنیا کا عہد زرین اور بہترین زمانہ نصیب ہوا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے جب سے اس دنیا کو بنایا اس کے عہد زرین اور سب سے افضل زمانے میں اپنے سب سے محبوب اور افضل نبی کو مبعوث فرمایا ،اور اپنے فضل سے امت مرحومہ کو اسی نبی کی امت بنایا:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[5] ۔مسند احمد:۱/ ۳۷۹،شرح السنہ: ۱ / ۲۱۴- ۲۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیه"[6]

"مجھے انسانوں کے سب سے بہتر زمانے میں مبعوث کیا گیا، چنانچہ زمانے پر زمانہ گذرتا رہا یہاں تک وہ زمانہ آ پہنچا جس میں میری بعثت ہوئی"۔

ایک اور حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا:

"خیرکم قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم"۔[7]

"تمہارا سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد جو لوگ ہوں گے اور پھر اس کے بعد جو لوگ ہوں گے"۔

روای حدیث حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا، یا تین زمانوں کا۔

دیگر حدیثوں پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد تین زمانوں کا ذکر فرمایا، یعنی صحابہ کا زمانہ، پھر تابعین کا زمانہ اور پھر تبع تابعین کا زمانہ، جو تقریبا ۲۲۰ھ پر جا کر ختم ہوتا ہے { الفتح: ۷/ ۸-۱۰ }

چنانچہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خیر الأمة القرن الذی بعثت فیهم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ، ثم الذین یلونهم . . . . . . الحدیث"[8]

---

6 - صحیح بخاری: ۳۵۵۷، المناقب، مسند احمد: ۲ / ۳۷۳، بروایت ابوہریرہ۔

7 - صحیح بخاری: ۲۶۵۱، الشہادات، صحیح مسلم: ۲۵۳۵، الفضائل، بروایت عمران بن الحصین۔

8 - مسند احمد: ۵/ ۳۵۰، السنہ لابن ابی عاصم: ۱۴۷۳، دیکھئے الصحیحہ: ۱۸۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس امت کا سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی ہے پھر اس کے بعد ان لوگوں کا زمانہ افضل ہے جو میرے زمانے کے بعد آئیں گے {صحابہ کرام} ، پھر ان لوگوں کا زمانہ افضل ہے جو میرے بعد آنے والوں کے بعد آئیں گے {تابعین عظام} اور پھر ان لوگوں کا زمانہ افضل ہے جو ان کے بعد آئیں گے۔ {تبع تابعین محترمین} "

اسی معنی میں حضرت سعد بن تمیم رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ! آپ کی امت کے کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور ہمارے زمانے کے لوگ، صحابہ نے پھر سوال کیا: اس کے بعد کون سے لوگ افضل ہیں ؟آپ نے فرمایا: دوسری صدی کے لوگ ، پھر سوال ہوا اس کے بعد کون سے لوگ افضل ہیں تو آپ نے فرمایا: تیسری صدی والے۔ [9]

یہ تمام حدیثیں اور اس معنی کی متعدد حدیثیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اس امت کو یا اس امت کی ایک بہت بڑی جماعت کو دنیا کا سب سے بہتر زمانہ عطا کیا گیا ہے۔

۞۞۞

[9] - السنۃ لابن أبي عاصم: ۶۲۹/۲ نمبر: ۱۴۷۸، معجم الطبرانی الکبیر: ۴۴/۶، نمبر: ۵۴۶۰، شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۲۶۴/۶ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۳] تیسری خصوصیت

ہفتہ وار افضل دن کی نوازش

اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو ایک بڑی اہم فضیلت یہ بخشی ہے کہ اسے جمعہ کا مبارک دن عطا فرمایا، جمعہ کا دن سال کے افضل ترین دنوں میں سے ایک ہے، حتی کہ بہت سے علماء کے نزدیک یہ دن عرفہ کے دن سے بھی افضل ہے۔[10]

اس دن کو اللہ تبارک وتعالی نے بڑی فضیلتوں اور خصوصیتوں سے نوازا ہے[11] زیادہ نہیں اگر اس مبارک دن کی صرف یہی ایک خصوصیت ہوتی تو اس کی اہمیت کے لئے کافی تھی کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالی سے دین ودنیا کی جس بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالی اسے ضرور عطا فرماتا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" فيها ساعة لا يوافقها عبد مسلم وهو قائم يصلي يسال الله شيئا الا اعطاه اياه واشار بيده يقللها۔[12]

اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جس مسلمان بندے کو وہ میسر آجائے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالی سے جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالی اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے۔اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ فرمایا"۔

نیز یہ فضیلت بھی عظیم ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[10] - زاد المعاد: ۱/۳۷۵

[11] -امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب زاد المعاد میں اس دن کی تیس سے زائد خصوصیتوں کا ذکر فرمایا ہے: ۱/ ۳۷۵-۴۲۱۔

[12] - صحیح بخاری: ۹۳۵،الجمعہ - صحیح مسلم: ۸۲۵،الجمعہ ، بروایت ابو ہریرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" من غسل یوم الجمعة و اغتسل وبکر و ابتکر و مشی ولم یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها و قیامها"۔ [13]

"جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھی طرح غسل کیا، صبح جلد جمعہ کے لئے نکلا اور خوب سویرے نکلا، پیدل چل کر گیا اور سوار نہیں ہوا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا پھر خطبے کو کان لگا کر سنا اور اس دوران کوئی لغو کام نہیں کیا تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے نیک عمل یعنی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے کا اجر ملتا ہے"۔

اب سوچنے کی بات ہے کہ ایسا مبارک دن جس امت کو نصیب ہو جائے اس کے نصیب اور سعادتمندی کا کیا کہنا؟

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

" نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بید أنهم اوتو الکتاب من قبلنا ثم هذا یومهم الذی فرض علیهم فاختلفوا فیه فهدانا الله فالناس لنا فیه تبع ، الیهود غدا و النصاری بعد غد" [14]

"ہم دنیا میں تو سب سے آخر میں آئے ہیں البتہ قیامت کے دن سب سے آگے رہیں گے ، بھلے انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی ہے ، پھر اس دن کو اللہ تعالی نے ان پر فرض کیا تھا، لیکن انہوں نے اس میں اختلاف کیا[اور اس دن کو نہ پاسکے] چنانچہ اللہ تعالی نے ہمیں اس جمعہ کے حصول کی توفیق بخشی،

---

[13] ۔مسند احمد، سنن ابوداود: ۳۴۵، الطھارۃ، سنن الترمذی: ۴۹۶، بروایت اوس بن ابی اوس، دیکھئے صحیح الجامع: ۲/ ۱۰۹۵۔

[14] ۔ صحیح بخاری: ۸۷۶، الجمعہ، صحیح مسلم: ۸۵۵، بروایت ابوہریرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملے میں لوگ ہمارے پیچھے ہیں، کل [ہفتہ کا دن] یہود کا ہے اور پرسوں [اتوار کا دن] نصاریٰ کا ہے"۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے۔

"اضل الله عن الجمعة من كان قبلنا ، فكان لليهود يوم السبت وكان للنصارى يوم الأحد ، فجاء الله بنا فهدانا الله ليوم الجمعة فجعل الجمعة و السبت وا لأحد وكذلك هم تبع لنا يوم القيامة ، نحن الآخرون من أهل الدنيا و الأولون يوم القيامة المقضي لهم قبل الخلائق "۔[15]

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم سے پہلی امتوں کو جمعہ کے دن سے محروم رکھا، چنانچہ یہود کیلئے ہفتہ کا دن ہے اور عیسائیوں کے لئے اتوار کا دن، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں مبعوث فرمایا اور جمعہ کے دن کی ہمیں توفیق بخشی، اب ہفتہ کے دنوں کی ترتیب اس طرح ٹھہری کہ جمعہ، ہفتہ اور اتوار، اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہمارے بعد ہونگے، ہم دنیا میں آخر میں آئے ہیں، البتہ قیامت کے دن تمام امتوں سے پہلے ہمارا فیصلہ کیا جائے گا"۔

ایک اور حدیث میں مذکور ہے:

" ما طلعت الشمس ولا غربت على يوم خير من يوم الجمعة هدانا الله له وأضل الناس عنه فالناس لنا فيه تبع ، فهو لنا و لليهود يوم السبت و للنصارى يوم الأحد ۔[16]

" نہ جمعہ کے دن سے بہتر کسی اور دن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور نہ ہی غروب ہوتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اس دن کے اہتمام کی توفیق بخشی اور

---

15 ۔ صحیح مسلم: ٨٥٦، الجمعہ - سنن النسائی: ١٣٦٧، الجمعہ - سنن ابن ماجہ: ١٠٨٣، بروایت بریدہ وابوہریرہ۔

16 ۔ صحیح ابن خزیمہ: ١٧٢٦، ٣/١١٤، بروایت ابوہریرۃ- دیکھئے صحیح الترغیب: ١/ ٤٢٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری امتوں کو اس سے گمراہ کر دیا، اب اس بارے میں لوگ ہمارے پیچھے ہیں چنانچہ یہ جمعہ کا دن ہمارے لئے، ہفتہ کا دن یہود کے نزدیک [لائق احترام] ہے اور عیسائیوں کے یہاں [مبارک دن] اتوار کا ہے"۔

اس معنی میں اور بھی بہت سے حدیثیں ہیں انہیں الترغیب والترہیب وغیرہ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

[۴] چوتھی خصوصیت :

امت کے علماء نبیوں کے وارث

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " بنی اسرائیل کی قیادت اپنے اپنے وقت کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب بھی کسی نبی کا انتقال ہوا دوسرا نبی ان کی جگہ آگیا، اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، بلکہ خلیفہ ہونگے اور بکثرت ہونگے۔ الخ [17]

یعنی جب بھی بنی اسرائیل میں دینی و دنیوی لحاظ سے کوئی فساد و بگاڑ پیدا ہوتا اللہ تبارک وتعالی کسی نبی کو ان کی اصلاح کے لئے بھیج دیتا، تاکہ ان کی برائیوں اور توریت و انجیل میں کی گئی تبدیلیوں میں ان کی اصلاح کرے۔ [18]

اب ظاہر ہے کہ اصلاح و تبلیغ کا جو کام بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کرتے رہے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد جب نبوت کا سلسلہ بند ہو چکا تو وہ

---

17 - صحیح بخاری: ۳۴۵۵، الانبیاء- صحیح مسلم: ۱۸۴۲، الامارہ۔

18 - فتح الباری: ۹/۴۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام اب اس امت کے علماء وحکام سے لیا جارہا ہے، لہذا اب یہ ذمہ داری علماء امت کی ہے، اسی بات کو نبی ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

"ان العلماء هم ورثة الأنبياء "[19]

"علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں"۔

اور چونکہ وارث اصل کا قائم مقام ہوتا ہے لہذا وارث کی بات کا وہی حکم ہوگا جو اصل کا ہے، یہیں سے یہ امر بالکل واضح ہوگیا کہ جس طرح بنو اسرائیل کے انبیاء اپنے سے پہلے رسولوں اور نبیوں کے وارث بنتے تھے اور دین کی تبلیغ و تجدید و تصحیح کا کام کرتے تھے اسی طرح اب یہ ذمہ داری اس امت کے علماء کی ہے۔اس امت کے اہل علم سوچیں کہ یہ کس قدر اہم ذمہ داری اور کتنی بڑی فضیلت ہے جو انہیں نصیب ہورہی ہے؟۔

درج ذیل فرمان الہی میں بھی اس طرف اشارہ ہے:

"ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ "

{فاطر:۳۲}

"پھر ہم نے ان لوگوں کو اس کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا، پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے"۔

www.KitaboSunnat.com

19 - احمد: ۱۹۶/۵، سنن ابوداود: ۳۶۴۰،العلم، سنن الترمذی: ۲۶۸۷،العلم، بروایت ابوالدرداء، دیکھئے صحیح الترغیب:۱۳۸/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۵] پانچویں خصوصیت :

دین کی آسانی

اس امت پر اللہ تبارک وتعالی کا ایک بہت بڑا فضل یہ بھی ہے کہ اسے آسان دین عطا فرمایا ہے، پچھلی امتوں پر سختی کے جو بوجھ وطوق تھے اسے اس امت پر سے دور کردیا، اور نبی کریم ﷺ کو ایک آسان دین دیکر اور آپ ﷺ کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

" هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ "(الحج:۷۸)

"اس نے تمہیں برگزیدہ بنایا اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی [اس لئے اے لوگو] اپنے باپ ابراہیم [علیہ السلام] کی ملت پر جمے رہو"۔

سورہ اعراف میں جہاں بنو اسرائیل کو نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے وہیں ارشاد باری تعالی ہے:

" الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ " {الاعراف:۱۵۷}

" وہ جو نبی امی [محمد] رسول [اللہ] کی پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں اور جو لوگ ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی۔ اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی۔ وہی مراد پانے والے ہیں"

اس آیت میں مذکور "اصر" [بوجھ] اور " اغلال " [طوق] سے مراد پچھلی شریعتوں میں پائی جانے والی وہ سختیاں ہیں جو کچھ تو اللہ تعالی کی طرف سے بطور آزمائش تھیں اور کچھ سختیاں خود ان شریعتوں پر عمل کرنے والوں نے اپنے اوپر لادر کھی تھیں۔

عہد نبوی کا درج ذیل واقعہ اور اس موقعہ پر آپ ﷺ کا فرمان اس امر کی مزید وضاحت کرتا ہے:

"حضرت امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کسی جنگی مہم پر تھے، ہمارے ایک ساتھی کا گزر ایسے غار کے پاس سے ہوا جس کے قریب پانی کا چشمہ تھا، یہ منظر اسے بڑا اچھا لگا اور خیال کیا کہ کاش اس غار میں ٹھہر جاؤں، اس چشمہ کا پانی پی کر، آس پاس کے سبزیوں کو کھا کر گزارہ کروں اور دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤں، پھر سوچا کہ بہتر یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کر دوں، اگر آپ اجازت دے دیں تو ایسا کر لوں ورنہ نہیں، چنانچہ وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا: اے اللہ کے رسول! میرا گزر ایک غار کے پاس سے ہوا ہے جس کے پاس میرے کھانے پینے کے لئے پانی و سبزی موجود ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ وہیں قیام پذیر ہو جاؤں اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لوں، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" انی لم ابعث بالیهودیة ولا بالنصرانیة ، ولكنی بعثت بالحنيفية السمحة ، والذی نفسی بیده لغدوة أو روحة فی سبیل الله خير من الدنیا وما فیها ولمقام أحدكم فی الصف خير من صلاته ستين سنة " [20]

[20] ۔مسند احمد: ۲۶۶/۵، الطبرانی الکبیر: ۷۸۶۸، ۸ / ۲۵۷، دیکھئے الصحیحہ: ۲۹۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" مجھے نہ یہودیت دیکر بھیجا گیا ہے نہ ہی نصرانیت بلکہ مجھے آسان دین حنیف دے کر بھیجا گیا ہے ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالی کے راستے میں صرف صبح یا شام کا نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور صف قتال میں کسی کا [ایک گھڑی] کھڑا ہو جانا اس کے ساٹھ سال کی عباد سے بہتر ہے "۔

تخفیف کی بعض شکلیں :

چلتے چلتے اس امت پر تخفیف کی بعض ان شکلوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں جو دوسری امتوں کو نصیب نہ تھیں۔

[الف] احکام میں تخفیف:

پچھلی شریعتوں میں اگر کوئی شخص کسی کو قتل کرتا تو اس کا بدلہ قتل تھا اور اگر کوئی شخص کسی کی آنکھ پھوڑتا ہے تو اس کا بدلہ صرف آنکھ پھوڑنا ہی تھا، سابقہ امتوں میں معاملہ دو انتہاؤں پر تھا ایک انتہا یہ تھی کہ قتل کا بدلہ قتل اور عضو کا بدلہ عضو---دوسری انتہا یہ تھی کہ صرف معاف کر سکتے ہیں کوئی درمیانی راہ نہ تھی، لہذا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جائے کہ دیت کا ان کے یہاں کوئی تصور نہ تھا، بلکہ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ توراۃ کی رو سے قاتل کا بدلہ صرف قتل تھا اور انجیل میں قتل کا بدلہ صرف عفو و درگزر تھا ،عیسائیوں کے یہاں بطور بدلہ کے قتل یا دیت کا تصور نہ تھا جب کہ اسلام نے اپنے متبعین پر یہ آسانی رکھی کہ مقتول کے اولیاء کو تین چیزوں میں سے کسی ایک شکل کے قبول کرنے کا اختیار دیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ" {البقرة:۱۷۸}

"اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے، عورت عورت کے بدلے، ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہئے اور آسانی کی ساتھ دیت ادا کر دینی چاہئے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے، اس کے بعد جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا"۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی، اس لئے اللہ تعالی نے اس امت سے کہا کہ " تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو مقتول کے ورثاء کی طرف سے کچھ معافی مل جائے " تو معافی سے مراد "یہی دیت قبول کرنا ہے"، سو مطالبہ معقول اور نرم طریقہ سے ہو اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچایا جائے، یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے۔[21]

[ب] نجاست سے طہارت:

بنی اسرائیل کے یہاں یہ حکم تھا کہ کپڑے یا چمڑی میں جس جگہ پیشاب لگ جائے اتنے حصے کو کاٹ کر پھینک دیا جائے، جب کہ امت محمدیہ پر یہ سختی باقی نہیں رہی بلکہ ان کے لئے صرف یہ حکم دیا گیا کہ کپڑے یا جسم پر سے نجاست کے اثر کو کسی طرح زائل

21۔ صحیح بخاری: ۴۴۹۸، التفسیر، نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۸۶، فتح الباری: ۱۱/ ۲۷۲، خصائص الکبری للسیوطی: ۲/۲۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیا جائے ، حضرت عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک بار ہمارے پاس تشریف لائے ،اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک ڈھال تھی ، آپ ﷺ نے اسے سامنے رکھا اور پیشاب کرنے بیٹھ گئے ، کسی نے کہا : انہیں دیکھو! یہ ایسے پردہ کرکے پیشاب کررہے ہیں جیسے کوئی عورت پیشاب کے لئے بیٹھتی ہے ، آپ ﷺ نے اس کی یہ بات سن لی ، پھر جب ضرورت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تیرا برا ہو ، کیا تجھے معلوم ہے کہ بنی اسرائیل کے اس شخص کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ؟ ہوتا یوں کہ جب بنی اسرائیل کے کسی شخص کے کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اسے قینچی سے کاٹ دیتے تو اس شخص نے لوگوں کو اس کام سے روک دیا ، جس کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔[22]

[ج] نکاح وطلاق میں آسانی:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے نبی ﷺ کو سب سے عمدہ شریعت دیکر بھیجا جسے آسان حنیفی مذہب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے :

" احب الدین الی اللہ الحنیفیۃ السمحۃ "

"اللہ تعالی کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین آسان دین حنیفی ہے"

چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کے لئے نکاح اور ملک یمین دونوں معاملے میں عورت کے ساتھ ہمبستر ہونے کو حلال ٹھہرایا ، واضح رہے کہ غلامی کی اصل بنیاد جنگ میں قید ہونا تھا ، اور مال غنیمت امت محمدیہ کے علاوہ کسی اور امت کے لئے حلال نہیں تھا ، جیساکہ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

22 ۔ سنن ابوداود : ۲۲ الطھارہ ۔ سنن ابن ماجہ : ۳۴۶ الطھارہ ۔ سنن النسائی : ۱/۲۹-۲۸ ، نیز دیکھئے صحیح بخاری : ۲۲۶ الطھارہ ۔ صحیح مسلم : ۲۷۳ الطھارہ ۔ مسند احمد : ۴/۳۹۶ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" فضلنا على الأنبياء بخمس : جعلت صفوفنا كصفوف الملائكة ، وجعلت لي الأرض مسجدا وطهورا وأحلت لي الغنائم ولم تحل لأحد كان قبلنا ، وكان النبي يبعث الى قومه خاصة و بعثت الى الناس عامة و اعطيت الشفاعة "۔

" پانچ چیزیں دیکر ہمیں تمام نبیوں پر فضیلت دی گئی ۱- ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ، ۲- زمین کو میرے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنایا گیا، ۳- مال غنیمت کو میرے لئے حلال کیا گیا، امر واقعہ یہ ہے کہ ہم سے پہلے کسی اور امت کے لئے حلال نہ تھا، ۴- مجھ سے پہلے نبی کسی خاص قوم کے لئے مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام مخلوق کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا، ۵- اور مجھے شفاعت کرنے کا حق دیا گیا"۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانوں کے لئے نکاح وطلاق کو حلال کیا اور یہ بھی حلال کیا کہ طلاق شدہ عورت سے شادی کرلیں، جب کہ عیسائیوں نے طلاق شدہ عورت سے شادی کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اسی طرح وہ جس کے لئے نکاح کو حلال کہتے ہیں اس کے لئے طلاق کو حرام کیا ہے، یہود طلاق کو حلال کہتے ہیں لیکن ان کے یہاں اگر مطلقہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور سے طلاق کے بعد شادی کرلیتی ہے تو اپنے سابقہ شوہر کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے حرام ہو جاتی ہے [حاصل کلام یہ کہ] نصاری کے یہاں طلاق جائز نہیں ہے اور یہود کے یہاں اگر مطلقہ عورت کسی اور مرد سے شادی کرلے تو [دوسرے شوہر سے طلاق کے بعد بھی] اپنے پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہے اور اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لئے یہ سارے کام جائز ٹھہرائے ہیں۔[23]

[د] **توبہ میں آسانی:**

---

[23] ۔الفتاوی: ۳۷/ ۸۹- ۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک وتعالی نے ہر امت پر توبہ کا دروازہ کھلا رکھا اور شرائط پورا کرنے کے بعد صدق دل سے کی جانے والی توبہ کی قبولیت کا وعدہ بھی کیا، البتہ اس امت پر طریقۂ توبہ میں وہ سختی نہیں رکھی جو سابقہ امتوں پر تھی، چنانچہ بنی اسرائیل کی توبہ اس قدر سخت تھی کہ اسے سن کر ہی روح کانپ جاتی ہے، مثال کے طور پر جب بنی اسرائیل بچھڑے کی پوجا کر کے شرک میں مبتلا ہوگئے اور موسی علیہ السلام نے آکر انہیں متنبہ کیا، دلائل سے ان کی گمراہی اور سامری کی ضلالت کو واضح کیا تو انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور بڑی ندامت ہوئی، اب ان کے سامنے باری تعالی کے حضور سچی توبہ کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، لیکن اس عظیم جرم سے توبہ کا طریقہ کیا ہونا چاہئے اس کے لئے انہوں نے حضرت موسی علیہ السلام کی طرف رجوع کیا، موسی علیہ السلام نے بوحی الہی انہیں جو طریقہ بتلایا وہ انتہائی ہی مشکل اور دردناک تھا، چنانچہ تفسیری روایات میں ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ تمہاری توبہ کی صرف ایک صورت ہے کہ مجرموں کو اپنی جان اس طرح ختم کرنا چاہئے کہ جو شخص رشتہ میں جس سے زیادہ قریب ہے وہ اپنے عزیز کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرے، یعنی باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو۔ بالآخر بنی اسرائیل کو اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

تورات میں ہے کہ اس طرح تین ہزار آدمی قتل ہوئے اور بعض اسرائیلی روایات میں اس سے بھی زیادہ تعداد مذکور ہے، جب نوبت یہاں تک پہنچی تو حضرت موسی علیہ السلام درگاہ الہی میں سجدہ ریز ہوئے اور عرض کیا: یارب! اب ان پر رحم فرما اور ان کی خطاؤں کو بخش دے، چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے قاتل و مقتول دونوں کو بخش دیا اور جو زندہ ہیں اور قصوروار ہیں ان کی بھی خطا معاف کردی، تم ان کو سمجھادو کہ آئندہ شرک کے قریب بھی نہ جائیں، قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" [سورۃ البقرۃ: ۵۴]

"اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو، تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں (بڑا) ظلم کیا ہے، تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے"۔ [24]

[ھ] ماہ رمضان کی راتوں میں کھانے، پینے اور عورت سے مباشرت کی اجازت:

ابتدائے اسلام میں جب مسلمانوں پر روزہ فرض ہوا تو اس وقت یہ حکم تھا کہ اگر کوئی شخص افطاری کے بعد سو جاتا تو اس کے لئے جائز نہیں تھا کہ اب کچھ کھائے یا اپنی بیوی سے ہم بستر ہو، لیکن چونکہ یہ ایک مشکل کام اور سخت مرحلہ تھا جس سے مسلمان مصیبت و پریشانی کا شکار ہو سکتے تھے اس لئے اللہ تعالی نے اس امت پر رحم کرتے ہوئے ان کے لئے طلوع فجر تک کھانے پینے اور دیگر مفطرات کی اجازت دے دی۔

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں جب حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی شخص افطاری سے پہلے یا شام کے کھانے سے پہلے سو جاتا تو اس رات اور اس کے بعد والے دن شام تک اسے کچھ کھانے کی اجازت نہیں تھی، ہوا یہ کہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے [دن بھر کھیتوں میں کام کرتے رہے] جب افطار کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ اس نے جواب دیا ابھی تو کچھ نہیں ہے مگر میں جاتی ہوں اور آپ کے

24۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: قصص القرآن: ۱/ ۵۰۲-۵۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے انتظام کرتی ہوں، چونکہ وہ دن بھر کام کر کے تھکے تھے اس لئے لیٹے اور آنکھ لگ گئی، جب ان کی بیوی آئیں اور انہیں سوتے ہوئے پایا تو کہنے لگیں بڑا خسارہ ہوا آپ کا، [اس طرح انہوں نے بغیر کچھ کھائے پیئے دوسرے دن بھی روزہ رکھا اور کام پر چلے گئے] دوسرے دن ابھی دوپہر نہیں ہوئی کہ ان پر [بھوک پیاس کی وجہ سے] غشی آگئی چنانچہ اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم "تمہارے لئے رمضان کو راتوں میں اپنی عورتوں سے صحبت جائز کی گئی، چنانچہ اس آیت کے نزول پر صحابہ بہت خوش ہوئے، اور اسی آیت میں یہ بھی تھا کہ "وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الأسود من الفجر" اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی رات کی سیاہی سے جدا نظر آنے لگے۔[25]

اس حدیث میں سورہ بقرہ کی جس آیت کا ذکر ہے وہ مکمل اس طرح ہے:

[أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ] {البقرة:۱۸۷}

"روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا کر دیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی

---

25 ۔ صحیح بخاری: ۱۹۱۵، الصوم، سنن ابوداود: ۲۳۱۴، الصیام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو۔اور خدانے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں"

[د] سحری کھانا:

اہل کتاب کے یہاں سحری کا کوئی تصور نہ تھا بلکہ ان کے یہاں رات کو سو جانے کے بعد کچھ کھانا پینا جائز نہ تھا، لیکن اس امت پر آسانی کے لئے اللہ تعالی نے اسے سحری کھانے کا حکم دیا، چنانچہ اس سلسلے میں متعدد حدیثیں وارد ہیں جن سے اس امر کا تاکیدی ثبوت ہوتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"فصل ما بين صيامنا و صيام أهل الكتاب أكلة السحر "[26]

"ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق سحری کھانا ہے"۔

یعنی چونکہ ان کے یہاں اگر کوئی شخص سو جاتا تو اس کے لئے کھانا پینا اور عورت سے مباشرت حرام ہو جاتی یہی حکم ابتدائے اسلام میں تھا، لیکن اللہ تعالی نے ہمارے اوپر آسانی کے طور پر ہمارے لئے سحری کھانے کو مشروع قرار دیا۔

---

26 - صحیح مسلم: ۱۰۹۶، الصیام - سنن ابوداود: ۲۳۴۳، الصیام - سنن ترمذی: ۷۰۹، الصیام، بروایت عمرو بن العاص۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" تسحروا فان فی السحور برکة "[27]

"سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے"۔

اس برکت کی متعدد شکلیں ہیں: ۱-سنت کی پیروی، ۲-اہل کتاب کی مخالفت، ۳-عبادت میں قوت ونشاط، ۴-مبارک وقت میں ذکر ودعا وغیرہ۔

[۶] چھٹی خصوصیت :

کمال دین

اس امت کو اللہ تعالی نے ایک فضیلت یہ بخشی ہے کہ اس کے دین کو مکمل کر دیا ہے، پچھلی امتوں کی طرح ان کا دین ناقص نہیں بلکہ اب اس دین میں نہ تو کوئی کمی ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کے اضافہ کی گنجائش ہے، بلکہ قیامت تک اور ہر زمان و مکان کے لئے یہ دین مکمل دستور حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے:

" [اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا] {المائدة:۳}

"آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا"۔

---

27 - صحیح بخاری: ۱۹۲۳، الصوم- صحیح مسلم: ۱۰۹۵، الصیام، بروایت انس- دیکھئے حاشیہ السندھی علی المسند: ۲۹/ ۲۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "الیوم اکملت لکم دینکم "میں دین سے مراد اسلام ہے، یہ آیت نازل فرما کر اللہ تبارک و تعالی اپنے نبی اور مومنین کو یہ اطلاع دے رہا ہے کہ ان کے لئے ایمان کو مکمل کر دیا گیا ہے اب وہ اس میں کسی اضافے کے ہر گز محتاج نہیں ہیں، اور اللہ تعالی نے اسے پورا کر دیا ہے اس میں سے کچھ کمی نہیں ہو سکتی اور اللہ تعالی نے ان کے لئے اس دین کو پسند فرما لیا ہے لہذا اسے کبھی بھی ناپسند نہ کریگا۔[28]

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالی ہے:

" [وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ] {النحل:۸۹}

"اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان موجود ہے، اور ہدایت ورحمت اور خوشخبری ہے مومنین کے لئے"۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"لقد ترکنا محمد صلی اللہ علیہ و سلم و ما یحرك طائر جناحیہ الا ذکر لنا منہ علما "۔[29]

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس حال میں چھوڑ کر گئے کہ کوئی بھی پرندہ جو پر مارتا ہے اس کے بارے میں ہمیں بتلا دیا ہے"۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ما بقی شیئ یقرب من الجنۃ و یباعد من النار وقد بین لکم "[30]

---

28 ۔تفسیر ابن کثیر: ۲۶/۳۔

29 ۔مسند احمد: ۱۵۳/۵ - الطبرانی: ۱۶۴۷- ۲/ ۱۵۶- دیکھئے صحیح موارد الظمآن: ۱۱۹/۱۔

30 ۔الطبرانی الکبیر: ۱۵۶/۲- الطبرانی الصغیر: [المجمع الزوائد: ۸/ ۲۵۶] ،دیکھئے الصحیحہ: ۱۸۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہر وہ چیز جو جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور کرے وہ تمہارے سامنے بیان کر دی گئی ہے"۔

دین کی اس تکمیل کو نبی کریم ﷺ نے ایک بہترین مثال دیکر بیان کیا ہے، آپ کا فرمان ہے کہ:

" مثلي و مثل الأنبياء قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة ؟ قال: فانا اللبنة وأنا خاتم النبيين "۔[31]

"میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے مکان بنایا جو انتہائی عمدہ اور خوبصورت تھا، البتہ اس کے ایک زاویہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، دیکھنے والے مشاہدہ کرنے والے اس میں گھومتے اور چکر لگاتے رہے اور اس کی خوبصورتی اور عمدہ کاریگری پر خوشی کا اظہار کرتے اور یہ کہتے کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی کیوں چھوڑی گئی [کاش کہ یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو یہ مکان کس قدر خوبصورت تھا] آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا"۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ: یہ حدیث تمام نبیوں پر آپ ﷺ کی فضیلت کی دلیل ہے، آپ کے خاتم المرسلین ہونے کی دلیل اور اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ شریعتوں کی تکمیل کر دی ہے۔[32]

❁❁❁

---

31 - صحیح بخاری: ۳۵۳۴، المناقب - صحیح مسلم: ۲۲۸۷، الفضائل، بروایت ابوہریرہ۔

32 - فتح الباری: ۶/ ۵۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۷] ساتویں خصوصیت :

اس امت کی کتاب قرآن حکیم کی حفاظت

اللہ تعالی نے اس امت کو ایک خصوصیت یہ بھی بخشی ہے کہ اس امت کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل شدہ کتاب کی حفاظت اور اس کے فہم وتدبر پر معاون بننے والے امور کے حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے اوپر کی ہے، جب کہ نہ تو اس سے قبل امتوں پر نازل شدہ کوئی کتاب محفوظ رہ سکی ہے اور نہ ہی ان کی شریعت ردو بدل سے بچی رہی۔

ارشاد باری تعالی ہے:

" [إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ] {الحجر:۹}

"ہم نے اس ذکر [قرآن] کو نازل فرمایا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

[لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ] {فصلت:۴۲}

" جس کے پاس باطل بھٹک بھی نہیں سکتا، نہ اس کے آگے سے نہ ان کے پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے حکمتوں والے، خوبیوں والے اللہ کی طرف سے"۔

ان دونوں آیتوں سے خوب واضح ہو گیا کہ اس مبارک کتاب میں نہ تو کوئی شخص کمی کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی لفظ کا اضافہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شخص یا جماعت اس کے معنی میں تغیر و تحریف کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ماضی بعید میں بھی اس امت کی اس خصوصیت میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی، ماضی بعید میں بھی لوگوں نے اس پر طبع آزمائی کی اور حال میں بھی بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تاخور اور اس کے چیلے اس سلسلے میں کوشاں ہیں، لیکن نہ کوئی شخص اپنے اس ناپاک مقصد میں کامیاب ہوسکا اور نہ ہی مستقبل میں کوئی کامیاب ہوسکے گا۔

" [وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ] {الأنفال:۳۰}

"اور وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالی اپنی تدبیر کر رہا تھا اور وہ سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا ہے"۔

بلکہ یہ کتاب لفظی و معنوی دونوں طور پر محفوظ ہے، اور یہ فضیلت کسی اور نبی، کتاب اور امت کو حاصل نہیں رہی۔

[ذَٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ] {الجمعة:۴}

"یہ اللہ تعالی کا محض فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے"

چونکہ اللہ تبارک وتعالی کو اس دین رحمت، کتاب عزیز اور رسول رحمت کے اقوال وافعال کی حفاظت مقصود تھی جس کے لئے اس نے کچھ مادی اسباب بھی مہیا فرمائے جو بالخصوص اس امت کی خصوصیت ہے، یعنی اس امت کو " اسناد" کی نعمت عطا کی، یعنی کوئی ایسی بات نہ بیان کی جائے جس کی کوئی سند نہ ہو، یہ ایسی نعمت ہے کہ اس امت سے قبل کسی اور امت کے یہاں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ سب سے پہلے اسلام نے اس کی بنیاد رکھی ہے تاکہ **اولا** تو اس کے ذریعہ دین کی بنیاد یعنی کتاب وسنت محفوظ رہ جائیں گے، **ثانیا** نقل کرنے والے افراد کے حالات بھی ضبط کرلئے جائیں گے تاکہ سچے اور جھوٹے، قابل اعتبار اور ناقابل اعتبار راویوں میں فرق کیا جاسکے، اور مصلح کا لبادہ اوڑھ کر کوئی بولیس یا ابن سبا اس دین کے ساتھ کھلواڑ نہ کرسکے۔

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نضرا الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه "[33]

"اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس شخص کو جس نے میری کسی حدیث کو سنا، اسے یاد رکھا اور جس طرح سنا بعینہ اسے دوسروں تک پہنچادیا"۔

سند اور اسکی اہمیت سے متعلق یہ حدیث بنیاد کا درجہ رکھتی ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" تسمعون ويسمع منكم ويسمع ممن يسمع منكم "[34]

"تم لوگ مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے اور ان کے بعد کے لوگ ان سے سنیں گے جو تم لوگوں سے سنے ہیں"۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اسناد کی برکت سے اس امت کی کتاب اس کے نبی کی حدیث، سیرت اور قرون اولی کے مسلمانوں کا علمی ذخیرہ محفوظ رہ گیا، حقیقت یہ ہے کہ یہ خصوصیت دنیا کی کسی اگلی پچھلی قوم کو حاصل نہ ہو سکی۔[35]

---

33 ۔مسند احمد: ۱۳/۔۱۸۳ امسند ابن ماجہ: ۲۳۲، المقدمہ، سنن ترمذی: ۲۶۵۷، العلم۔دیکھئے الصحیحہ: ۴۰۴۔۔۔۔ یہ حدیث تقریباپندرہ سے زائد صحابہ کرام سے مروی ہے، دیکھئے نظم المتناثر، ص: ۴۲، کشف الغمہ، ص: ۵۳۸۔

34 ۔سنن ابوداود: ۳۶۹۵، العلم، مسند احمد: ۱۔ ۳۲۱، الحاکم: ۱/۹۵، بروایت ابن عباس۔ دیکھئے الصحیحہ: ۱۷۸۴۔

35 ۔دیکھئے شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ص: ۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۸] آٹھویں خصوصیت :

اس امت کا اول و آخر دونوں خیر ہے

اس امت سے پہلے جتنی امتیں گزریں ہیں ان کی یہ حالت تھی کہ جو جماعت اور طبقہ نبیوں اور نبیوں کے خاص شاگردوں کے ساتھ ہوتا وہ تو اپنے نبی کی تعلیم پر قائم اور نبی کے طریقے پر گامزن رہا، لیکن ان کے بعد بہت جلد یہ صورت پیش آئی کہ بعد کے لوگ شیطان کی پیروی میں مبتلا ہو گئے، اس لئے ان کا وہ طبقہ جو نبیوں کے ساتھ رہا وہ تو خیر پر قائم رہا لیکن بعد میں جو لوگ آئے ان میں خیر کا کوئی پہلو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتا تھا، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" ما من نبی قبلی بعثه الله الی امته الا کان له حواریون یهتدون بهدیه ویقتدون بسنته ، ثم خلف من بعدهم خلوف یقولون مالا یفعلون و یفعلون مالا یؤمرون ، فمن جاهدهم بیده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل " 36

" ہم سے پہلے اللہ تعالی نے جس نبی کو بھیجا، اس کے ساتھ کچھ خاص مددگار ساتھی بھی متعین فرمائے جو اس کے طریقے پر چلتے رہے اور اس کی سنت کی پیروی کرتے رہے، پھر ان کے بعد نالائق لوگ پیدا ہوئے جو اپنے قول کے مطابق عمل نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا، تو جو شخص ان کے خلاف اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے خلاف اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص ان کے خلاف

---

36 ۔ صحیح مسلم: ۵۰، الایمان- مسند احمد: ۱/۴۵۸، بروایت عبداللہ بن مسعود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے، البتہ اس کے بعد ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں رہ جاتا"۔

اس حدیث میں جہاں اللہ کے رسول ﷺ نے سابقہ امتوں میں خیر کے مسلسل باقی رہنے کی نفی کی ہے کہ نبی کے سچے حامیوں کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے جن میں نہ تو کوئی خیر تھا اور نہ ہی ان میں دینی امور کا کوئی حصہ باقی رہ گیا تھا [المرعاۃ: ۱/ ۲۵۴] نیز آپ ﷺ نے اپنی امت کو ایسے لوگوں کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آنے اور انہیں زبردستی صراط مستقیم کی طرف لانے کی ترغیب دی ہے، ان امتوں کے برخلاف امت محمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں خیر کا پہلو ہمیشہ باقی رہے گا بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کی مثال بارش سے دی ہے کہ بارش خواہ کسی موسم میں ہو اور موسم کے خواہ کسی حصہ میں ہو وہ خیر سے خالی نہیں رہتی بلکہ عام طور پر ابتدائی حصے کی بارش زیادہ مفید سمجھی جاتی ہے لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کے لئے موسم کے آخری حصہ کی بارش مفید تر ثابت ہوتی ہے، بعینہ یہی مثال اس امت کی ہے کہ اس امت کے ہر عصر میں خیر ہے اس کا اول زمانہ تو خیر تھا ہی اس کا آخری زمانہ بھی خیر سے خالی نہ رہے گا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" مثل امتی کالمطر لا یدری اَولہ خیر ام آخرہ "[37]

"میری امت کی مثال بارش جیسی ہے، نہیں معلوم کہ اس کے ابتدائی حصہ میں خیر ہے یا اس کے آخری حصے میں"۔

جس طرح بارش میں خیر ہی خیر ہے ہوتا یوں ہے کہ ابتدائی بارش سبزہ اگاتی ہے اور آخری بارش اس سبزہ کی پرورش کرتی ہے اسی طرح اس مبارک امت میں خیر ہی خیر ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اپنی امت کے ابتدائی حصہ کے

---

37 ۔سنن ترمذی: ۲۸۶۹، الأمثال- مسند احمد: ۳/ ۱۳۰ - دیکھئے الصحیحۃ: ۲۲۸۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل ہونے میں تردد تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس امت میں خیر کی کثرت اس قدر ہے کہ پوری امت خیر میں ایک دوسرے کے مشابہ ہے، اس مشابہت کا یہ معنی نہیں ہے کہ خیر ون القرون کے لوگ واقعۃً بھی افضل نہ ہوں۔[38]

❁❁❁

[۹] نویں خصوصیت :

مکمل گمراہ نہیں ہوسکتی

ماسبق خصوصیت ہی کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ جب اس امت کے اول و آخر ہر دور میں خیر موجود رہے گا تو اس کا واضح مطلب ہے کہ یہ امت مکمل طور پر گمراہی و ضلالت میں نہ جاپڑے گی، یہ تو ہوسکتا ہے کہ ہدایت یافتہ اور نبی کی سنتوں کے پیروکار وقت، جگہ اور حالات وظروف کے لحاظ سے کم وبیش ہوتے رہیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ پوری امت محمدیہ گمراہی کے راستے پر چل پڑے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

"ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ"[39]

"اللہ تبارک وتعالی میری امت کو کسی گمراہی کے کام پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت پر ہے"۔

ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان اللہ اجارکم من ثلاث : ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعا ، ان لا یظھر اھل الباطل علی اھل الحق ، ان لا یجمعوا علی ضلالۃ"[40]

---

38 ۔حاشیہ السندی علی مسند احمد: ۳۳۷/۱۹۔

39 ۔سنن ترمذی: ۲۱۶۸، الفتن۔ مستدرک حاکم: ۱۱۵/۱، بروایت ابن عمر، دیکھئے صحیح الجامع: ۳۷۸/۱۔

40 ۔سنن ابوداود: ۴۲۵۳، الملاحم۔ السنۃ لابن ابی عاصم: ۹۲، بروایت ابومالک اشعری۔ دیکھئے الصحیحۃ: ۱۳۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" اللہ تعالی نے تمہیں تین باتوں سے امان میں رکھا ہے ، ۱- تمہارا نبی تمہارے خلاف بد دعا نہیں کرے گا کہ تم سب کے سب ہلاک ہو جاؤ ، ۲-اہل باطل اہل حق پر [کلی اور مجموعی طور پر] غالب نہیں آسکیں گے ، ۳- اور یہ کہ تم لوگ گمراہی پر جمع نہیں ہو گے "۔

یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ امت کے تمام افراد اور تمام شہر گمراہی وضلالت کے شکار ہو جائیں خواہ یہ گمراہی شرک و کفر کی شکل میں ہو یا معصیت و بدعت کے کاموں میں ، بلکہ اس امت سے اہل حق کی جماعت کبھی بھی ناپید نہ ہو گی، خواہ ایسے لوگ تعداد میں کم ہوں یا زیادہ وہ توحید وایمان اور سنت واتباع کو لازم پکڑے رہیں گے ، نیز حق پر قائم رہنے والے لوگ تعداد میں اگرچہ تھوڑے رہیں لیکن حق کے اظہار میں کبھی کوتاہی نہ کریں گے بلکہ ہر وقت ان کی ایک نمایاں شان رہے گی، یہ تو ہو سکتا ہے کہ باطل اور باطل کے پجاری ان سے حکومت چھین لیں، سیاسی طور پر انہیں مغلوب کر دیں اور وسائل اتصال اور دیگر ذرائع پر قبضہ کرلیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ انہیں کلمۂ حق کے اظہار، اس کی طرف دعوت اور اس کی تبلیغ پر پابندی لگادیں، اسی چیز کو نبی ﷺ نے اپنے درج ذیل فرمان میں واضح کیا ہے:

" لا تزال طائفة من امتی ظاھرین حتی یأتی وعد اللہ وھم ظاھرون "۔[41]

" میری امت کی ایک جماعت برابر غالب رہے گی حتی کہ جب اللہ تعالی کا وعدہ { یعنی قرب قیامت } آئے تو وہ غالب ہی رہے گی "۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

www.KitaboSunnat.com

41 - صحیح بخاری :۷۳۱۱،الاعتصام بالکتاب والسنۃ- صحیح مسلم :۱۹۲۱،الامارۃ- احمد: ۲۴۴/۴،بروایت المغیرہ بن شعبہ-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناوأهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال" [42]

"میری امت کی ایک جماعت برابر حق پر قائم رہ کر جہاد کرتی رہے گی، اپنے مخالف پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال سے قتال کرے گی"۔

مسند احمد کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اسی جماعت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

❁❁❁

[۱۰] دسویں خصوصیت :

ہر صدی میں ایک مجددین کا ظہور

اس امت کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کا دین مٹنے نہ پائے گا، بلکہ جب بھی جن وانسان کے شیطان مل کر اس دین کو کمزور کرنا چاہیں گے، بدعت وشرک کو رواج دینے لگیں گے تو ہر صدی کے شروع میں یا آخر میں اللہ تبارک وتعالی کسی مرد مومن و مجاہد کو مبعوث فرمائے گا جو لوگوں کے اندر ایمانی روح پھونکے گا، انہیں سنت کے صحیح طریقے سکھلائے اور بتلائے گا، اہل بدعت کی رائج کردہ بدعت کی برائی کو واضح کرے گا، آیت وحدیث کی باطل تاویل اور غلط توجیہ کی تصحیح کرے گا، ایسی خصوصیت کسی دوسری امت کو حاصل نہیں ہوئی، علی سبیل المثال: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدیوں قبل حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے تعلیمات دفن ہو چکی تھیں، دنیا کے بہت بڑے علاقے

---

42 ۔ سنن ابوداود: ۴۲۸۴ ۲مسند احمد: ۴ / ۴۲۹ / مستدرک الحاکم: ۴ / ۴۵، بروایت عمران بن حصین۔ دیکھئے الصحیحہ: ۱۹۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ تھے جنہوں نے حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کی تعلیم کے بارے میں کچھ سنا بھی نہ تھا، اس کے برعکس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد ایسا وقت کبھی نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی تعلیم پر برملا عمل کرنے والے اور اس کی طرف دعوت دینے والے اور لاکھ رکاوٹوں کے باوجود اس دعوت کے قبول کرنے والے لوگ نہ پائے جاتے رہے ہوں، جس کی واضح مثال دنیا آج اپنی آنکھ سے دیکھ رہی ہے۔ نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

" یحمل هذا الدین من کل خلف عدولة ینفون عنه تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاهلین "[43]

" آنے والوں میں سے قابل اعتماد اور نیک لوگ اس علم کو لیں گے جو اس دین سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹوں کی جعل سازی اور جاہلوں کی بے جا تاویل کا صفایا کریں گے "۔

ایک اور حدیث جو اس بارے میں بالکل صریح ہے اس میں ارشاد نبوی ہے:

" ان الله یبعث لهذه الأمة علی رأس کل مائة سنة من یجدد بها دینها "[44]

" اللہ تبارک وتعالی ہر سو سال کے شروع میں { یا آخر میں } اس امت کے اندر ایک آدمی ضرور پیدا کرتا رہے گا جو اس دین کی تجدید کیا کرے گا "۔

اور الحمد للہ یہ سلسلہ چلتا رہا اور آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

---

[43] - الشریعہ للآجری: ۱- شرف اصحاب الحدیث: ۱۱، ۲۸، ۲۹ - دیکھئے مشکاۃ المصابیح: ۱/۸۲- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح بتلایا ہے- دیکھئے شرف اصحاب الحدیث اور مشکاۃ المصابیح کا حاشیہ للألبانی: ۱/۸۳۔

[44] - سنن ابوداود: ۴۲۹۱، الملاحم- مستدرک الحاکم: ۴/۵۲۲ - الصحیحہ: ۵۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۱] گیارہویں خصوصیت :

اجتماعی عذاب سے حفاظت

اس امت پر اللہ تبارک وتعالی کا ایک بڑا فضل یہ بھی ہے کہ اس پر اجتماعی عذاب مسلط نہ کیا جائے گا۔ جس طرح کہ اس سے پہلی قوموں پر اجتماعی عذاب آتا رہا ہے، قوم نوح، قوم ثمود اور قوم عاد وغیرہ کے واقعات ہر شخص کو معلوم ہیں، بلکہ بسا اوقات ایک قوم کے اہل ایمان کو معمولی سی کوتاہی پر ہزاروں کی تعداد میں جان سے ہاتھ دھونا پڑتا۔

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین کی طرف جارہے تھے، ہم دیکھتے کہ آپ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے ہیں، حالانکہ اس سے قبل آپ ایسا نہیں کرتے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ہم لوگوں نے یہ محسوس کرلیا ہے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے یہ محسوس کرلیا؟ ہم لوگوں نے جواب دیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: { تم لوگوں کی یہ کثرت دیکھ کر } مجھے ایک نبی کا قصہ یاد آیا جنہیں اللہ تعالی نے ایک بڑی فوج عطا فرمائی تھی { جب وہ نبی اپنی فوج کو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے لے کر نکلے تو } اپنے دل میں کہا: اس فوج کا مقابلہ اب کون کرسکتا ہے یا اس فوج کے سامنے اب کون ٹھہر سکتا ہے؟ چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے ان کی طرف وحی کی: اپنی امت کے بارے میں تین باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرلو:

۱- یا تو ان پر ان کے دشمن مسلط کردوں { جو ان کا خون خوب بہائے }۔

۲- یا ان پر بھوک مسلط کردوں { کہ وہ بھوک پیاس کی تاب نہ لاکر ہلاک ہوجائیں }۔

۳- یا ان پر موت مسلط کردوں۔

اس نبی نے اپنی قوم سے مشورہ لیا تو قوم نے جواب دیا کہ یہ معاملہ ہم آپ کے سپرد کرتے ہیں، آپ اللہ کے نبی ہیں { آپ جو فیصلہ کریں گے وہ بہتر ہوگا } چنانچہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے کیونکہ جب بھی کوئی مشکل وقت آتا تو وہ لوگ نماز کا سہارا لیتے تھے، نماز کے بعد ان کے نبی نے اللہ تعالی کے سامنے یہ درخواست پیش کی کہ اے اللہ تعالی! ان پر کسی دشمن کو مسلط نہ کریں جو ان میں خون خرابا کرے، اور بھوک بھی نہیں { کیونکہ بھوک کی تاب لانا بہت مشکل مرحلہ ہے } ہاں! ان پر موت کو مسلط کر دیجئے، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی نے ان پر موت کو مسلط کر دیا تو صرف تین دن میں ان کے ستر ہزار لوگ مر گئے ------- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسی لئے میں نے جب تم لوگوں کی یہ کثرت دیکھی تو اللہ تعالی سے یہ دعا کرتا چلا آرہا ہوں:

"اللهم بك احاول وبك أصاول وبك أقاتل، ولا حول ولا قوة الا بك "[45]

"اے اللہ تعالی: ہم تیرے ہی بھروسے کوشش کرتے ہیں، تیری ہی تائید سے حملہ آور ہوتے ہیں اور تیری ہی مدد سے لڑائی کرتے ہیں اور تیرے علاوہ کسی کے پاس طاقت وقوت نہیں ہے"۔

البتہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے فضل وکرم سے اس امت کو یہ خصوصیت بخشی ہے کہ یہ امت اجتماعی عذاب سے محفوظ رہے گی، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

[وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ]

{الأنفال:۳۳}

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

" سألت ربي ثلاثا فأعطاني ثنتين و منعني واحدة : سألته أن لا يهلك أمتي بالسنين ،وفي رواية ، كما أهلك الأمم فأعطانيها و سألته أن لا يهلك أمتي بالغرق ،فأعطانيها و سألته أن لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها "[46]

---

45 -مسند احمد: ۴/۳۳۳- ۳۳۴ - صحیح ابن حبان: ۳/۴۰۳- تعظیم قدر الصلاة: ۱/۲۲۶- دیکھئے الصحیحہ: ۱۰۶۱۔

46 صحیح مسلم: ۲۸۹۰، الفتن- احمد: ۱/۱۷۵- ابو یعلی: ۲/۸۴ نمبر: ۷۳۴، بروایت سعد بن ابی وقاص۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے اپنے رب سے { اپنی امت کے لئے } تین چیزیں مانگی، اللہ تعالی نے دو مجھے عطا کردیں البتہ تیسری دینے سے انکار کردیا، ۱- میں نے دعا کی کہ جس طرح پچھلی امتیں قحط سالی میں ہلاک ہو جاتی تھیں اس طرح میری امت کو ہلاک نہ کرے، اللہ تعالی نے اسے قبول فرمالیا۔ ۲- میں نے یہ دعا مانگی کہ میری امت کو اجتماعی طور پر سیلاب کی نذر نہ کردے اسے بھی قبول فرمالیا۔ ۳- میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو آپس میں نہ لڑائے تو اللہ تعالی نے اسے قبول نہیں کیا"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے آیا، لوگوں نے کہا کہ آپ آگے کی طرف گئے ہیں، میں آپ کی تلاش میں چلا، راستے میں جس سے بھی پوچھتا وہ کہتا کہ آپ آگے تشریف لے گئے ہیں، حتی کہ چلتے چلتے میں آپ تک پہنچ گیا، دیکھا کہ آپ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، میں آکر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، آپ نے بہت لمبی نماز پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج تو آپ نے بہت لمبی نماز پڑھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" انی صلیت صلاۃ رغبة و رهبة ، سأَلت الله ثلاثا فأَعطانی اثنتین ومنعنی واحدة ، سأَلته أَن لایهلك أُمتی غرقا ، فأَعطانیها ، وسأَلته أَن لا یظهر علیهم عدوا لیس منهم فاعطانیها ، وسأَلته أَن لا یجعل بأَسهم بینهم فردها علی "۔[47]

---

47 - مسند احمد: ۵/۲۳۰- صحیح ابن خزیمہ: ۱۲۱۸، ابواب التطوع- سنن ابن ماجہ: ۳۹۵۱، الفتن- دیکھئے الصحیحہ: ۱۷۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے بڑے ہی خوف اور امید والی نماز پڑھی جس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا، ان میں سے دو چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیں { یعنی دو چیزوں کے بارے میں میری دعا قبول کر لی } اور تیسری دعا قبول نہیں کی،

۱- میں نے دعا کی کہ میری پوری امت کو سیلاب میں ڈبو کر ہلاک نہ کیجئے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمالیا۔

۲- میں نے دعا کی کہ ان کے افراد کے علاوہ غیر دشمن کو ان پر مسلط نہ کیجئے گا ، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی قبول فرمالیا،

۳- اور میں نے دعا کی کہ میری امت کو آپس میں نہ لڑایئے گا، تو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں فرمایا" ۔

نیز اگلی خصوصیت میں مذکور حدیث بھی دیکھئے:

[۱۲] بارہویں خصوصیت :

دنیا کی کوئی طاقت اس امت کو صفحہ ہستی سے نہیں مٹا سکتی

امت محمدیہ سے قبل امتوں پر ایسا وقت آیا ہے کہ ان کے مخالفین اس پر ایسے ایسے ظلم ڈھائے ہیں کہ انہیں دوبارہ پنپنے کا موقعہ نہیں ملا اور بہت سی ایسی قومیں ہیں کہ آج ان کا نام صرف تاریخ کے صفحات میں موجود ہے اور بعض تو ایسی ہیں کہ تاریخ کے صفحات بھی ان کے بارے میں کسی قسم کی معلومات فراہم نہیں کرتے ، لیکن امت مسلمہ اس مصیبت و فتنے سے بھی محفوظ ہے ، اگر کسی ملک اور جماعت کے لوگوں نے اس بات کی کوشش بھی کی تو وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے ، امت مسلمہ پر تاتاریوں کا طوفان آیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر معمولی تعداد میں مسلمان قتل کیئے گئے لیکن تاتاری اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوسکے ،بلکہ صورت حال یہ پیش آئی کہ خود اسی جماعت کے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اندلس میں مسلمانوں پر جو کچھ گزری اس کی مثال کسی اور قوم کی تاریخ سے شاید ہی پیش کی جاسکے لیکن اولاً اگر اس وقت مسلمانوں پر اندلس میں مصیبت کے پہاڑ توڑے جارہے تھے تو ساتھ ہی بلاد بلقان میں مسلمانوں کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہورہی تھی۔

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
اُدھر ڈوبے،اِدھر نکلے،اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے

ثانیاً: اندلس سے مسلمانوں کو جلاوطن ہوئے ابھی تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ اندلس میں مسلمان پھر ظاہر ہونا شروع ہوگئے بلکہ خود انہیں میں سے بہت سے لوگ اسلام قبول کرنے لگے ،اور آج بھی اندلس میں سب سے بڑی اقلیت مسلمانوں کی ہے۔

آج ہر شخص اس بات کا مشاہدہ کررہا ہے کہ دنیا کی تمام مشرکانہ وملحدانہ طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جمع ہوگئی ہیں اور بدقسمتی سے بہت سے ہم جنس وہم ملک بھی ان کا ساتھ دے رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود اسلام کس تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہا ہے ، اسلامی تہذیب جو کتابوں کی شکل میں ہے اس کی نشرواشاعت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے ،اور دنیا کا شاید ہی کوئی گاؤں ہو جہاں قرآن مجید کے ترجمے نہ پہنچ چکے ہوں،اور اس وقت یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہورہے ہیں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک بخشی ہے
جتنا ہی دبایا جاتا ہے، اتنا ہی ابھرتا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

" عن ثوبان رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وإن أمتي سيبلغ ملكها ما زوى لي منها وأعطيت الكنزين الأحمر والأبيض وإني سألت ربي لأمتي أن لا يهلكها بسنة عامة وأن لا يسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم فيستبيح بيضتهم وإن ربي قال يا محمد إني إذا قضيت قضاء فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك أن لا أهلكهم بسنة عامة وأن لا أسلط عليهم عدوا من سوى أنفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها أو قال من بين أقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضاً ويسبي بعضهم بعضاً " [48]

" بیشک اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی عمل داری وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لئے لپیٹا گیا ہے، اور مجھے سرخ اور سفید { سونا و چاندی } دو خزانے دیئے گئے اور میں نے اپنے رب تعالی سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے مجھ سے تو میرے رب نے فرمایا: اے محمد ﷺ میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو وہ واپس نہیں لیا جاتا ، میں [تیری امت کے] لوگوں کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا، جو انہیں ہلاک کرے ، اگرچہ سب ملکوں والے ان پر چڑھ دوڑیں [تو انہیں بھی ہلاک نہیں

48 صحیح مسلم: ۲۸۸۹ ، الفتن ، وابو داود: ۴۲۵۲ ، الفتن ، ترمذی: ۲۱۷۶ الفتن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکیں گے] البتہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے"۔

تاریخ کے اوراق اس بات پر گواہ ہیں کہ مسلمانوں کو جتنا نقصان اپنوں سے پہنچا ہے غیروں سے نہیں پہنچا، اور آج بھی وہی صورت حال ہے کہ کسی ایسے ملک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کا خون اتنا نہیں بہتا جتنا خود اپنے اکثریت والے ملکوں میں بہتا ہے۔

گلہ جفائے وفا نما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بت کدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

{ اقبال }

لیکن پھر بھی یہ حقیقت کمزور دل، پست ہمت، ہزیمت خوردہ اور مرعوب افراد کے ذہن میں ثبت رہنی چاہئے کہ :

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
نشۂ مے کو تعلق نہیں مے خانے سے
ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے
کشتی حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر نو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے

{ اقبال }

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۳] تیرہویں خصوصیت:

یہ امت امت مرحومہ ہے

اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کی ایک خصوصیت یہ رکھی ہے کہ اس پر اپنی خاص رحمت رکھتا ہے، اپنی رحمت کا جتنا حصہ اس امت کے لئے خاص فرمایا ہے کسی اور امت کو نہیں دیا ہے، اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے:

" وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" {الاعراف:۱۵۶-۱۵۷}

" فرمایا کہ جو میرا عذاب ہے اسے تو جس پر چاہتا ہوں نازل کرتا ہوں اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے اور زکوۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ جو رسول (اللہ) کی جو نبی اُمی ہیں پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں۔ تو جو لوگ ان پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی۔ اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی۔ وہی مراد پانے والے ہیں" ۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت اور وسیع رحمت کے حقدار وہی لوگ ہیں جو اس نبی پر ایمان لائے اور آپ کی اتباع کی۔

اس رحمت کا اظہار دنیا میں بھی ہے جیسا کہ پچھلی سطور میں اس کا ذکر ہو چکا، البتہ آخرت میں اس کا اظہار بڑے ہی واضح پیمانے پر ہو گا جس کی کئی مثالیں آگے آئیں گی۔

آخرت میں رحمت الہی کے خصوصی مظاہر میں سے ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس امت پر دیگر امتوں کی طرح عذاب نہیں ہو گا بلکہ اس کے گناہوں کا کفارہ دنیاوی مصائب اور پریشانیوں کی شکل میں رکھ دیا گیا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"اُمتی اُمة مرحومة ، لیس علیها عذاب فی الآخرة ، عذابها فی الدنیا ، الفتن و الزلازل و القتل" 49

"میری امت پر اللہ تعالی کی خصوصی رحمت ہے، اس پر آخرت میں {ویسا} عذاب نہیں ہے جیسا دوسری امتوں پر ہے} اس کا عذاب دنیا ہی میں باہمی لڑائیاں، زلزلے اور قتل ہو جانے کی شکلوں میں ہے" ۔

اس مبارک حدیث پر غور کریں تو بہت سے لوگوں کے دل کی الجھنیں دور ہو جائیں گی، جو حضرات مسلمانوں کی آپسی لڑائیوں، زلزلوں اور سیلابوں میں ان کے مبتلا ہونے اور غیر قوموں کے ظلم و زیادتی کا شکار ہونے کی حکمت الہی نہیں سمجھ سکتے، عہد اول کا درج ذیل واقعہ میرے خیال کی مزید وضاحت کرتا ہے:

---

49 ۔ سنن ابوداود: ۴۲۷۸، الفتن۔ مسند احمد، ج: ۴/۴۱۰ ۔ مستدرک الحاکم: ۴/۴۴۴ ۔ دیکھئے الصحیحہ: ۹۵۴، بروایت ابوموسی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابیہ کے عہد امارت میں میں بازار میں کھڑا تھا کہ { مسلمانوں کی آپسی لڑائیاں دیکھ کر } میں نے تعجب سے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا، مجھے دیکھ کر ایک انصاری جن کے باپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا کہنے لگے: اے ابو بردہ کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس قوم پر تعجب ہے کہ ان کا دین ایک، ان کا نبی ایک، ہر ایک کی دعوت ایک، ان کا حج ایک ساتھ اور یہ لوگ ایک ساتھ جہاد بھی کرتے ہیں پھر بھی ایک دوسرے کو قتل کرنا حلال سمجھ رکھا ہے؟ انصاری نے کہا: تعجب نہ کرو کیونکہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کر رہے تھے کہ میری امت، امت مرحومہ ہے اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں آپسی لڑائیاں، زلزلے اور قتل ہے۔[50]

آخرت میں اس امت پر خصوصی رحمت الٰہی کا ایک مظہر یہ بھی ہوگا کہ اس امت کے افراد کے گناہ بھی یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دئے جائیں گے۔

ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

"لا یموت رجل مسلم الا ادخل اللہ مکانہ النار یہودیا اُو نصرانیا "[51]

"اس امت کے جس شخص کا بھی انتقال ہوگا اس کے بدلے کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر مسلمان کے حوالے ایک یہودی یا نصرانی کو کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ جہنم سے یہی شخص تمہارا چھٹکارا ہے { یعنی تمہارے بدلے اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جارہا ہے }۔[52]

---

50 ۔مستدرک الحاکم: ۴/۳۵۲۔ ۳۵۳ ۔دیکھئے سلسلۂ احادیث صحیحہ: ۹۵۹۔

51 ۔ صحیح مسلم: ۲۷۶۷، التوبہ ۔ مسند ابو یعلیٰ: ۷۲۶۸، بروایت ابو موسیٰ الاشعری۔

52 ۔ صحیح مسلم: ۲۷۶۷/۱، مع منۃ المنعم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ اللہ تبارک تعالی نے جس طرح جنت میں ہر شخص کے لئے ایک جگہ متعین فرمائی ہے اسی طرح جہنم میں ہر شخص کے لئے ایک جگہ متعین کی ہے، جب کوئی شخص نیک عمل کرتا ہے اور اللہ تعالی کی رحمت اس کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ جنت میں چلا جاتا ہے اور جہنم میں اس کے نام کی جگہ خالی ہو جاتی ہے اور اگر برا عمل کرتا ہے اور رحمت الہی اس کا سہارا نہیں بنتی تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور اس کے نام کی جگہ جنت میں خالی ہو جاتی ہے، اس طرح ہر مسلمان اور ہر یہودی و نصرانی کی جگہ جنت میں بھی ہے اور جہنم میں بھی، اس لئے جب مومن جنت میں جائے گا تو جنت میں اس کافر کے نام سے منسوب جگہ کا بھی وارث بنے گا جو اپنی بداعمالی کی وجہ سے جہنم میں گیا ہے، اور کافر جہنم میں اس جگہ کو بھی لے گا جس جگہ کو چھوڑ کر مومن اپنے ایمان و عمل صالح کی وجہ سے جنت میں چلا گیا ہے۔۔۔ واللہ أعلم

خصوصی طور پر یہود و نصاری کا ذکر اس حدیث میں اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ امر مشاہدے میں ہے کہ عصر حاضر میں ضلالت و گمراہی، فحاشی و بے حیائی اور راہ حق سے دوری کے جتنے بھی وسائل دنیا میں ہیں ان کے پیچھے یہود و نصاری یا ان کے ایجنٹوں کا ہاتھ ہے، یہ لوگ نہ صرف باطل اور غلط مواد لوگوں کو مہیا کر رہے ہیں بلکہ اس پر عمل کے لئے انہیں ابھارتے اور ان کی معنوی ومادی مدد بھی کر رہے ہیں بلکہ بہت سی جگہوں پر مجبور کر رہے ہیں، اس لئے بہت ممکن ہے کہ مسلمان اگر فی الواقع ایمان دار ہیں تو اللہ تبارک و تعالی ان کے ان تمام گناہوں کا بوجھ جو وہ یہود و نصاری یا دیگر قوموں کے دباؤ کی وجہ سے کر رہے ہیں ان کافر قوموں پر ڈال دے اور انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ اس حدیث میں جس معاملہ کا ذکر ہے اس سے مراد امت محمدیہ کے تمام افراد نہیں بلکہ صرف وہ حضرات ہیں جو رحمت الٰہی کے مستحق ہوں گے نہ کہ تمام لوگ۔۔۔۔۔ واللہ أعلم [53]

اس موضوع سے متعلقہ ایک اور روایت بھی قابل ذکر ہے

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"تُحشر هذه الأمة على ثلاثة أصناف : صنف يدخلون الجنة بغير حساب ، وصنف يُحاسبون حساباً يسيراً ثم يدخلون الجنة ، وصنف يجيئون على ظهورهم أمثال الجبال الراسيات ذنوباً فيسأل الله عنهم — وهو أعلم بهم — فيقول : ما هؤلاء ؟ فيقولون : هؤلاء عبيد من عبادك . فيقول : حُطوها عنهم واجعلوها على اليهود والنصارى وادخلوهم برحمتي الجنة" [54]

---

[53] - دیکھئے منۃ المنعم: ۴/ ۲۷۶ - الصحیحۃ للألبانی: ۲/ ۶۴۹ و ۲۷۶ اور اس کے بعد۔

[54] - مستدرک الحاکم: ۱/ ۵۸ - الطبرانی الکبیر، مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۴۳، بروایت ابو موسی.

اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح بتلایا ہے، امام ذہبی نے بھی سکوت اختیار کیا ہے، کشف الغمہ کے مؤلف شیخ ابو الحسن مصطفی اسے لائق اعتبار قرار دیتے ہیں، کشف الغمہ: ۴۳۰ / نیز اس کے بعض حصے کی تائید صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث سے ہوتی ہے، دیکھئے صحیح مسلم، ج: ۴، ص: ۲۷۶، مع منۃ المنعم / نیز اس معنی میں ایک لمبی حدیث الطبرانی الکبیر میں حضرت عوف بن مالک ﷺ سے مروی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

[قیامت کے دن] میری امت تین حصوں میں بٹے گی، ایک حصہ تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا، دوسرے حصے کے لوگوں کا حساب آسان لیا جائے گا، تیسرا حصہ ان لوگوں کا ہوگا جو آزمائش میں ڈالے جائیں گے اور پریشان ہونگے پھر [ان سے متعلق] فرشتے آکر اللہ تعالی سے عرض کریں گے، اے ہمارے رب ہم نے انہیں لا الہ الا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" میدان حشر میں یہ امت تین جماعت میں تقسیم ہو گی، ایک جماعت بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو گی، دوسری جماعت کا حساب آسان لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور تیسری جماعت وہ ہو گی جن کی پشت پر بڑے پہاڑوں جیسے گناہ کا بوجھ ہو گا، ان سے متعلق اللہ تعالی سوال کرے گا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی فرمائے گا: یہ کون سے لوگ ہیں؟ جواب دیا جائے گا یہ آپ کے بندے ہیں، اللہ تعالی فرمائے گا: ان کے گناہوں کو ان سے دور کر کے یہود و نصاری پر ڈال دو اور انہیں میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو"۔

❁❁❁

[۱۴] چودہویں خصوصیت :

اس امت پر ظلم کرنے اورخون بہانے والوں کے لئے جہنم کا خاص دروازہ ہے

چونکہ یہ امت اللہ تعالی کے نزدیک محبوب ترین امت ہے اور جو شخص کسی کی محبوب شخصیت کو تکلیف دیتا ہے یا اس پر ظلم ڈھاتا ہے وہ اسکے نزدیک مبغوض وناپسندیدہ ہو جاتا ہے، لہذا جو شخص بھی امت مرحومہ پر ظلم کرتا ہے، اس کے کسی فرد کو بلاوجہ حق قتل کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی اس سے سخت نفرت کرتا اور اسے سخت سزا دیتا ہے، حتی

وحدہ کہتے پایا ہے، اللہ تعالی فرمائے گا: تم لوگ سچ کہہ رہے ہو یہ لوگ میری وحدانیت کا اقرار کرتے تھے، توحید کا اقرار کرنے کے سبب انہیں جنت میں داخل کر دو اور ان کے گناہوں کو اہل کتاب پر ڈال دو۔ الطبرانی، ج: ۱۸، ص: ۸۰ }

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو قتل کرنے والوں کے لئے جہنم کا ایک دروازہ خاص کر رکھا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک موقع پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

[وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ] [لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ] {الحجر:۴۳-۴۴}

"جہنم ان تمام کا ٹھکانہ ہے، اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کا ایک حصہ مقرر ہے"۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"باب منها لمن سل السيف على أمتي أو قال على أمة محمد" 55

"جہنم کا ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار سونتتا ہے"۔

اس امر پر تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ امت اللہ تعالی کی محبوب امت ہے اور اس امت کے ایک فرد کا قتل بھی اللہ تعالی کے نزدیک اتنا قبیح ہے کہ اسے آسمان وزمین کی بربادی تو گوارہ ہے لیکن ایک مرد مومن کا ناحق قتل گوارہ نہیں، اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

"لزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم" 56

"پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل کے مقابلہ میں اللہ کے نزدیک آسان ہے"۔

---

55 - سنن ترمذی: ۲۱۲۳، التفسیر، جامع الاصول: ۱۹۵/۹ - مسند احمد: ۹۴/۲ - التاریخ الکبیر للبخاری: ۲۳۵/۲- علامہ احمد شاکر رحمہ اللہ نے شرح مسند: ۵٦/۸، اور شیخ البنا الساعاتی نے الفتح الربانی: ۷/۱٦، میں اس حدیث کو صحیح بتلایا ہے۔

56 - سنن النسائی: ۳۹۹۲، المحاربہ - سنن ترمذی: ۱۳۹۵، الدیات، بروایت عبد اللہ بن عمرو، دیکھئے غایۃ المرام، ص: ۳۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی روایت میں نہیں ملتا کہ اللہ تعالی نے ایسی اہمیت کسی دوسری امت کو بخشی ہو کہ اس کے درمیان فتنہ و فساد مچانے والوں، ان کا ناجائز قتل کرنے والوں کے لئے جہنم کا ایک دروازہ خاص کر رکھا ہو۔

❁❁❁

[۱۵] پندرہویں خصوصیت :

عمل کم ! اجر زیادہ !

اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو ایک خصوصیت یہ عطا کی کہ تھوڑے عمل پر اسے بہت بڑے اجر و ثواب سے نوازتا ہے جیسے ایک رات {یعنی لیلۃ القدر} کی عبادت کو ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر قرار دیا، عرفہ کے دن کے روزے کو دو سال کے گناہوں کا کفارہ بنایا، حرم مکی میں ایک رکعت نماز کو اور جگہوں کی لاکھ نماز کے برابر قرار دیا، اس امت پر نماز تو پانچ وقت کی فرض کی لیکن اجر پچاس فرضوں کا دیا، جو شخص رمضان المبارک کے روزے پورے کر کے شوال کے چھ روزے رکھے اسے سال بھر فرض روزہ رکھنے کا اجر ملتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب کہ دوسری امتوں کو یہ فضیلت حاصل نہیں تھی اور بعض چیزوں میں حاصل بھی رہی ہو تو اس کثرت سے حاصل نہ تھی۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ " [57]

"گزشتہ امتوں کے مقابلہ میں تمہارا اس دنیا میں رہنا گویا نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے، چنانچہ اہل تورات کو تورات دی گئی تو ان لوگوں نے دوپہر تک اس کے مطابق کام کیا اس کے بعد تھک گئے اور عمل سے انکار کر دیا، اس عمل پر انہیں ایک ایک قیراط کے برابر مزدوری دی گئی، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی اور انہوں نے بھی نماز عصر تک کام کیا، اس کے بعد تھک گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط کے برابر مزدوری دی گئی، پھر ہمیں کتاب دی گئی، اور ہم لوگوں نے غروب آفتاب تک عمل کیا تو ہمیں دو دو قیراط کے برابر مزدوری دی گئی، اس پر اہل کتاب { بھنائے اور } کہنے لگے کہ ہم نے کام زیادہ کیا تھا { لیکن مزدوری کم مل رہی ہے، ایسا کیوں؟ } اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا کوئی حق مارا ہے؟ اہل کتاب نے جواب دیا: نہیں، اللہ تعالی نے فرمایا: یہ تو میرا فضل ہے میں جس کو چاہوں دوں۔

اس معنی کی ایک اور حدیث حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

" مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل استأجر قوما يعملون له عملا يوما إلى الليل على أجر معلوم فعملوا له إلى نصف النهار، فقالوا: لا حاجة لنا إلى أجرك الذي شرطت لنا، وما عملنا باطل، فقال لهم: لا تفعلوا أكملوا بقية عملكم وخذوا أجركم كاملا. فأبوا وتركوا، واستأجر

---

[57] ۔ صحیح بخاری: ۵۵۷، المواقیت۔ سنن ترمذی: ۲۸۷۵، الأمثال/ مسند احمد: ۱۲۱/۲، بروایت ابن عمر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرين بعدهم، فقال: أكملوا بقية يومكم هذا ولكم الذي شرطت لهم من الأجر، فعملوا حتى إذا كان حين صلاة العصر، قالوا: لك ما عملنا باطل، ولك الأجر الذي جعلت لنا فيه. فقال: أكملوا بقية عملكم، فإن ما بقي من النهار شيء يسير، فأبوا فاستأجر قوما أن يعملوا له بقية يومهم، فعملوا بقية يومهم حتى غابت الشمس واستكملوا أجر الفريقين (كلاهما) فذلك مثلهم ومثل ما قبلوا من هذا [النور] "[58]

"تمہاری مثال اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے رات تک کام کرنے کے لئے کچھ لوگوں کو ایک مقررہ مزدوری پر رکھا، جب وہ لوگ آدھا دن کام کر چکے تو کہنے لگے: ہمیں تمہاری طے کردہ مزدوری کی ضرورت نہیں، جو کچھ ہم نے کیا وہ باطل ہے، اس شخص نے ان لوگوں سے کہا ایسا نہ کرو، اپنا کام پورا کر لو اور اپنی مزدوری لے لو، ان لوگوں نے انکار کیا اور کام چھوڑ کر چلے گئے، ان کے بعد اس شخص نے کچھ دوسرے لوگوں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا تم لوگ باقی دن پورا کر لو اور تمہیں وہی مزدوری دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے تھی، چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ان لوگوں نے کہا: اپنی مزدوری اپنے پاس رکھو اور جو کام ہم نے کیا وہ بھی بیکار رہا اور جو مزدوری ہمارے لئے طے کی تھی وہ بھی ہم چھوڑ دیتے ہیں، اس شخص نے ان سے کہا: اب دن کا تھوڑا ہی حصہ باقی رہ گیا ہے، اپنا کام پورا کر لو، لیکن وہ لوگ نہ مانے، آخر اس شخص نے دوسرے مزدور لگائے کہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں کام کریں، چنانچہ ان لوگوں نے سورج ڈوبنے تک ان کے بقیہ حصے میں کام کیا، اور پہلے اور

58 ۔ صحیح بخاری: ۲۲۷۱، الاجارۃ- صحیح ابن حبان: ۷۱۷۴، ج: ۱۰، ص: ۲۸۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی انہیں کو ملی، تو مسلمانوں کی اور اس نور کی {یعنی کتاب وسنت} جسے انہوں نے قبول کیا، یہی مثال ہے۔

یہ دونوں حدیثیں اس بارے میں بالکل صریح ہیں کہ دیگر امتوں کے مقابلے میں اس امت کو یہ بڑی عظیم فضیلت حاصل ہے کہ عمل تو کم ہے البتہ اس کا اجر پورا اور وافر مقدار میں ہے۔[59]

❁❁❁

[۱۶] سولہویں خصوصیت :

اس امت کے چند خصوصی فضائل

اس امت مرحومہ کو جو خصوصیات وامتیازات اس دنیا میں حاصل ہیں ان میں سے چند کا ذکر ہوا، ان کے علاوہ اس مبارک امت کی اور بھی بہت سے خصوصیات ہیں لیکن طوالت کے خوف سے مذکورہ بالا پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، البتہ بڑے ہی اختصار کے ساتھ چند دیگر خصوصیات کی طرف مختصر اشارہ کیا جاتا ہے۔

۱- اہل جنت کا آداب ملاقات یعنی " السلام علیکم " عطا کیا گیا۔

۲- نماز میں امام کے پیچھے آمین کہنے کی فضیلت دی گئی۔

۳- قبلہ ابراہیم کی معرفت حاصل ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک یہودی اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور " السلام علیکم " کہنے کے بجائے " السام علیک یا محمد " کہکر آپ سے سلام کرتا ہے جس کا معنی " اے محمد {ﷺ} آپ پر موت ہو " یعنی " نعوذ باللہ " اس نے آپ کے لئے موت وہلاکت کی دعا کی: آپ ﷺ نے اس

---

59 - الفتح، ۴/ ۵۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جواب میں صرف یہ فرمایا: "وعلیک "یعنی تمہارے اوپر بھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اس کا جواب دینا چاہا لیکن جانتی تھی کہ آپ اسے پسند نہ فرمائیں گے اس لئے خاموش رہی، پھر ایک دوسرا یہودی داخل ہوا اور اس نے بھی وہی" السام علیک " کے الفاظ سے سلام کیا، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں صرف یہی فرمایا" وعلیک "یعنی تمہارے اوپر بھی، میں نے پھر چاہا کہ اس کا سختی سے جواب دوں لیکن جانتی تھی کہ آپ پسند نہ فرمائیں گے { اس لئے خاموش رہی } پھر تیسرا یہودی داخل ہوتا ہے اور وہ بھی" السام علیک " کہکر سلام کیا، اب تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے کہا: بندروں اور سوروں کی اولاد تم پر موت ہو، اللہ کا غضب ہو اور اس کی لعنت برسے، تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ سے ان الفاظ میں سلام کرتے ہو جن الفاظ میں اللہ تعالی نے آپ سے سلام نہیں کیا ہے، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالی بد گوئی وبد خلقی کو پسند نہیں کرتا، انہوں نے ایک بات کہی ہم نے اس کا جواب دے دیا، اصل واقعہ یہ ہے کہ یہود ایک حسد کرنے والی قوم ہے وہ سلام اور آمین کہنے پر جس قدر تم سے حسد کرتے ہیں کسی اور چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے۔[60]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

" ان الیهود لیحسدونکم علی السلام والتأمین "[61]

"یہود سلام اور آمین کی وجہ سے تم سے حسد کرتے ہیں"۔

مسند احمد میں وارد ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

60 ۔ صحیح ابن خزیمہ: ۵۷۴، ج:۱۰، ص: ۲۸۸ - الأدب المفرد: ۹۸۸، مختصرا - سنن ابن ماجہ: ۸۵۶، اقامۃ الصلاۃ مختصر - دیکھئے الصحیحہ: ۶۹۱۔

61 ۔ الصحیحہ للألبانی: ۶۹۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لا يحسدوننا على شيئ كما يحسدوننا على يوم الجمعة التي هدانا الله وضلوا عنها وعلى القبلة التي هدانا الله لها وضلو عنها وعلى قولنا خلف الامام: آمين"۔[62]

"یہود جس قدر ہم پر ان {درج ذیل} چیزوں پر حسد کرتے ہیں کسی اور چیز پر حسد نہیں کرتے:

اللہ تعالی نے ہمیں جمعہ کے دن کی معرفت کی توفیق بخشی اور وہ اس سے محروم رہے، اللہ تعالی نے ہماری رہنمائی صحیح قبلہ کی طرف کی اور وہ اس سے محروم رہے اور امام کے پیچھے آمین کہنے پر"۔

❁ ہمارے ان بھائیوں کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہئے جو امام کے پیچھے آواز سے آمین کہنے پر چڑتے اور ناراض ہوتے ہیں، انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ دانستہ یا نادانستہ مبغوض قوم کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔

۴-نماز میں صف بندی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان الله أعطاني خصالا ثلاثة: فقال رجل من جلسائه: وما هذه الخصال يا رسول الله، قال: أعطاني صلاة في الصفوف و أعطاني التحية انها لتحية أهل الجنة، وأعطاني التامين"۔[63]

62 - مسند احمد: ۱/۱۳۴-۱۲۵، سنن الکبری البیھقی: ۲/۵۶ - دیکھئے الصحیحہ: ۲/۴۶۱-۴۶۰، بروایت عائشہ۔

63 - صحیح ابن خزیمہ: ۱۵۷۶، ج:۳، ص: ۳۹ - مسند الحارث بن ابی اسامہ [بقیۃ الباحث: ۵۸، ۶۳]۔
{اس حدیث کو علامہ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن چونکہ اس کی تائید الطبرانی الأوسط کی ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے اس لئے اس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے}

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصلتیں عطا فرمائیں، کسی ہم مجلس صحابی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ خصلتیں کون کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز میں صف بندی عطا فرمائی، سلام کرنے میں مجھے اہل جنت کا طریقہ عطا فرمایا اور آمین کی فضیلت بخشی"۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" ان الیهود قوم حسدو لم یحسدوا المسلمین علی أفضل من ثلاث رد السلام و اقامة الصف وقولهم خلف امامهم فی المکتوبة : آمین "۔ [64]

"یہود حسد کرنے والی قوم ہے، وہ مسلمانوں پر تین چیزوں کی وجہ سے بہت زیادہ حسد کرتے ہیں، ۱۔ سلام کے جواب پر، ۲۔ صف درست کرنے پر، ۳۔ فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنے پر"۔ [65]

۵۔ فرشتوں جیسی صفیں

۶۔ روئے زمین ان کے لئے مسجد اور طہارت کا ذریعہ۔

۷۔ سورہ بقرہ کے آخر کی آیتیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" فضلنا علی الناس بثلاث ، جعلت لنا الأرض کلها مسجدا و جعلت تربتها لنا طهورا ، اذا لم نجد الماء ، و جعلت صفوفنا کصفوف الملائکة ، و

64 ۔الطبرانی الأوسط: ۴۹۱۰، ج:۵، ص: ۱۴۶ - ۱۴۷۔

65 ۔امام نور الدین ھیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد: ۱۱۶/۲، میں اور حافظ منذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب میں اس حدیث کو حسن بتلایا ہے، کشف الغمہ کے مؤلف نے بھی اسے قبول کیا ہے۔ ص: ۴۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أوتيت هذه الآيات من آخر سورة البقرة من بيت كنز تحت العرش ، لم يعط منه أحد قبلي ولا أحد بعدي " [66]

"ہمیں تین چیزیں دیگر تمام لوگوں پر فضیلت دی گئی ۱- ہمارے لئے پوری روئے زمین کو مسجد اور پانی نہ ملے تو اس کی مٹی کو طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے، ۲- ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح رکھی گئی ہیں، ۳- اور سورۂ بقرہ کے آخر کی آیتیں عرش کے نیچے کے ایک خزانے سے عطا کی گئیں ہیں، نہ ہم سے پہلے کسی کو یہ ملی تھیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو ملیں گی"۔

۸- نماز عشاء:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ نماز عشاء کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، اس دن آپ نے اس قدر تاخیر کی کہ بعض لوگ تو یہ سمجھنے لگے کہ اب آپ نماز کے لئے نکلیں گے ہی نہیں، حتی کہ کچھ لوگ کہنے لگے کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں، ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ آپ تشریف لائے، لوگ جو باتیں کر رہے تھے اس کا ذکر آپ سے کیا گیا تو آپ نے ان سے فرمایا:

" اعتموا بهذه الصلاة فانكم قد فضلتم بها على سائر الأمم ولم تصلها أمة قبلها " [67]

"اس نماز کو دیر کر کے پڑھو، کیونکہ یہ نماز دے کر تمہیں تمام امتوں پر فضیلت بخشی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی"۔

۹- مال غنیمت کی حلت:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

---

66 - صحیح مسلم: ۵۲۲، المساجد- صحیح ابن خزیمہ: ۲۶۴، ج:۱، ص: ۱۳۳- مسند احمد: ۵/۳۸۳۔

67 - سنن ابوداود: ۴۲۲، الصلاۃ- مسند احمد: ۵/۲۳۷- مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۲۹۱- ۲۹۲- دیکھئے صحیح الجامع: ۱/۲۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أعطيت خمساً لم يعطهن أحد من الأنبياء قبلي: نصرت بالرُّعب مسيرة شهر وجُعلت لي الأرض كلها مسجداً وطهوراً . فأيما رجل من أمتي أدركته الصلاة فليصل، وأحلت لي الغنائم، ولم تحل لأحد قبلي . وأعطيت الشفاعة . وكان النبي يبعث إلى قومه خاصة، وبعثت إلى الناس عامة" [68]

"مجھے پانچ ایسی فضیلتیں دی گئیں جو ہم سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں ملیں، ۱- ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے دشمن پر رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے ،۲- میرے لئے زمین کو نماز کی جگہ اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا ہے، اس لئے میری امت کے جس فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے، ۳- میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا ہے امر واقعہ یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا، ۴- مجھے شفاعت عطا ہوئی، ۵- اور مجھ سے قبل نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے عام لوگوں کے لئے نبی بنایا گیا ہے"۔

اللہ کے رسول ﷺ سے قبل جو انبیاء تھے ان میں سے بعض کے لئے جہاد مشروع نہیں تھا اور جن کے لئے مشروع تھا ان میں سے بعض کے لئے یہ جائز نہ تھا کہ وہ مال غنیمت کو اٹھائیں اور بعض کے لئے جمع کر لینا تو جائز تھا لیکن اس میں کسی قسم کا تصرف جائز نہ تھا بلکہ سارا مال غنیمت ایک جگہ جمع کیا جاتا اور اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آگ آکر اسے جلا دیتی۔ [69]

[68] - صحیح بخاری: ۳۳۵التیمم - صحیح مسلم :۱۵۱۲المساجد۔

[69] - فتح الباری: ۴۳۸/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر کی فضیلت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس کی شان میں ایک مستقل سورت نازل فرمائی ہے اور اسے فضیلت میں ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے، یعنی ایک شخص جتنی عبادات ہزار مہینہ میں کر سکتا ہے اس سے کہیں زیادہ عبادت بطور اجر کے ایک رات میں کر سکتا ہے، اب یہ رات جس قوم کو مل جائے اس کی قسمت کا کیا کہنا؟، چنانچہ امام نووی اور دیگر علماء نے یہ صراحت کی ہے کہ لیلۃ القدر اسی امت کے ساتھ خاص ہے، اس سے قبل کسی اور امت کو یہ رات اور اس میں عبادت نہیں نصیب ہوئی۔[70]

علامہ قسطلانی نے المواھب اللدنیہ میں لیلۃ القدر کو اس امت کے فضائل و خصائص میں شمار کیا ہے۔[71]

امام مالک رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہم نے قابل اعتماد اہل علم سے سنا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو پہلی امتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو ان کے مقابلہ میں آپ کو اپنی امت کی عمر بہت کم لگی، آپ کو یہ خوف لاحق ہوا کہ میری امت کے لوگ عمل میں اس مقام تک نہ پہنچ سکیں گے جس مقام تک دوسری امتوں کے لوگ پہنچ چکے ہیں، تو اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔[72]

---

70 - المجموع شرح المھذب: ۶/۳۹۸۔

71 - دیکھئے شرح الزرقانی علی المواھب: ۷/۴۵۰۔

72 - موطا امام مالک: ۲۰۵، شعب الایمان: ۳۳۹۵، ج: ۵، ص: ۲۵۶، یہ سند ضعیف ہے لیکن معنی کے لحاظ سے علامہ ابن عبد البر اور الزرقانی وغیرہ نے اسے قبول کیا ہے، دیکھئے حاشیہ جامع الأصول: ۹/۲۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۷] سترہویں خصوصیت :

امت محمدﷺ کے شہداء کی کثرت

اللہ تعالی کے نزدیک شہید کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں، شہید کی فضیلت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ خود نبیﷺ نے اپنی دلی خواہش کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

" والذی نفس محمد بیدہ ، لو ددت ان اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ، ثم اغزو فأقتل " [73]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی کے راستے میں قتال کروں اور شہید کر دیا جاؤں ،[اور دوبارہ زندہ کیا جاؤں] پھر قتال کروں اور شہید کر دیا جاؤں ،[اور دوبارہ زندہ کیا جاؤں]اور پھر اللہ تعالی کے راستے میں قتال کروں اور شہید کر دیا جاؤں"۔

لیکن چونکہ یہ موقعہ ہر شخص کو نہیں مل سکتا اس لئے اللہ تبارک وتعالی نے اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے اس امت کو متعدد مواقع فراہم کئے ہیں:

اولا : سچی نیت:

اللہ کے رسولﷺ نے ارشاد فرمایا:

" من سأل الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه " [74]

"جس نے سچے دل سے شہادت کے لئے دعا مانگی اللہ تعالی اسے شہیدوں کے درجے تک پہنچادے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے"۔

---

73 ۔ صحیح بخاری: ۲۷۹۷ الجہاد - صحیح مسلم:۱۸۷۶ الجہاد، بروایت ابو ہریرہ۔

74 ۔ صحیح مسلم:۱۹۰۹،الجہاد- سنن ابو داود: ۱۵۲۰، الصلاۃ - سنن ترمذی: ۱۶۲۰، الجہاد، بروایت سہل بن حنیف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیا : وفات کی بعض ایسی حالتیں نامزد کیں کہ جو شخص بھی ان حالتوں میں وفات پائے اللہ تعالی اسے شہید کے اجر سے نوازے گا، اللہ کے رسول ﷺ نے ایسی متعدد حالتوں کا ذکر فرمایا ہے، احکام الجنائز میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان میں سے اکثر کو نقل کیا ہے جیسے:

۱-مرض طاعون میں وفات ۔ ۲- پیٹ کی بیماری میں وفات ، ۳- ڈوب کر وفات ، ۴- ملبہ کے نیچے دب کر وفات ،۵- جل کر وفات ،۶- پہلو کے درد میں وفات ،۷- مرض سل میں وفات ،۸-درد زہ میں عورت کی وفات ،۹- جہاد کے لئے نکلا اور راستے میں وفات ،۱۰-جان، مال، عزت ، دین اور اہل وعیال کی حفاظت میں موت۔

وفات کے یہ وہ دس اسباب ہیں، ان حالات میں سے کسی ایک کی وجہ سے مرنے والے کو حدیثوں میں صراحت کے ساتھ شہید کہا گیا ہے، انہیں بیماریوں اور اسباب پر عصر حاضر کی ان سے ملتی جلتی دیگر اور بیماریوں اور حالات کو قیاس کیا جاسکتا ہے ، اس طرح امت مرحومہ کے شہداء کی تعداد کا کوئی شمار نہ رہے گا،،،،،،،، الحمد للہ علی ذلک۔

اب ان سے متعلق چند حدیثیں ملاحظہ فرمایئے:

۱-اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام سے سوال فرمایا: تم شہید کسے سمجھتے ہو؟، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو اللہ تعالی کے راستے میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان شہداء أمتی اذا لقلیل "تب تو میری امت کے شہید بہت تھوڑے رہیں گے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ پھر کون کون سے لوگ شہداء میں شمار ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" من قتل فی سبیل اللہ فھو شھید ، ومن مات فی سبیل اللہ فھو شھید ، ومن مات فی الطاعون فھو شھید ، ومن مات فی البطن فھو شھید ، والغریق شھید " [75]

" جو شخص راہ جہاد میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے ، جو جہاد کے لئے نکلا اور مر گیا وہ شہید ہے ، جو طاعون کی بیماری میں مرا وہ شہید ہے ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا وہ شہید ہے اور ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے "۔

۲- ایک اور حدیث میں ارشاد ہے :

" الشھداء سبعة سوی القتل فی سبیل اللہ : المطعون شھید ، والغرق (الغریق) شھید ، وصاحب ذات الجنب شھید ، والمبطون شھید ، والحروق شھید ، والذی یموت تحت الھدم شھید ، والمرأة تموت بجمع شھیدة " [76]

" اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے والے کے علاوہ سات قسم کے شہید اور بھی ہیں : طاعون میں مرنے والا شہید ہے ، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے ، پہلو کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے ، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے ، جل جانے والا شہید ہے ، ملبہ کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ عورت جو دردزہ میں مر جائے وہ بھی شہید ہے "۔

۳- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

75 - صحیح مسلم: ۱۹۱۵، الامارۃ- سنن ابن ماجہ: ۲۸۰۴، الجہاد- صحیح ابن حبان: ۳۱۷۶، ج: ۵، ص: ۱۴۰، بروایت ابوہریرہ۔

76 - سنن ابوداود: ۳۱۱۱، الجنائز- سنن نسائی: ۱۸۴۶، الجنائز- سنن ابن ماجہ: ۲۸۰۳، الجہاد، بروایت جابر بن عتیک - دیکھئے صحیح الجامع: ۶۹۵/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" القتل في سبيل الله شهادة، والطاعون شهادة، والنفساء شهادة، والحَرق شهادة، والغرق شهادة، والسل شهادة، والبطن شهادة "[77]

"اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہونا شہادت ہے، طاعون میں مرنا شہادت ہے، درد زہ میں عورت کا مر جانا شہادت ہے، جل جانا شہادت ہے، ڈوب کر مرنا شہادت ہے، مرض سل [تپ دق] میں مرنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا شہادت ہے"۔

۴-ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" من قتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد، ومن قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد "[78]

"جو آدمی اپنے مال کے دفاع میں مارا گیا وہ شہید ہے، جو اپنے اہل و عیال کے دفاع میں مارا گیا وہ شہید ہے، جو اپنے دین کے دفاع میں مارا گیا وہ شہید ہے، جو اپنی جان کے دفاع میں مارا گیا وہ شہید ہے"۔

ثالثاً: ان دس امور کے علاوہ اس امت کے لئے شہادت کے حصول کے اور بھی اسباب رکھے گئے ہیں، جیسے ظلماً قتل کیا جانا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مارا جانا وغیرہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" من قتل دون مظلمته فهو شهيد "[79]

"جو شخص ظلماً قتل کیا گیا وہ شہید ہے"۔

---

[77] - الطبرانی الأوسط: ۱۲۶، ج:۲، ص: ۱۴۲ - دیکھئے احکام الجنائز: ۵۵-۵۶۔

[78] - سنن ابوداود: ۴۷۷۲، السنۃ - النسائی: ۴۰۹۴، تحریم الدم - سنن ترمذی: ۱۴۲۱، الدیات، بروایت سعید بن زید - دیکھئے صحیح سنن الترمذی۔

[79] - مسند احمد: ۳۰۵/۱ - سنن النسائی: ۴۱۰۱، المحاربہ - الطبرانی الکبیر: ۲۴۵۶، ج:۷، ص:۱۰۱، دیکھئے صحیح الجامع: ۱۱۰۰/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں ہے:

" سید الشھداء حمزة بن عبد المطلب ورجل قام الی امام جائر فأمره ونهاه فقتله " [80]

"تمام شہیدوں کے سردار حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا، اسے بھلائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا تو اس نے اسے قتل کر دیا"۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے سے متعلق حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" رباط يوم وليلة خير من صيام شهر و قيامه و ان مات جرى عليه عمله الذی كان يعمله و اجرى عليه رزقه و امن الفتان " [81]

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا ایک ماہ کے روزے اور نماز سے بہتر ہے، اگر اس حالت میں اس کا انتقال ہو جائے تو بھی اس کا ثواب جاری رہتا ہے، اس کا رزق جاری رہتا ہے اور قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے"۔

یہی حدیث طبرانی کبیر میں ہے جس میں اتنا اضافہ ہے کہ: " ويبعث يوم القيامة شهيدا "اور قیامت کے دن اسے شہید اٹھایا جائے گا۔ [82]

---

80 ۔مستدرک الحاکم: ۱۹۵/۳۔ الطبرانی الأوسط: ۴۰۹۱، ج: ۵، ص: ۵۲۔ دیکھئے الصحیحہ: ۳۷۴، بروایت ابن عباس۔

81 ۔ صحیح مسلم: ۱۹۱۳، الامارۃ۔ سنن النسائی: ۳۱۶۷، الجہاد۔ احمد: ۴۴۰/۵، بروایت سلمان الفارسی۔

82 ۔ الطبرانی الکبیر: ۶۱۷۹، ج: ۶، ص: ۲۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۸] اٹھارہویں خصوصیت :

اس امت کے بہت سے کبائر معاف ہیں

ہر انسان غلطی کرتا ہے اور بسا اوقات یہ غلطیاں بہت بڑی اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت ہی قبیح ہوتی ہیں ، ایسی غلطیوں کو شرعی اصطلاح میں کبائر یا کبیرہ گناہ کہا جاتا ہے ، صرف انبیاء ورسل علیہم السلام کی ذات ایسی ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کبائر سے محفوظ رکھا ہے، ان کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو معصوم عن الخطا ہو، خواہ وہ ولی ہو یا صدیق، البتہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے اپنے بندوں پر توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور خصوصی طور پر اس امت کے لئے کبائر سے درگزر فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا] {النساء:۴۸}

"یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا"۔

اگر انسان بغیر توبہ کے مر جائے اور اس کے ذمے کبیرہ یا صغیرہ گناہ ہوں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر کسی سزا کے معاف فرما سکتا ہے، یا نبی ﷺ یا مومنوں کی شفاعت سے معاف کردے یا کچھ سزا دینے کے بعد درگزر فرمادے۔

بعض حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ امت محمدی کا خاصہ ہے یا جس کثرت سے اس امت کے کبیرہ گناہ معاف کئے جائیں گے کسی دوسری امت کے کبیرہ گناہ اس کثرت سے معاف نہ ہونگے، واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک لے جائے گئے، سدرۃ المنتہی چھٹے آسمان پر ہے، یہ وہ مقام ہے کہ زمین سے جو کچھ اوپر کی طرف چڑھتا ہے وہ روک دیا جاتا ہے پھر وہاں سے اسے { ملأ اعلی کے فرشتوں کے ذریعہ } لے لیا جاتا ہے اور اوپر سے جو چیز اترتی ہے وہ یہیں ٹھہر جاتی ہے { یعنی فرشتے رک جاتے ہیں پھر نیچے والے فرشتوں کے ذریعہ } اسے لے لیا جاتا ہے [اسی سدرۃ المنتہی سے متعلق] اللہ تعالی فرماتا ہے : "اذ یغشی السدرۃ ما یغشی "یعنی سدرہ کو جب ڈھانپ لیا اس چیز نے جس نے ڈھانپا، حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ سونے کے پتنگوں سے ڈھانپ لیا تھا، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں تین چیزیں عطا کی گئیں : ۱- پانچ وقت کی نمازیں ، ۲- سورۂ بقرہ کے آخر کی آیتیں ، ۳- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس نے شرک نہ کیا ہو اس کے کبیرہ گناہوں کی معافی۔[83]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا چلے جا رہے ہیں اور آپ کے ساتھ کوئی نہیں ، اس سے میں نے سمجھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہیں ہے کہ کوئی آپ کے ساتھ رہے، اس لئے میں چاند کے سائے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا ، اچانک آپ مڑے اور مجھے دیکھا تو دریافت کیا کون ہو ؟ میں نے عرض کیا ابوذر — اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کرے، آپ نے فرمایا: ابوذر یہاں آو، میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا:

"إن المکثرین هم المقلون یوم القیامة إلا من أعطاه الله خیرا فنفح فیه یمینه وشماله وبین یدیه وورا ءه وعمل فیه خیرا "

83 - صحیح مسلم : ۱۷۳، الایمان - مسند احمد : ۱/ ۳۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ دنیا میں زیادہ مال ودولت والے ہیں وہی لوگ قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہونگے، سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالی نے مال دیا تو انہوں نے اسے اپنے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے خرچ کیا اور اسے بھلے کاموں میں لگایا"

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کچھ دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، پھر آپ نے فرمایا: یہیں بیٹھ جاو، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ہموار زمین پر بیٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر ہی پتھر تھے، اور آپ نے فرمایا: یہیں بیٹھے رہو حتی کہ میں واپس آجاؤں، یہ کہکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے غائب رہے اور دیر تک غائب رہے، پھر میں نے سنا کہ آپ واپس آرہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں " وان زنی وان سرق " چاہے چوری کی ہو چاہے زنا کیا ہو، جب آپ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے پوچھ لیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالی مجھے آپ پر قربان کرے اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے میں نے تو کسی اور شخص کو آپ سے باتیں کرتے نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" ذاك جبريل عليهم السلام عرض لى فى جانب الحرة قال : بشر امتک انه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة ، قلت : يا جبريل وان سرق وان زنى ، قال : نعم ، قلت : وان سرق وان زنى ؟ قال : نعم ، وان شرب الخمر "

یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، پتھریلی زمین کے کنارے وہ ہم سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو یہ خوشخبری دے دو کہ جو اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو گا تو وہ جنت میں جائے گا، میں نے کہا: اے جبریل! خواہ اس نے زنا کیا ہو خواہ اس نے چوری کی ہو؟ حضرت جبریل نے جواب دیا: ہاں، خواہ زنا کیا ہو خواہ چوری کی ہو، میں نے پھر عرض کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے جبریل! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں! خواہ اس نے چوری کی ہو، خواہ اس نے زنا کیا ہو، اور خواہ اس نے شراب پی ہو۔[84]

❁❁❁

[۱۹] انیسویں خصوصیت :

امتوں پر گواہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس امت کی ایک فضیلت یہ رکھی ہے کہ دوسری قوموں کے مقابلے میں اسے عادل اور ان پر گواہ بنایا ہے، اس معنی میں کہ قیامت کے دن جب قوموں پر حکم لگانے اور ان کا فیصلہ کرنے کا وقت آئے گا تو یہ امت بطور گواہ کے پیش ہو گی اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی گواہی معتبر ٹھہرے گی، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"[وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا] {البقرۃ:۱۴۳}

"ہم نے اسی طرح تمہیں " امت وسط " بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول [ﷺ] تم پر گواہ بن جائیں"۔

" وسط " کے لغوی معنی درمیان کے ہوتے ہیں لیکن اس کا استعمال بہتر اور افضل کے معنی میں بھی ہوتا ہے، یہاں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی جس طرح تمہیں سب سے درست بہتر اور صحیح قبلہ عطا کیا گیا ہے، اسی طرح تمہیں سب سے افضل امت

---

84 - صحیح بخاری: ۶۴۴۳، الرقاق۔ صحیح مسلم: ۹۲/۲، الزکاۃ مع منۃ المنعم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بنایا گیا ہے اور مقصد اس کا یہ ہے کہ تم لوگوں پر گواہی دو اسی مناسبت سے لفظ " وسط " کا ترجمہ " عادل " بھی کیا گیا جاتا ہے۔

سورۂ حج میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" [وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ] {الحج:۷۸}

"اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے، اس نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، اپنے باپ ابراہیم [علیہ السلام] کا دین قائم رکھو، اسی نے [یعنی اللہ نے] تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں پر گواہ بن جاؤ، پس تمہیں چاہیئے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکاۃ ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے، پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے"۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یدعی نوح و امتہ یوم القیامۃ ، فیقول : لبیک و سعدیک یا رب ! فیقول اللہ تعالی : ھل بلغت ؟ فیقول : نعم ای رب ، فیقال لأمتہ : ھل بلغکم ؟ فیقولون لا ، ماأتانا من نذیر ، فیقول لنوح : من یشھد لک ، فیقول محمد و أمتہ فیشھدون انہ بلغ ویکون الرسول علیکم شھیدا ، فذلک قولہ جل ذکرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکذلک جعلناکم اُمة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا " 85

" قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو بلایا جائے گا، [اللہ تبارک وتعالی حضرت نوح علیہ السلام سے مخاطب ہوگا تو] وہ کہیں گے : اے میرے رب میں حاضر ہوں، اللہ تعالی سوال فرمائے گا: کیا تم نے اپنی امت تک میرا پیغام پہنچادیا تھا؟ وہ جواب دیں گے : ہاں ! اے رب، پھر اللہ تبارک وتعالی ان کی قوم سے پوچھے گا کہ کیا نوح [علیہ السلام] نے میرا پیغام تم تک پہنچادیا تھا؟ قوم جواب دے گی: اے رب ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اللہ تبارک وتعالی حضرت نوح علیہ السلام سے پھر پوچھے گا کہ تمہاری گواہی کون دے گا ؟ نوح علیہ السلام جواب دیں گے : محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] اور ان کی امت، پھر میرے امتی گواہی دیں گے کہ یقیناً نوح علیہ السلام نے اپنی قوم تک تیرا پیغام پہنچادیا تھا اور اس وقت رسول [یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] تم پر گواہ بنیں گے [کہ میری امت سچ کہہ رہی ہے]۔ فرمان الہی :" وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا " کا یہی معنی ہے"۔

ایک اور حدیث میں فرمان نبوی ہے کہ :

" یجيء النبي یوم القیامة ومعه الرجل والنبي ومعه الرجلان وأکثر من ذلك فیدعی قومه فیقال لھم ھل بلغکم ھذا فیقولون لا فیقال له ھل بلغت قومك فیقول نعم فیقال له من یشھد لك فیقول محمد وأمته فیدعی محمد وأمته فیقال لھم ھل بلغ ھذا قومه فیقولون نعم فیقال وما علمکم فیقولون

---

85 ۔ صحیح بخاری: [مختصرہ: ۱۸۵۱] التفسیر/ سنن الترمذی : ۲۹۶۱، التفسیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاءنا نبينا فأخبرنا أن الرسل قد بلغوا فذلك قوله وكذلك جعلناكم أمة وسطا(قال يقول عدلا) لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا "[86]

" قیامت کے دن کچھ نبی اس حال میں حاضر ہونگے کہ ان کے ساتھ صرف ایک امتی ہوگا، بعض نبی ایسے حاضر ہونگے کہ ان کے ساتھ صرف دوامتی ہونگے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ، چنانچہ کسی ایک نبی کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے سوال ہوگا کہ اس نبی نے تم لوگوں تک میرا پیغام پہنچایا تھا؟ قوم کے لوگ جواب دیں گے: نہیں، تو اللہ تبارک وتعالی اس نبی سے سوال کرے گا کہ تم نے اپنی قوم تک میرا پیغام پہنچایا تھا؟ نبی جواب دیں گے: جی ہاں، پھر ان سے سوال ہوگا کہ تمہاری گواہی کون دے گا؟ وہ جواب دیں گے: محمد {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} اور ان کی قوم، چنانچہ امت محمدیہ بلائی جائے گی اور ان سے سوال ہوگا کہ کیا اس نبی نے اپنی قوم تک اللہ تعالی کا پیغام پہنچادیا تھا؟ وہ لوگ جواب دیں گے: جی ہاں، سوال ہوگا کہ تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمارے نبی جو ہماری طرف مبعوث ہوئے انہوں نے ہمیں بتلایا کہ تمام رسولوں نے اپنی قوم تک اللہ تعالی کا پیغام پہنچادیا تھا یہی معنی ہے فرمان الہی کا: "وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیدا "وسط کے معنی ہیں عادل"۔

❁❁❁

---

[86] مسند احمد: ۲/۵۸، تفسیر النسائی: ۲۷ - سنن ابن ماجہ: ۴۲۸۴، الزھد، براویت ابوسعید / دیکھئے الصحیحۃ: ۲۴۴۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲۰] بیسویں خصوصیت :
نیک وبد پر گواہی

صرف حشر تک ہی یہ فضیلت محدود نہیں ہے بلکہ اس امت کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس کے معتبر اور اہل دیانت حضرات اگر کسی شخص کے بارے میں نیک و بد ہونے کی گواہی دے دیں تو اللہ تبارک وتعالی ان کی گواہی کو قبول فرماتا ہے اور میت کے ساتھ ان کی گواہی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازے کو لے جایا جارہا تھا، صحابہ کرام اس کا ذکر خیر کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وجبت" پھر ایک دوسرے جنازے کا گزر ہوا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کرنا شروع کردیں تو اس کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وجبت"، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ! "وجبت" { واجب ہوگئی } کا کیا معنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" هذا أثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة و هذا أثنيتم عليه شرا فوجبت له النار ، انتم شهداء الله فى الأرض "[87]

"تم لوگوں نے پہلے شخص کی تعریف کی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور تم لوگوں نے دوسرے شخص کی برائی بیان کی تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی ،تم لوگ زمین میں اللہ تعالی کی طرف سے مقررہ کردہ گواہ ہو"۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ :

" يا أيها الناس انكم توشكون أن تعرفوا أهل النار أو قال خياركم من شراركم "

---

87 ۔ صحیح بخاری: ۱۳۶۷،الجنائز ۔ صحیح مسلم: ۹۴۹،الجنائز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" اے لوگو! قریب ہے یا آسان ہے کہ تم لوگ جنتی اور جہنمی کو پہچان لو، یا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے میں تمیز کر لو"۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول { ﷺ } اچھے اور برے میں ہم کس طرح تمیز کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

" بالثناء الحسن و الثناء السیئ وانتم شهداء الله بعضكم على بعض "[88]

"کسی کے ذکر خیر سے یا کسی کے ذکر بد سے [یعنی لوگ جس کی تعریف کریں وہ نیک ہے اور جس کی برائی بیان کریں وہ برا ہے] اور تم لوگ اللہ تعالی کی طرف سے ایک دوسرے پر گواہ ہو"۔

جسے برا کہے خلقت اسے برا کہیے
زبان خلق کو نقارۂ خدا کہیے

اس سلسلے میں یہ کوئی ضروری نہیں کہ پوری کی پوری امت ہی یا امت کی بہت بڑی تعداد ہی کسی کے نیک و بد ہونے کی گواہی دے تو گواہی قبول ہو گی بلکہ یہ چیز تو دوسری امتوں کو بھی حاصل ہے، البتہ اس امت کو جو فضیلت و خصوصیت حاصل ہے وہ یہ کہ اس امت کے دو آدمی بھی اگر کسی کے نیک و بد ہونے کی گواہی دے دیں، تو اللہ تعالی اسے قبول فرمالیتا ہے، چنانچہ مشہور تابعی ابو الأسود الدیلی بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو دیکھا کہ وہاں ایک وبائی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت سے مر رہے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازے کا گزر ہوا، لوگوں نے اس کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وجبت" { اس پر واجب ہو گئی }، پھر ایک اور جنازے کا گزر ہوا تو لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے

---

[88] ۔مسند احمد: ۴۱۶/۳ ۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۲۱، الزہد۔ صحیح ابن حبان: ۷۳۴۱، ج: ۱۰، ص: ۳۸۴، بروایت ابو زہیر الثقفی، دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۷۴/۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی فرمایا: "وجبت" یعنی واجب ہوگئی، پھر تیسرے جنازے کا گزر ہوا اور لوگ اس کی برائی بیان کرنے لگے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: واجب ہوگئی، حضرت ابوأسود کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین "واجب ہوگئی" "واجب ہوگئی" کا کیا معنی؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے وہی کہا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

" ایما رجل مسلم شهد له اربعة بخير أدخله الله الجنة ، فقلنا : وثلاثة ؟قال و ثلاثة قلنا واثنان قال : واثنا ن ، ثم لم نسأله عن واحد "۔[89]

"چار مسلمان جس شخص کے نیک ہونے کی گواہی دے دیں اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر تین مسلمان گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: تین بھی، ہم نے عرض کیا: اگر دو مسلمان گواہی دے دیں تو؟ آپ نے فرمایا: دو بھی، پھر اس کے بعد ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا"۔

﴿ نوٹ ﴾

۱-ان حدیثوں میں لفظ " تم لوگ اللہ کے گواہ ہو" اس سے مراد صحابہ کرام اور انہی جیسے مخلص وامانتدار اور نیک و صالح لوگ ہیں، ہر کس وناکس، فاسق و فاجر اور کافر و مشرک کی گواہی کا اعتبار نہیں، اسی لئے بعض حدیثوں میں انہیں "مؤمنین" سے تعبیر کیا گیا ہے۔[90]

۲-امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے مفہوم کے بارے میں علماء کے دو اقوال ہیں:

---

89 - صحیح بخاری:۱۳۶۸، الجنائز- سنن الترمذی:۱۰۵۹، الجنائز- احمد:۱/۲۲- دیکھئے شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیہ:۷/۴۷۳۔

90 - صحیح بخاری: ۲۶۴۲- دیکھئے فتح الباری:۲/۲۲۹ - شرح الزرقانی علی المواهب: ۷/۴۷۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✵ یہ ذکر خیر جس کی بنیاد پر جنت مل رہی ہے ایسے لوگوں کے لئے ہے جن کے بارے میں اہل فضل وصلاح گواہی دیں اور اس کے اعمال بھی لوگوں کی گواہی کے مطابق ہوں اگر ایسا نہ رہا تو وہ شخص جنت کا مستحق نہ ٹھہرے گا، خواہ لوگ اس کی کتنی ہی تعریف کریں۔

☜ دوسرا قول جو صحیح ومختار ہے یہ کہ حدیث اپنے عموم اور اطلاق پر ہے یعنی جس مسلمان کے انتقال کے بعد اللہ تعالی لوگوں یا اکثر لوگوں کی زبان پر اس کی تعریف و ذکر خیر کو جاری کردے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنتی ہے، خواہ اس کے اعمال ان کی شہادت کے مطابق ہوں یا نہ ہوں، کیونکہ جس کے اعمال جنت میں داخلے کا ذریعہ نہ ہوں اس پر سزا کا حکم کوئی حتمی امر نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہے، اس لئے جب اللہ تعالی نے لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر خیر جاری کردیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی اسے معاف کرنا چاہتا ہے، یہیں سے اس کی تعریف اور ذکر خیر کا فائدہ معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان "انتم شهداء الله في الأرض" کی علت بھی واضح ہو جاتی ہے، ورنہ اگر یہ ذکر خیر اسی وقت مفید ہو جب میت کے اعمال دخول جنت کے متقاضی ہوں تو ذکر خیر اور تعریف کا فائدہ ہی کیا ہوا۔[91]

✿✿✿

91۔ شرح مسلم للنووی، ج: ۷، ص: ۱۹، ۲۰ / فتح الباری، ج: ۳، ص: ۲۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲۱] اکیسویں خصوصیت :

حشر کے میدان میں سب سے پہلے اسی امت کا فیصلہ ہوگا

حشر کے میدان کی سختی کے بارے میں ہر شخص نے سنا ہے ، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کی ہولناکیاں تفصیلات اور کثرت سے بیان ہوئی ہیں، یہی وہ منزل ہے جس کے بارے میں تصور نے اللہ کے نیک بندوں کی نہ صرف نیدوں کو حرام کردیا ہے بلکہ ان کے سامنے دنیا کی تمام لذتیں پھیکی پڑ گئی ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت سے پہلے بڑھاپے کے آثار دیکھے تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لگتا ہے کہ آپ تو بوڑھے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" شيبتني هود و الواقعة و المرسلات و عم يتساء لون واذا الشمس كورت "[92]

" مجھے سورہ ہود ، الواقعہ ، المرسلات ، عم یتساءلون اور اذاالشمس کورت جیسی سورتوں نے بوڑھا کردیا ہے "۔

علماء کہتے ہیں کہ چونکہ ان سورتوں میں پچھلی امتوں کی ہلاکت ، قیامت کی ہولناکیاں ، میدان محشر کی سختیاں اور اپنی اپنی قوموں کے ساتھ انبیاء کے حالات بیان ہوئے ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی و صحت پر اس کا گہرا اثر پڑا، حالانکہ یہ سب باتیں دنیا میں صرف مصدقہ خبر کی شکل میں ہیں پھر اس وقت کا کیا حال ہوگا جب حشر کی ہولناکیاں لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہوں گی، یہی وجہ ہے کہ جب لوگ قیامت اور میدان حشر کا جیتی جاگتی اور کھلی آنکھوں کے ساتھ مشاہدہ کریں گے تو اس وقت ان کی حالت کچھ اور ہی ہوگی، ارشاد باری تعالی ہے:

---

92 ۔ سنن ترمذی: ۳۲۹۷، التفسیر۔ مستدرک الحاکم: ۳۴۴/۲ ۔ بروایت ابن عباس۔ دیکھئے الصحیحہ: ۹۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ" {الحج:۱-۲}

"لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے، جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہونگے لیکن اللہ تعالی کا عذاب بڑا ہی سخت ہے"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ" {المزمل:۱۷}

" پھر تم اگر کافر رہے تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کردے گا"

ایسے ہولناک منظر سے جس امت کو سب سے پہلے چھٹکارا ملے گا وہ امت محمدیہ ہی ہوگی، اس باب سے متعلق بعض حدیثیں گزر چکی ہیں۔

ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

" نحن آخر الأمم و أول من يحاسب يقال: أين الأمة الأميه ونبيها ، فنحن الآخرون الأولون "[93]

" ہم سب سے آخری امت ہیں اور ہمارا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا، قیامت کے دن پکارا جائے گا کہاں ہے اُمی امت اور اس کے نبی؟ چنانچہ ہم

93 ۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۹۰، الزہد/ بروایت ابن عباس/دیکھئے الصحیحہ: ۲۳۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ کے لحاظ سے تو سب سے آخر میں آئے ہیں لیکن ہمارا حساب سب سے پہلے ہو گا"۔

ایک اور حدیث میں حضرت رفاعہ ایک واقعے کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

" والذي نفس محمد بيده ما من عبد يؤمن ثم يسدد إلا سلك به في الجنة وأرجو ألا يدخلوها حتى تبوءوا أنتم ومن صلح من ذراريكم مساكن في الجنة ولقد وعدني ربي عز وجل أن يدخل الجنة من أمتي سبعين ألفا بغير حساب " [94]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد { ﷺ } کی جان ہے جو شخص بھی ایمان لائے اور پھر اس پر جم جائے تو جنت میں داخل ہو گا اور مجھے امید ہے کہ جب تک تم لوگ اور تمہاری نیک ذریت جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیں گے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو گا، اور میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخلہ کرے گا"۔

جمعہ کی خصوصیت کے ذکر میں اس موضوع سے متعلق کئی حدیثیں گزر چکی ہیں، تفصیل کے طلبگار حضرات وہاں مراجعہ کرلیں، یہاں ہم ان کا اعادہ نہیں کرنا چاہتے۔

❁❁❁

94 - سنن ابن ماجہ: ۴۲۸۵، الزہد- مسند احمد: ۱۶/۴- دیکھئے الصحیحہ: ۲۴۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲۲] بائیسویں خصوصیت :

پل صراط پر سے سب سے پہلے گزرنا

میدان حشر کے جو مشکل ترین مراحل ہیں ان میں ایک سخت ترین مرحلہ پل صراط کا مرحلہ ہے، یہ صفحات پل صراط اور اس کی صفات کے متحمل نہیں ہو سکتے، اسے ہم نے تفصیل سے اپنی آنے والی کتاب " میدان محشر" میں بیان کر دیا ہے، یہاں صرف یہ ذکر کرنا ہے کہ اس امت مرحومہ کو اللہ تبارک وتعالی نے جن فضائل و خصائص سے نوازا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پل صراط پر سب سے پہلے اس امت کا گزر ہو گا، چنانچہ دیدار الہی وپل صراط پر گزرنے سے متعلق ایک لمبی حدیث میں ہے:

" ویضرب الصراط بین ظهری جهنم فأكون وأنا و أمتی أول من یجیز ودعاء الرسل یومئذ اللهم سلم اللهم سلم " [95]

"جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا، میں اور میری امت سب سے پہلے اس پر سے گزریں گے، اس دن تمام رسولوں کی ایک ہی پکار ہو گی: اے اللہ سلامت رکھ، اے اللہ سلامت رکھ"۔

حضرت عبد اللہ بن سلام ﷺ سے مروی ایک لمبی حدیث میں ہے کہ:

"فإذا كان يوم القيامة بعث الله الخليقة أمة أمة ونبياً نبياً حتى يكون احمد وأمته آخر الأمم مركزاً قال: فيقوم فيتبعه أمته برها وفاجرها ثم يوضع جسر جهنم فيأخذون الجسر فيطمس الله أبصار أعدائه فيتهافتون فيها من شمال ويمين وينجو النبي والصالحون معه، " [96]

---

95 - صحیح بخاری: ۶۵۷۳، الرقاق- صحیح مسلم: ۱۸۲، الایمان، بروایت ابوہریرہ، الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

96 - مستدرک الحاکم: ۵۶۸/۴- ۵۶۹ - دیکھیے فتح الباری: ۴۵۲/۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تبارک وتعالی ایک ایک امت اور ایک ایک نبی کو پکارے گا حتی کہ احمد {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} اور ان کی امت آخری مرکز پر ہوں گے پھر {ایک پکارنے والا پکارے گا کہ محمد اور ان کی امت کہاں ہے چنانچہ} آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کے پیچھے آپ کی امت کے نیک وبد لوگ ہوں گے، اس وقت جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو {سب سے پہلے} آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت گزرے گی، اللہ تبارک وتعالی آپ کے دشمنوں کی آنکھوں کو بے نور کردے گا، چنانچہ وہ لوگ جہنم میں دائیں بائیں گر پڑ رہے ہوں گے اور نبی {صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم} اور آپ کی امت کے صالح لوگ نجات پائیں گے"۔

[۲۳] تیئیسویں خصوصیت :

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

اس امت مبارکہ کو اللہ تبارک وتعالی نے آخرت میں جن فضائل وخصائص سے نوازا ہے ان میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ صالحین کے دائمی ٹھکانا، جہاں آرام ہی آرام ہے تکلیف نہیں، جہاں جوانی ہے بڑھاپا نہیں، جہاں سکون واطمینا ہی ہے قلق و اضطراب نہیں، حتی کہ جہاں اللہ رب العالمین کی رضا ہی رضا ہے ناراضگی وغضب کا تصور نہیں ، یعنی رحمت الہی کے مظہر جنت میں سے سے پہلے داخلہ اسی امت کو نصیب ہو گا، اس لئے کہ جب اس امت کا حساب وفیصلہ سب سے پہلے ہو گا، اور پل صراط پر سے گزر سب سے پہلے ہو گا تو اس کے بعد کا مرحلہ یعنی دخول جنت میں بھی سبقت اسی امت کو حاصل ہو گی، جس کے بعض دلائل جمعہ کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" نحن الآخرون الأولون يوم القيامة ، نحن أول الناس دخولا إلى الجنة " [97]

" زمانہ کے لحاظ سے تو ہم آخر میں آنے والے ہیں البتہ قیامت کے دن ہمارا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے "۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" حرمت الجنة على الأنبياء كلهم حتى أدخلها وحرمت على الأمم كلهم حتى تدخلها أمتي " [98]

" تمام انبیاء کا جنت میں جانا منع ہوگا یہاں تک کہ میں داخل ہو جاؤں اور تمام امتوں کا جنت میں داخلہ منع ہوگا یہاں تک کہ میری امت داخل ہو جائے "۔

[۲۴] چوبیسویں خصوصیت :

اس امت کے ستر ہزار بلکہ اس سے کہیں زیادہ لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے

صرف یہی نہیں کہ اس امت کو جنت میں سب سے پہلے داخلے کا شرف حاصل ہوگا بلکہ اس امت کے ستر ہزار، جی ہاں ستر ہزار بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ افراد جنت میں بلاحساب و عذاب کے داخل ہوں گے، یہ اس امت کا ہراول دستہ ہوگا، اس گروہ کا پہلا فرد جنت کے دروازے پر کھڑا اپنے ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہوگا حتی کہ سب ایک

97 ۔ صحیح مسلم: ۸۵۵، الجمعہ - مسند احمد: ۲/۲۷۴ - بروایت ابوہریرہ/الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

98 ۔ کنزالعمال: ۱۱/۴۳۶، نقلا عن الافراد للدارقطنی، بروایت عمر- یہ حدیث المعجم الطبرانی الکبیر میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نمبر ۹۴۶، اس سے متعلق حافظ ھیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اسنادہ حسن: المجمع: ۱۰/۶۹ - علامہ متقی جونپوری یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ قال الحافظ ابن حجر فی اطرافہ، وھو صحیح علی شرط الحاکم، البتہ علامہ البانی نے اسے ضعیفہ میں رکھا ہے، دیکھئے الضعیفہ: ۲۳۲۹، واللہ اعلم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جنت میں داخل ہوں گے ، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے ، تمام اہل محشران کی طرف رشک کی نظروں سے دیکھ رہے ہوں گے ۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لیدخلن الجنة من أمتی سبعون الفا ، أو سبع مائة الف — سماطين آخذ بعضهم ببعض حتی یدخل أولهم و آخرهم الجنة و وجوههم علی صورة القمر ليلة البدر " [99]

"میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے ،اس طرح کہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہونگے جب تک ان کا آخری فرد جنت میں داخل نہ ہوگا ، پہلا بھی داخل نہ ہوگا ، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہونگے "۔

بعض صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تعداد ستر ہزار ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے ، چنانچہ سنن الترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" وعد ربی أن يدخل الجنة من أمتی سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عذاب ومع كل الف سبعون الفا و ثلاث حثيات من حثيات ربی " [100]

" میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرے گا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہونگے مزید یہ کہ میرے رب کے تین لپ [101] اور بھی لوگ جنت میں بلا حساب وعذاب جائیں گے "

99 ۔ صحیح بخاری: ۳۲۴۷ ،بدء الخلق۔ صحیح مسلم: ۲۱۹ ،الایمان ، بروایت سہل بن سعد۔

100 ۔ سنن الترمذی: ۲۴۳۹ ،صفۃ القیامۃ۔ صحیح ابن حبان: ۲۹۸/۱۰- ۲۹۹- مسند احمد: ۲۵۰/۵ ، بروایت ابوامامۃ۔ دیکھئے الصحیحۃ: ۲۱۲/۵۔

185

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" أعطيت سبعين ألفا يدخلون الجنة بغير حساب وجوههم كالقمر ليلة البدر وقلوبهم على قلب رجل واحد فاستزدت ربي عز وجل فزادني مع كل واحد سبعين ألفا " [102]

"مجھے یہ فضیلت عطا کی گئی کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے ، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے مانند روشن ہوں گے ،ان کے دل ایک ہی شخص کے دل کے مانند ہوں گے ، چنانچہ میں نے اپنے رب سے اس پر اضافے کی درخواست کی تو اللہ تعالی نے مجھے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار دے دیا"۔

یہ ایسی خصوصیت ہے جو کسی اور امت کو حاصل نہیں ہے کہ اس کے افراد اتنی بڑی تعداد میں بلا کسی حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں،اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ امت مرحومہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خصوصیت تورات وانجیل میں بھی مذکور ہے جس کی سب سے واضح دلیل عہد نبوی کا درج ذیل واقعہ ہے:

" حضر فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ نے اپنی نظر مبارک کو اٹھایا اور دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں چل رہاہے، آپ نے اس سے پوچھا: اے فلان ! کیاتو میرے بارے میں اللہ کا رسول ہونے کی شہادت دیتا ہے ؟اس نے جواب دیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس سے سوال کیا: کیاتو توریت پڑھ لیتاہے ؟اس نے جواب دیا: جی ہاں، آپ نے پوچھا: کیا

---

101 -اللہ تعالی کالپ کتنا بڑاہو گا،اس لپ کی کیا کیفیت ہو گی اس بارے میں کوئی گفتگو نہیں کی جاسکتی ہے، ہمارے اوپر واجب ہے کہ جیسا حدیث میں وارد ہے ویسے ہی اس پر ایمان لائیں۔ واللہ أعلم۔

102 -مسند احمد:۱/۶- مسند ابو یعلی:۱۱۲،ج:۱،ص:۱۰۴- دیکھئے فتح الباری:۱۱/ ۳۴۵-الصحیحہ:۱۴۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل بھی پڑھ لیتا ہے؟اس نے جواب دیا: جی ہاں! انجیل بھی پڑھ لیتا ہوں، آپ نے پھر سوال کیا: کیا قرآن بھی پڑھ سکتا ہے؟اس شخص نے جواب دیا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں چاہوں تو پڑھ لوں گا، پھر آپ ﷺ نے اسے قسم دے کر پوچھا: کیا تم توریت وانجیل میں میرا ذکر پاتے ہو؟اس نے جواب دیا کہ ہم توریت وانجیل میں آپ کی مثال ونظیر پاتے ہیں، آپ کی امت کی نظیر پاتے ہیں اور آپ کے مکان بعثت کی بھی نظیر ومثال پاتے ہیں، اور ہم امید رکھتے تھے کہ آپ کی بعثت ہماری قوم یعنی بنی اسرائیل میں ہوگی، لیکن جب آپ نے اعلان نبوت کیا تو ہمیں خوف ہوا کہ کہیں آپ ہی ہوں، پھر ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ آپ وہ نہیں ہیں، آپ ﷺ نے سوال کیا: آخر وہ کیوں؟اس نے جواب دیا کہ جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں یا جس کی صفات ہماری کتابوں میں مذکور ہے اس کے بارے میں یہ بھی ہے کہ اس کی امت کے ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے اور آپ کے ساتھ تو بہت تھوڑے سے لوگ ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" والذي نفسي بيده لأنا هو ، وإنها لأمتي وأنهم لأكثر من سبعين ألفا وسبعين ألفا وسبعين ألفا " [103]

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ہی وہ ہوں، میری امت بھی وہی ہے { جس کی صفات تم اپنی کتابوں میں پاتے ہو } اور وہ ستر ہزار، پھر ستر ہزار اور پھر ستر ہزار سے بھی زیادہ ہیں"۔

---

103 ۔ صحیح ابن حبان: ۶۵۴۶،ج:۶،ص: ۲۹۷ ۔ الطبرانی الکبیر: ۳۳۲/۱۸ ۔ مسند البزار: ۲۰۷/۴ / دیکھئے صحیح السیرۃ للالبانی: ۷۵۔ ۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲۵] پچیسویں خصوصیت :

جنت میں سب سے زیادہ تعداد اسی امت کی ہوگی

اس امت مرحومہ کی ایک خصوصیت وفضیلت یہ بھی ہے کہ جنت میں سب سے زیادہ تعداد اس امت کے افراد کی ہوگی بلکہ بعض صحیح حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس امت کے افراد جنت کے دو تہائی حصے کے وارث بنیں گے، باقی ایک تہائی حصے میں دنیا کی تمام امتیں ہونگی،

ع یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

پھر اگر یہ دیکھا جائے کہ یہ جنت کتنی بڑی ہے اور اس کی وسعت کتنی زیادہ ہے تو مزید تعجب ہوتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

[وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ] {آل عمران: ۱۳۳}

"اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے"۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" وما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين عاما وليأتين عليه يوم وانه لكظيظ " 104

" جنت کے دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان کی مسافت چالیس سال کی دوری ہے اور ایک وقت آئے گا کہ کثرت تعداد کی وجہ سے تنگ پڑ جائے گی" ۔

---

104 - مسند احمد: ۵/۳ - صحیح ابن حبان [الموارد: ۲۶۱۸] بروایت عتبہ بن غزوان، دیکھئے صحیح مسلم: ۲۹۶۷-۱ الصحیحہ: ۱۶۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ دیکھیں کہ اتنی بڑی اور وسیع جنت میں امت مسلمہ کو دو تہائی حصہ نصیب ہو رہا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنت میں سب سے زیادہ تعداد اسی امت کے افراد کی ہو گی۔

میدان حشر کی سختی سے متعلق ایک لمبی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" والذي نفسي بيده إني لأرجو أن تكونوا ربع أهل الجنة فكبرنا فقال : إني لأرجو أن تكونوا ثلث أهل الجنة فكبرنا وحمدنا الله ، فقال : أرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة فكبرنا وحمدنا الله " 105

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اہل جنت کے ایک چوتھائی تم رہو گے ، یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: بلکہ مجھے امید ہے کہ اہل جنت کے ایک تہائی تم لوگ ہوگے ، یہ سن کر خوشی سے ہم لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی ، اس کے بعد آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: بلکہ میں تو یہاں تک امید رکھتا ہوں کہ تم لوگ اہل جنت کے آدھے ہوگے ، یہ سن کر ہم لوگوں نے پھر اللہ اکبر کہا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی"۔

دوسری حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آدھا حصہ صرف امت مرحومہ کے لئے خاص ہے اور باقی آدھے حصے میں بھی وہ دوسری امتوں کے ساتھ شریک رہیں گے ، چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ :

" أنتم ربع أهل الجنة بل أنتم ثلث أهل الجنة بل أنتم نصف أهل الجنة وتقاسمونهم النصف الباقي " 106

105 ۔ صحیح بخاری[مختصرہ: ۲/ ۴۰۹ / صحیح مسلم: ۲۲۳، الایمان/ بروایت ابوسعید الخدری۔

106 ۔ مسند احمد: ۲/۳۹۱۔ دیکھئے فتح الباری: ۱۱/۳۸۷ ۔ بروایت ابوہریرہ۔ نیز دیکھئے صحیح سنن الترمذی: ۳/۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم لوگ اہل جنت کے ایک چوتھائی ہو، بلکہ ایک تہائی ہو بلکہ تم اہل جنت میں آدھے ہوگے اور باقی آدھے میں بھی لوگوں سے حصہ دار بنو گے"۔

ایک اور حدیث میں یہ تعداد اس طرح متعین فرمائی گئی ہے کہ:

"أهل الجنة عشرون ومائة صف ، ثمانون منها من هذه الأمة وأربعون من سائر الأمم" [107]

"اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اسی [۸۰] صفیں تو اس امت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی چالیس صفیں ہوں گی"۔

جنت میں اس کثرت کا لازمی نتیجہ ہے کہ جہنم میں ہمیشہ اس امت کے افراد کم ہوں گے، بلکہ اس امت کے وہ افراد جو شرک اکبر کے مرتکب نہیں ہوئے وہ جہنم میں باقی نہ رہیں گے، ایک نہ ایک دن بلکہ جلد ہی جہنم سے باہر ضرور آئیں گے۔ [108]

[۲۶] چھبیسویں خصوصیت:

میدان حشر میں امتیازی شان

۱۔ قیامت کے دن جب تمام اگلے اور پچھلے لوگ جمع ہونگے، جن کی تعداد کا شمار رب ذوالجلال کے علاوہ کسی اور فرد کو نہیں، اس میدان میں سارے لوگ ننگے سر، ننگے بدن اور فطری حالت پر ہوں گے، اس بڑی بھیڑ بھاڑ میں کسی کو تلاش کرنا محال ہے نیز اگر کوئی شخص ایسا ہو یا ایسی جماعت ہو جسے آپ نے اس سے قبل دیکھا بھی نہ ہو تو انہیں پہچاننا اگر محال نہیں تو سخت ترین مرحلہ ضرور ہے، اسی لئے اللہ تبارک وتعالی نے ہر امت

---

107 ۔ سنن ترمذی: ۲۵۴۶، صفۃ الجنۃ ۔ مسند احمد: ۳۴۷/۵ ۔ مستدرک الحاکم: ۸۱/۱ ۔ بروایت بریدہ۔

108 ۔ سبل الھدی والرشاد: ۳۹۴/۹ ۔ الخصائص الکبری: ۲۲۷/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوئی نہ کوئی علامت ضرور رکھی ہے جس سے اس امت کا نبی اپنی امت کو پہچان سکے، جس طرح اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو دوسری امتوں سے بہت سی چیزوں میں ممتاز کیا ہے اسی طرح حشر کے میدان میں بھی اس امت کو ایک خاص امتیازی نشان عطا فرمائے گا جس کے ذریعہ نبی ﷺ دور ہی سے اپنی امت پہچان لیں گے، تاکہ شفاعت اور حوض کوثر سے پانی پلانے کا معاملہ آسان ہو، چنانچہ اللہ تبارک وتعالی حشر کے میدان میں اس امت کے اعضائے وضو کو منور کردے گا، جس کے ذریعہ یہ امت دور سے ہی پہچان لی جائے گی، متعدد حدیثوں میں اس کا ذکر آیا ہے، چنانچہ ایک لمبی حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ:

"إن حوضي أبعد من إيلة من عدن لهو أشد بياضا من الثلج وأحلى من العسل باللبن ولآنيته أكثر من عدد النجوم واني لأصد الناس عنه كما يصد الرجل إبل الناس عن حوضه"

"میرے حوض کی چوڑائی ایلہ سے لے کر عدن تک ہے، وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے برتن تاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں، میں اس حوض سے غیر قوموں کو اسی طرح دور کروں گا جس طرح کوئی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو دور کرتا ہے"۔

صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دن آپ ہمیں پہچان پائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں تمہیں پہچان لوں گا، تمہاری ایسی علامت ہوگی جو کسی دوسری امت کو نصیب نہ ہوگی، تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ پیر اور پیشانی چمک رہی ہوگی"۔[109]

109 - صحیح مسلم: ۲۴۷، الطہارۃ- سنن ابن ماجہ: ۴۲۸۲، الزہد- صحیح ابن حبان: ۳۴۵/۲- الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقبرہ تشریف لے گئے اور فرمایا: "السلام علیکم دار قوم مومنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ، وددت أنا قد رأینا اخواننا " اے ایمان دار گھر والو تم پر سلام ہو، اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں، کاش میں اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ لیتا، یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "أنتم أصحابی و إخواننا الذین لم یأتوا بعد " تم تو میرے صحابی ہو اور ہمارے بھائی تو وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچان پائیں گے؟ آپ نے فرمایا: "أرأیت لو أن رجلا له خیل محجلة بین ظهری خیل دهم بهم ألا یعرف خیله " یہ بتلاؤ کہ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں اور وہ کسی کے خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان میں ہوں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچان لے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ وہ یقیناً پہچان لے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" فإنهم یأتون غرا محجلین من الوضوء وأنا فرطهم علی الحوض ألا لیذادن رجال عن حوضي کما یذاد البعیر الضال، أنادیهم ألا هلم فیقال إنهم قد بدلوا بعدك فأقول سحقا سحقا " 110

"وہ میرے پاس اس حال میں حاضر ہوں گے کہ ان کے ہاتھ پیر اور چہرہ آثار وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، میں حوض پر ان کا میر سامان رہوں گا، یہ بھی واضح رہے کہ کچھ لوگ میرے حوض سے اس طرح واپس کئے جائیں گے جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ بھگایا جاتا ہے، یہ دیکھ کر میں انہیں آواز دوں گا کہ

110 ۔ صحیح مسلم: ۲۴۹، الطہارۃ۔ سنن النسائی: ۱/۹۳۔ سنن ابن ماجہ: ۴۳۰۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرف آؤ، اس طرف آؤ، لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد آپ کے دین میں ردوبدل کردیا تھا، یہ سن کر میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو"۔

حدیث شفاعت میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

" فيأتوني فيقولون يا محمد اشفع لنا إلى ربك فليقض بيننا فأقول نعم أنا لها حتى يأذن الله لمن يشاء ويرضى فإذا أراد الله عز وجل أن يصدع بين خلقه نادى مناد أين أحمد وأمته فنحن الآخرون الأولون فنحن آخر الأمم وأول من يحاسب فتفرج لنا الأمم عن طريقنا فنمضي غرا محجلين من أثر الطهور وتقول الأمم كادت هذه الأمة أن تكون أنبياء كلها "[111]

" پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد [ﷺ] اپنے رب سے شفارش کیجئے کہ ہمارا فیصلہ کردے، تو میں کہوں گا: ہاں میں اس کے لئے تیار ہوں، [خلاصہ یہ کہ] اللہ تبارک وتعالی جس کے عمل سے راضی ہوگا اور جس کے بارے میں چاہے گا [مجھے شفاعت کی] اجازت دے گا، پھر جب اللہ تعالی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرنا چاہے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: احمد [ﷺ] اور ان کی امت کہاں ہیں؟ بھلے ہم دنیا میں آنے میں آخر میں ہیں لیکن [آخرت میں] تمام لوگوں سے پہلے ہیں، اس معنی میں کہ ہم ترتیب میں آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا حساب لیا جائے گا، چنانچہ امتیں ہمارے لئے راستے سے ہٹ جائیں گی، اس وقت وضو کے اثر سے

---

[111] احمد: ۱/۲۸۲- دلائل النبوۃ: ۵/۲۸۲- مسند الطیالسی [منحۃ المعبود: ۲/۲۲۷- ۲۷۹۸] بروایت ابن عباس، مسند احمد کے محققین نے اس حدیث کو حسن بتلایا ہے: ۴/۳۳۱-۳۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ہاتھ پیر اور چہرے چمک رہے ہوں گے ، جسے دیکھ کر تمام امتیں حسرت سے کہیں گی،قریب تھا کہ یہ امت پوری کی پوری نبی ہو جائے"۔

ان احادیث اور اس معنی میں متعدد بلکہ متواتر حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ آثار وضو سے اعضاء وضو کا چمکتا ہونا یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے،اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ دوسری امتوں کی نمازیں بغیر وضو کے ہوتی تھیں، بلکہ دوسرے انبیاء اور دوسری امتیں بھی نماز کے لئے وضو کرتی تھیں جیسا کہ بہت سے حدیثوں سے ثابت ہے، لیکن حشر کے میدان میں وضو کے اثر سے اعضائے وضو کا چمکتا رہنا اور مومن کے لئے ایک زیور کی شکل اختیار کرلینا یہ صرف امت مرحومہ کا خاصہ ہے،اسی لئے امت کو وضو پر مداومت رکھنے اور اچھی طرح سے وضو کرنے کی ترغیب دی گئی ہے،ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

"إن أمتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل " 112

"میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ آثار وضو سے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے،لہذا جو شخص اپنی چمک کو زیادہ کرنا چاہے وہ کرلے"۔

۲- میدان حشر کا ذکر ہورہا ہے لہذا اس امت مرحومہ کی اس مقام پر ایک اور فضیلت ملاحظہ کریں جو شاید کسی اور امت کو حاصل نہیں ہے اور اگر کسی امت کے نیک اور صالح لوگوں کو حاصل بھی ہو تو اس کثرت سے حاصل نہ ہوگی کہ ایک عام پہچان کی شکل اختیار کرلے،وہ یہ کہ اس امت کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا،اور ان کا نور ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دوڑ رہا ہوگا، چنانچہ مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابودرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

112 - صحیح بخاری: ۱۳۶،الوضوء - صحیح مسلم: ۲۴۶،الطہارۃ، بروایت ابوہریرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أنا أول من يؤذن له بالسجود يوم القيامة ، وأنا أول من يؤذن له أن يرفع رأسه، فأنظر إلى ما بين يدي ، فأعرف أمتي من بين الأمم وأنظر عن يميني فأعرف أمتي بين الأمم وأنظر عن شمالي فأعرف أمتي من بين الأمم "

"میں پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت ملے گی اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی { میں اپنا سر اٹھاؤں گا } اپنے سامنے امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، پھر جب اپنے دائیں جانب دیکھوں گا تو اپنی امت کو دیگر امتوں کے درمیان پہچان لوں گا اور جب بائیں طرف نظر اٹھاؤں گا تو ادھر بھی اپنی امت کو دیگر امتوں کے درمیان سے پہچان لوں گا، یہ سن کر ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک کس کثرت سے امتیں ہوں گی، آپ اپنی امت کو ان کے درمیان سے کیسے پہچان لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" غر محجلون من أثر الوضوء ولا يكون لأحد من الأمم غيرهم أعرفهم أنهم يؤتون كتبهم بأيمانهم، وأعرفهم سيماهم في وجوههم من أثر السجود، وأعرفهم بنورهم الذي بين أيديهم وعن أيمانهم وعن شمائلهم وأعرفهم ذريتهم تسعى بين أيدهم . "[113]

"میری امت کے اعضاء وضو کے آثار سے چمک رہے ہوں گے اور یہ صفت کسی اور امت کو حاصل نہ ہو گی، اور میں انہیں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے، اور میں انہیں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کے چہرے { کی چمک سے } سجدے کی

113 ۔مسند احمد: ۱۹۹/۵۔ مستدرک الحاکم: ۴۷۸/۲۔ الطبرانی الاوسط: ۳۲۵۸، ج: ۴، ص: ۱۴۹۔ علامہ البانی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے تعلیق علی المشکاۃ: ۹۹/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت ظاہر ہو گی، نیز میں انہیں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کا نور ان کے سامنے، ان کے دائیں اور ان کے بائیں رہے گا، اور میں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے چل رہی ہو گی"۔

اس مبارک حدیث میں اس امت کی متعدد خصوصیتیں بیان ہوئی ہیں جیسے :

١. اعضائے وضو کا چمکنا۔

٢. نامۂ اعمال کا دائیں ہاتھ میں دیا جانا۔

٣. نور کا ان کے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دوڑتا رہنا۔

٤. اولاد کا آگے آگے چلنا۔

بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال کا دیا جانا اس امت کا خاصہ ہے، لیکن چونکہ آیات قرآن اور دیگر حدیثیں عموم پر دلالت کرتی ہیں اس لئے علماء نے اس کی توجیہ یہ کہ ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ یا تو انہیں تمام امتوں سے پہلے نامۂ اعمال دیا جائے گا یا نامۂ اعمال کے دائیں ہاتھ میں دئے جانے کی کیفیت دیگر امتوں سے مختلف ہو گی، یہی بات نور اور اولاد سے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے۔، واللہ أعلم۔[114]

نیز اس حدیث کے مفہوم اور بعض دوسری ضعیف حدیثوں کی بنا پر کچھ علماء یہ کہتے ہیں کہ اس امت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے میدان حشر میں سب سے پہلے اسی امت کو سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور سب سے پہلے حساب کے لئے اسی امت کو اٹھایا جائے گا۔[115]

---

114 - دیکھئے المرعاۃ: ٢/١٩ - المرقاۃ: ١- ٣٣٣ - تنقیح الرواۃ: ١/٦٣۔

115 - دیکھئے شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ: ٧/٤٨٩، وبعدہ - الخصائص الکبری: ٢/٢٢٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-شفاعت:

قیامت کے دن امت مرحومہ کو ایک بڑی فضیلت یہ حاصل ہے کہ غیر امتوں کے بر خلاف شفاعت کا خصوصی اختیار دیا جائے گا اور اس کثرت سے دیا جائے گا کہ اس امت کا ایک فرد لاکھوں ایسے افراد کی شفارش کر کے انہیں جنت میں لے جانے کا سبب بنے گا جن پر ان کے اعمال بد کے بدلے جہنم واجب ہو چکی ہو گی، حتی کہ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ امت کسی بھی مسلمان کو جسے پہچان رہی ہو گی جہنم میں نہ چھوڑے گی، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"یدخل الجنة بشفاعة رجل من أمتی أکثر من بنی تمیم" 116

" میری امت کے ایک فرد کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے افراد سے زیادہ تعدا میں لوگ جنت میں جائیں گے، صحابہ نے سوال کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے علاوہ یہ کوئی اور شخص ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ میرے علاوہ ہو گا"۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

"لیدخلن الجنة بشفاعة رجل لیس بنبی مثل الحیین ربیعة و مضر فقال رجل: یا رسول الله! أو ما ربیعة من مضر؟ قال: إنما أقول ما أقول" 117

"یقینا ایک شخص کی شفاعت سے جو نبی نہ ہو گا ربیعہ و مضر دونوں قبیلوں کی تعداد کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، یہ سن کر ایک شخص نے

116 ۔سنن ترمذی: ۲۴۳۸، صفۃ القیامۃ۔ سنن ابن ماجہ: ۴۳۱۶، الزھد۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۹۸، الموارد۔ دیکھئے صحیح الترغیب والترھیب: ۳/۴۶۲، بروایت عبداللہ بن ابی الجدعاء۔

117 ۔مسند احمد: ۵/۲۵۷۔ الطبرانی الکبیر: ۸/۷۶۳۸، بروایت ابوامامہ۔ دیکھئے صحیح الترغیب: ۳/۴۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیعہ مضر ہی کی ایک شاخ نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: میں وہی کہہ رہا ہوں جو مجھ سے کہلوایا جارہا ہے"۔ [118]

حضرت ابوسعید الخدری سے مروی ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

"إن من أمتی من یشفع فی الفئام من الناس و منهم من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للواحد حتی یدخلوا الجنة"

"میری امت کے کچھ لوگ ایک بڑی جماعت { یا کئی قبیلوں } کی شفاعت کریں گے اور کچھ لوگ ایک قبیلہ کی شفارش کریں گے اور کچھ لوگ ایک چھوٹی جماعت کی شفاعت کریں گے اور کچھ ایسے ہونگے جو صرف ایک ہی شخص کی شفاعت کریں گے، حتی کہ میری امت کی شفاعت سے سارے لوگ ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے"۔ [119]

۴- محشر میں اس امت کی ایک نرالی شان یہ بھی ہوگی کہ اسے عام امتوں سے اونچے اور بلند مقام پر ٹھہرایا جائے گا جس کے سبب تمام دوسری امتیں انہیں بنظر حسرت دیکھیں گی اور اس امت کا ایک فرد ہونے کی تمنا کریں گی، چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

" یبعث الناس یوم القیامة فأکون أنا وأمتي علی تل، فیکسوني ربي حلة خضراء، ثم یؤذن لي فأقول ما شاء اللہ أن أقول فذلك المقام المحمود " [120]

---

118 - نیز دیکھئے حدیث حضرت ابو برزہ الاسلمی کی حدیث، مسند احمد، ج: ۴، ص: ۴۱۲۔

119 - سنن الترمذی: ۲۴۲۰، صفۃ القیامۃ- مسند احمد: ۳/ ۲۰ - مسند ابو یعلی: ۱۰۳۱۔ مسند احمد کے محققین اس حدیث کو قابل حجت قرار دیتے ہیں، دیکھئے مسند احمد کا تحقیق شدہ نسخہ: ۲۳۶/۱۷۔

120 - مسند احمد: ۳/ ۴۵۶- مستدرک الحاکم: ۲/ ۳۶۳ - السنۃ لابن ابی عاصم: ۲/ ۳۶۴، نمبر: ۷۸۵ - بہ روایت کعب بن مالک، دیکھئے الصحیحہ: ۲۳۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لوگ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے ،اس وقت میں اور میری امت ایک اونچے ٹیلے پر ہوں گے ،اس وقت اللہ تبارک وتعالی مجھے ایک سبز جوڑا پہنائے گا ، پھر مجھے گفتگو کی اجازت ملے گی تو جس بات کی اللہ تعالی کی طرف سے اجازت ہوگی میں کہوں گا، یہی وہ مقام محمود ہے { جو مجھے عطا کیا گیا ہے } "۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" إنی وأمتی لعلی کوم یوم القیامة مشرفین علی الخلائق مامن أحد من الأمم إلا ود أنه منها أیتها الأمة و ما من نبی کذبه قومه إلا نحن شهداؤه یوم القیامة أنه قد بلغ رسالات ربه و نصح لهم قال ویکون الرسول علیکم شهیدا " [121]

"میں اور میری امت قیامت کے دن ایک بلند مقام پر ہوں گے اور تمام مخلوق کو دیکھ رہے ہوں گے ،اس وقت ہر امت یہی خواہش کرے گی کہ کاش کہ وہ بھی اسی امت کا ایک فرد ہوتی ،اور ہر وہ نبی جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہوگا قیامت کے دن ہم اس کی گواہی دیں گے کہ اس نے اللہ تعالی کا پیغام اپنی امت تک پہنچادیا تھا اور امت کے ساتھ خیر خواہی کا حق ادا کردیا تھا، اور اس وقت رسول تم لوگوں پر گواہ بنیں گے "۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" نحن یوم القیامة علی کوم فوق الناس فیدعی بالأمم بأوثانها کانت تعبد الأول فالأول - - - الحدیث " [122]

---

[121] ۔تفسیر ابن جریر الطبری: ۳/۱۳۷، تحقیق احمد شاکر۔ تفسیر ابن کثیر: ۱/۴۵۹۔

[122] ۔مسند احمد: ۳/۳۴۵ - الصحیحة للألبانی: ۲۷۵۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قیامت کے دن ہم لوگ تمام لوگوں سے اوپر ایک بلند مقام پر ٹھہرے ہوں گے ، اس وقت امت کو ان کے معبودوں کے ساتھ بلایا جائے گا جو امت سب سے پہلے ہے اسے سب سے پہلے بلایا جائے گا"۔

[۲۷] ستائیسویں خصوصیت :

بھول چوک معاف

اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو ایک فضیلت یہ بخشی ہے کہ اس سے اگر بھول ہو جائے یا غلطی ہو جائے تو اس پر کوئی گرفت نہیں ہو گی بلکہ اسے معاف فرمادیتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ اپنے اوپر سے ایک آواز سنی حضرت جبریل نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج کھولا گیا ہے اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا، اور اس سے ایک فرشتہ اترا ہے جو آج سے قبل کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیا اور فرمایا: دو نوروں کی بشارت قبول کیجئے جو آپ کو عطا کئے گئے اور آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، آپ ان میں سے جس آیت کے ایک حرف کی بھی تلاوت کریں گے { مضمون کی مناسبت سے } وہ چیز آپ کو عطا کی جائے گی۔[123]

ایک اور لمبی حدیث میں ہے کہ جب بندہ کہتا ہے " ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا " اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول ہو جائے یا ہم سے غلطی ہو جائے تو اس پر

---

123 صحیح مسلم: ۸۰۶، المسافرین۔ سنن النسائی: ۹۱۳۰، الافتتاح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری گرفت نہ کیجئے گا، اس کے جواب میں اللہ تعالی فرماتا ہے: ہاں، ہم ایسا ہی کریں گے۔[124]

پہلی حدیث میں اس فرشتے کا یہ فرمانا کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ آیتیں نہیں دی گئیں اور دوسری حدیث میں یہ صراحت کہ اللہ تعالی بندوں کی اس دعا کو قبول کرتا ہے، اس بات پر صریح دلیل ہے کہ یہ امت محمدیہ کا خاصا ہے۔

امت مرحومہ کے نبی امی اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوا عَلَیْہِ"[125]

"اللہ تبارک وتعالی نے میری امت کی غلطیوں، بھول چوک اور ہر اس کام کو معاف کر دیا ہے جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو"۔

❁❁❁

124 ۔ صحیح مسلم: ۱۲۵، الایمان۔ مسند احمد: ۴۱۲/۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۳۹، ج: ۱، ص: ۲۳۵ ۔ بروایت ابوہریرہ۔

125 ۔ سنن ابن ماجہ: ۲۰۴۳، الطلاق۔ صحیح ابن حبان: ۷۱۷۵، ج: ۱۰، ص: ۲۸۲ / دیکھئے ارواء الغلیل: ۱۲۳/۱۔ یہ حدیث آدھے درجن سے زائد صحابہ کرام سے مروی ہے، دیکھئے کشف الغمہ: ۴۷۵ تا ۴۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲۸] اٹھائیسویں خصوصیت :

غلط خیالات معاف

ماسبق فضیلت سے ملتی جلتی ایک فضیلت یہ بھی ہے اس امت کے افراد کے دلوں میں ایمان و توحید کے خلاف جو وسوسے گزرتے ہیں یا جو برے خیالات آتے ہیں، اللہ تبارک وتعالی ان پر ان کی گرفت نہیں کرے گا بلکہ انہیں معاف فرما دیتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

" اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ اُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ " [126]

"اللہ تبارک وتعالی نے میرے لئے میری امت کے دلوں کے خیالات معاف کر دیا ہے جب تک وہ اپنے خیالات کے مطابق عمل نہ کریں یا گفتگو نہ کریں"

یہاں پر یہ عظیم حدیث بھی قابل ملاحظہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی

[لله مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ] {البقرۃ:۲۸۴}

" اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمان اور زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو وہ جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاو، اللہ تعالی اس پر محاسبہ کرے گا"۔

126 - صحیح بخاری: ۲۵۲۸، العتق- صحیح مسلم: ۲۰۱، الایمان، بروایت ابوہریرہ- یہ حدیث حضرت عمران بن حصین [الطبرانی الکبیر: ۲۱۶/۱۸] حضرت عائشہ [الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۱۱۷/۱] اور حضرت انس بن مالک [الکامل لابن عدی: ۹۰۸/۳] رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بھی مروی ہے، دیکھئے، کشف الغمہ: ۴۷۹- ۴۸۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ آیت صحابہ کرام پر گراں گزری، وہ رسول ﷺ کے پاس آئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا، اے اللہ کے رسول! ہمیں بہت سے اعمال کا پابند کیا گیا جن کی ادائیگی کی ہم طاقت رکھتے ہیں جیسے نماز، جہاد، روزہ، اور صدقہ، اور اب آپ پر مذکورہ آیت نازل ہوئی ہے یہ ہماری طاقت سے باہر ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس طرح کہنا چاہتے ہو جس طرح تم سے پہلے دو اہل کتاب { یہود و نصاری } نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی؟ بلکہ تم کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی پھرنا ہے، جب صحابہ نے آپ ﷺ کے بتلائے ہوئے کلمات پڑھے اور ان کے ساتھ ان کی زبانیں رواں ہو گئیں تو اللہ تعالی نے اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی؛

[آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ] {البقرة:٢٨٥}

"رسول ﷺ اور جو مومنین اس کتاب پر ایمان لائے جو رسول کی طرف نازل کی گئی، سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب ہم تیری بخشش کے طالب ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔

جب انہوں نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالی نے اس آیت کے { اس حصے کو جو ان پر گراں گزر رہا تھا } منسوخ کر دیا اور اس کی جگہ نازل فرمایا:

[لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قال :نعم ، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ،قال : نعم ، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ قال : نعم]

اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، جو اچھا کام کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو برے کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہوگا، اے ہمارے رب ! ہماری بھول اور خطاؤں پر ہماری گرفت نہ فرما، اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: اچھا { ایسا ہی کروں گا } اے ہمارے رب ! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالنا جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اس کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، { ایسا ہی کروں گا } اور ہمیں معاف فرما دے، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما، اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: اچھا { ایسا ہی کروں گا }۔[127]

---

127 صحیح مسلم: ۱۲۵، الایمان- مسند احمد: ۲/۴۱۲- شعب الایمان: ۳۲۲، ج:۱، ص:۵۰۷-۵۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ:

اب ہمیں کیا کرنا ہے ؟

امت مرحومہ کے فضائل وخصائص کا سلسلہ اب یہیں روک دیتے ہیں حالانکہ اس موضوع کو اگر طول دینا چاہیں تو اسے مزید طول دیا جاسکتا ہے، لیکن چونکہ اختصار مطلوب تھا اس لئے مذکورہ خصائص پر اکتفا کیا جاتا ہے، لیکن موضوع کو ختم کرنے سے پہلے ایک بہت ہی اہم بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور فی الواقع یہی چیز ان خصائص وفضائل کے ذکر کا سبب بنی ہے۔

ان خصائص وفضائل کو پڑھ لینے اور ان پر مطلع ہو جانے کا فائدہ کیا ہے ؟ ہماری دنیاوی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑنا چاہئے ؟ دوسرے لفظوں میں یہ کہ ان فضائل وخصائص کے حقدار ہم کیسے بن سکتے ہیں ؟

یہی وہ سوالات ہیں جن پر غور کرنے کے لئے یہ مقالہ ترتیب دیا گیا ہے،

ان سوالات کے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بحیثیت مسلمان ہمیں چند امور کا التزام کرنا ہو گا۔

[۱] شکران نعمت:

اللہ تبارک وتعالی نے ہمیں جو نعمت اسلام بخشی ہے، ہمیں افضل امت اور خیر امت بنایا ہے اور ان گوناگوں فضیلتوں سے نوازا ہے، اس پر باری تعالی کا شکر ادا کریں کیونکہ اس امت میں شامل ہونا اور افضل الرسل کا امتی بننا یہ محض فضل الہی ہے، اس میں نہ کسی کو کسی قسم کا اختیار ہے اور نہ ہی کسی کی طاقت وقوت کا نتیجہ، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ:

[وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ] {القصص:۶۸}

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں ہے"۔

اور اس فضیلت کے بخشنے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ اس پر ہم اللہ تعالی کے شکر گزار بنیں، ارشاد باری تعالی ہے:

[إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا] {الانسان:٣}

"ہم نے انسان کو راہ دکھلائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے یا خواہ ناشکرا"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

[بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ] {الزمر:٦٦}

" {آپ کو ہدایت کے راستے پر گامزن اور شرک سے محفوظ اللہ تعالی ہی نے کر رکھا ہے لہذا} اللہ ہی کی عبادت کریں اور شکر کرنے والوں میں ہو جائیں"۔

اس لئے اس امت مرحومہ کے ہر فرد کو چاہئے کہ اس عظیم نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، کیونکہ یہی شکر گزاری افضل امت ہونے کی دلیل ہو گی، پہلے سے کہیں زیادہ نعمتوں کی حقدار بنے گی اور غضب الہی اور عذاب الہی سے محفوظ رہے گی۔

[لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ] {ابراھیم:٧}

"اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یقینا میرا عذاب بہت سخت ہے"۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"مَا يَفْعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيمًا" {النساء:١٤٧}

"اللہ تعالی تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور با ایمان رہو، اللہ تعالی بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن شکر سے متعلق اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہئے کہ صرف زبان سے " الحمد للہ و الشکر للہ" پڑھ لینے اور غیر قوموں کے سامنے بطور فخر کے "I am a muslim" کہہ دینے سے یہ حق ادا ہو جائے گا، بلکہ شکر کے حقیقی معنی اور اس کی حقیقت کو سمجھے اور اپنی زندگی میں اسے اپنانے کی ضرورت ہے۔

قارئین کرام: "شکر دراصل دل کے اس لطیف احساس کا نام ہے جس کے سبب ہم اپنے محسن سے محبت رکھتے ہیں، ہر موقع پر اس کے احسان کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کے لئے سراپا سپاس بنتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس کو خوش رکھیں اور اس کے احکام کو پورا کرتے رہیں، اگر ہم صرف زبان سے شکر کا لفظ ادا کریں، لیکن دل میں احسان مندی اور منت پزیری کا کوئی اثر اور کیف نہ ہو اور اس اثر و کیف کے مطابق ہمارا عمل نہ ہو تو ہم اس محسن کی احسان مندی کے اظہار میں جھوٹے ہیں اور ایسا شکر خدا کی بارگاہ میں قبول نہیں، اسی لئے اللہ تعالی نے حضرت داود و سلیمان علیہما السلام کو اپنے پے درپے احسانات سے جس طرح نوازا وہیں بیان کرنے کے بعد ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

[اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا] {سبا:۱۳} اے داود کے گھر والو، شکر ادا کرنے کے لئے نیک عمل کرو۔

اس آیت پاک نے بتلایا کہ شکر کا اظہار زبان تک محدود نہ ہو بلکہ عمل سے بھی ظاہر ہونا چاہئے"۔ [128]

[۲] خیر امت ہونے کے تقاضے کو پورا کریں:

سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالی ہے:

---

[128] - سیرۃ النبی: ۵/۲۶۷- ۲۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ] {آل عمران:١١٠}

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو، اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر فاسق ہیں"۔

اس آیت میں امت محمدیہ کے خیر الأمم ہونے کی تین بنیادیں بیان کی گئی ہیں کہ:

۱-وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں،

۲-برائی سے روکتے ہیں،

۳-اور اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہیں،

گویا یہ امت اللہ کی مخلوق کو ہر ممکن طریقے سے نفع پہنچانے اور اس سے نقصان کو روکنے کے لئے وجود میں لائی گئی ہے، اور مخلوق خدا کی ایمانی واخلاقی اصلاح اس کے فرض منصبی میں داخل ہے، اور معاملہ صرف یہیں تک نہیں رکتا بلکہ اسے خود اپنی ایمانی واخلاقی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے اور جن چیزوں کو دین اسلام میں بنیادی وکلیدی حیثیت حاصل ہے اس پر خصوصی توجہ رہنی چاہئے، اور یہی وہ فرض منصبی ہے جسے یہود پورا نہیں کر سکے اس لئے انہیں اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا گیا اور وہ مذموم اور ملعون ٹھہرے، نہ تو انہوں نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کیا اور نہ ہی نبی آخر الزمان پر ایمان لائے۔

اس لئے اس امت کے افراد کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جو عزت وفضیلت انہیں حاصل ہوئی ہے وہ انہیں بنیادوں اور شرطوں کی مرہون منت ہے۔

WWW.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک ایمان باللہ کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ضروری ہے وہ اپنے جامع و شامل تفصیلات کے مطابق ہو، صرف زبان سے اقرار کر لینے اور منبروں و اسٹیجوں پر اعلان کرنے سے اس کا حق پورا نہیں ہو سکتا بلکہ ضرورت ہے کہ تمام پہلوؤں سے اللہ تعالی پر ایمان لایا جائے، اس کی ذات پر ایمان، اس کی ربوبیت پر ایمان اس کی الوہیت پر ایمان اور اس کے اسماء وصفات پر ایمان۔ آج بہت سے لوگ ذات باری تعالی پر ایمان کا دعوی کرتے ہیں، اس کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں، اس کی الوہیت پر لمبے لمبے لکچر بھی دیتے ہیں لیکن اپنی ذاتی زندگی میں اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ نفس پرستی ان کا شیوہ اور مادہ پرستی ان کا مشن ہوتا ہے، اور اگر اللہ کے اسماء وصفات پر ان کے ایمان کو پرکھا جائے تو قول و عمل میں دور کا بھی رشتہ نہیں ملتا، شاید ایسے ہی لوگوں کو متنبہ کرنے کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" استحیوا من اللہ حق الحیاء " اللہ تعالی سے ایسے ہی شرم کرو جیسا کہ شرم کرنے کا حق ہے۔

صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! الحمد للہ ہم سب لوگ اللہ تعالی سے شرم کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" لَيْسَ ذَاكَ وَلَكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ اَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ "[129]

"میری مراد یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی سے شرم کرنے کا حق یہ ہے کہ بندہ اپنے سر کی حفاظت کرے اور جو اس میں جمع ہے، اپنے پیٹ کی حفاظت کرے

---

[129] ۔ سنن الترمذی: ۲۴۵۸، القیامۃ۔ احمد: ۱/۳۸۷ ۔ الحاکم: ۴/۳۲۳ ۔ بروایت عبداللہ بن مسعود، دیکھئے صحیح الجامع: ۱/۲۲۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو اس کے ارد گرد ہے، موت اور موت کے بعد سڑ گل جانے کو یاد رکھے، اور جو شخص آخرت چاہتا ہو اسے چاہئے کہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے، جس نے ایسا کر لیا اس نے اللہ تعالی سے شرم کرنے کا حق ادا کر دیا"۔

اور اگر ایمان رہا لیکن لوگوں کو اس کی دعوت نہ دی اور اللہ کی افضل مخلوق کو شرک و بدعت کی رذالت سے نہ بچایا گیا تو بھی خیر امت ہونے کا حق ادا نہیں کیا، چنانچہ ایک بار حج کے موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے اندر اس فریضہ سے متعلق کوتاہی دیکھی تو فرمایا: جو شخص اس امت { خیر امت } کا ایک فرد بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس شرط کو پورا کرے۔[130]

بنی اسرائیل جو اپنے وقت میں خیر امت تھے ان سے یہ نعمت اسی لئے چھین لی گئی اور قیامت تک ان پر لعنت الٰہی مسلط کر دی گئی کہ انہوں نے اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیا تھا۔

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

[لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ، كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ] {المائدۃ :۷۸- ۷۹}

"اور بنو اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود اور عیسی ابن مریم علیہم السلام کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً وہ بہت برا تھا"۔

130۔ تفسیر ابن کثیر: ۵۲۶/۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں آیتوں میں بنی اسرائیل کے ملعون قرار دیئے جانے کے تین اہم اسباب بیان ہوئے ہیں:

۱) عصیان یعنی واجبات کا ترک اور محرمات کا ارتکاب۔

۲) حد سے تجاوز یعنی دین میں غلو اور بدعات و خرافات کی ایجاد۔

۳) ایک دوسرے کو نیکی کی تلقین نہ کرنا اور برائی سے نہ روکنا یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کا ترک۔ [131]

ہر ذی بصیرت آج ملاحظہ کر رہا ہے کہ یہ تینوں اسباب اس امت میں کس کثرت سے پائے جا رہے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ اس امت کے حالات مسلسل بگڑتے ہی جا رہے ہیں، سچ فرمایا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو! تم لوگ یہ آیت پڑھتے ضرور ہو لیکن اس کا مفہوم غلط لیتے ہو:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ]
{المائدۃ:۱۰۵}

"اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں"۔

حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ:

---

131 - یہودیوں کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ "ہفتے" کے دن کے معاملے میں وہ قوم تین حصوں میں بٹ گئی تھی—ایک غلط کام کر رہے تھے، دوسرے خاموش تھے، تیسرے انہیں روکتے تھے، جب عذاب آیا تو روکنے والے بچ گئے اور غلط کام کرنے والے اور خاموش رہنے والے دونوں اس عذاب کی لپیٹ میں آگئے، تفصیل مزید کے لئے ملاحظہ ہو سورۃ الاعراف آیت: ۱۶۳، وما بعد، تشریح و ترجمہ طباعۃ ملک فھد و تفہیم القرآن جلد دوم۔ [نورانی]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ " [132]

"جس قوم میں برائی ہو رہی ہو اور اس قوم کے لوگ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی ان سب پر اپنا عذاب نازل کردے"۔

صدیق اکبر کی بیٹی صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ گھر میں داخل ہوئے آپ کے چہرے کی کیفیت سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی معاملہ ضرور پیش آیا ہے، کسی سے بات کئے بغیر آپ نے وضو فرمایا {اور مسجد چلے گئے} دروازے سے کان لگا کر میں سننے لگی کہ آپ کیا فرماتے ہیں، چنانچہ آپ منبر پر بیٹھ گئے اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا:

" يا أيها الناس إن الله يقول لكم : مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ " [133]

"اے لوگو! اللہ تعالی تم لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو قبل اس کے تم دعا کرو اور تمہاری دعائیں قبول نہ کروں"۔

[۳] جہاد کا فریضہ ادا کرنا:

آیت "کنتم خیر امۃ أخرجت للناس" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

---

132 ۔ سنن ابوداود: ۴۳۳۸ ۔ سنن الترمذی: ۲۱۶۸- مسند احمد: ۱/۵- دیکھئے صحیح الترغیب: ۲/۵۷۸۔

133 ۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۴، الفتن- صحیح ابن حبان: ۲۹۰، ج: ۱، ص: ۳۴۰ - الفاظ صحیح ابن حبان کے ہیں- دیکھئے صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ، تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الإِسْلَامَ. " 134

"لوگوں کے لئے سب سے بہتر ہیں کہ لوگوں کو ان کے گلوں میں زنجیر ڈال کر لاتے ہیں یہاں تک کہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں"۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ " 135

"اللہ تبارک وتعالیٰ ان لوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں"۔

ان حدیثوں کا یہ معنی قطعاً نہیں ہے کہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے یا لوگوں کی شخصی آزادی پر کدغن لگائی جائے بلکہ میری ناقص سمجھ کے مطابق ان حدیثوں اور اس طرح کی دوسری حدیثوں کا مفہوم یہ ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں تو کافر و مشرک گرفتار ہو جاتے ہیں جنہیں قید کر کے مسلمان اپنے پاس قید میں رکھتے ہیں پھر یہ کافر قیدی جب دین اسلام اور مسلمانوں کو قریب سے دیکھتے ہیں تو ان کے سامنے اسلام کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اس طرح وہ لوگ مسلمان ہو کر جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ 136

اس کی بہت سی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔

اس کی دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کو مسلمان تو کہتے ہیں لیکن کمزور ایمانی، اغوائے شیطانی اور نفس شہوانی کی وجہ سے جہنم میں جانے والے کام

---

134 - صحیح بخاری: ۴۵۵۷، التفسیر۔

135 - صحیح بخاری: ۳۰۱۰، الجہاد، بروایت ابوہریرہ۔

136 - فتح الباری: ۱۷۳/۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، لیکن چونکہ وہاں سچے مومن اور زبان و قلم اور ہاتھ سے جہاد کرنے والے بندے بھی موجود ہوتے ہیں جو انہیں ایسے غلط کام نہیں کرنے دیتے خواہ ایسے لوگوں کو جیل میں ڈالنے اور بیڑی پہنانے کی نوبت پیش آئے، چنانچہ درج ذیل حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ" 137

"ہم سے پہلے اللہ تعالی نے جس نبی کو بھی بھیجا اس کے کچھ ایسے مخلص ساتھی تھے جو اس کی سنت پر عامل اور اس کے حکم کے پیروکار تھے، پھر ان کے نیک ساتھیوں کے جانشین کچھ نالائق لوگ بنے جو ایسی باتیں کرتے تھے جس پر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے اور ایسے کام کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا، تو ایسے لوگوں سے جو اپنے ہاتھ سے [طاقت سے] جہاد کرے وہ مومن ہے، جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنے دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کا حصہ نہیں رہ جاتا"۔

آج امت مرحومہ نے اپنی ذمہ داری کو چھوڑ دیا ہے، یا اس کے بہت بڑے طبقہ نے اس ذمہ داری کو ترک کر دیا ہے، اس لئے ان پر ذلت وخواری مسلط کر دی گئی ہے، سچ فرمایا نبی ﷺ نے:

---

137 صحیح مسلم: ۵۰، الایمان- مسند احمد: ۴۵۸/۱، بروایت ابن مسعودؓ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ" [138]

"جب تم عینہ کی بیع کرنے لگو گے، بیلوں کی دُمیں پکڑ لو گے، کھیتی باڑی ہی پر مطمئن ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالی تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا جو کسی طرح زائل نہ ہو گی حتی کہ تم اپنے دین کی طرف پلٹ آؤ"۔

"بیع عینہ" کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کو ادھار قیمت پر مال بیچا جائے مگر قیمت وصول کرنے سے قبل ہی مال اصل قیمت سے کم پر دوبارہ خرید لیا جائے۔

اس سے مراد یا تو سودی کاروبار کی راہ ہموار کرنا ہے، یا تجارت میں اس قدر مشغول ہو جانا ہے کہ دعوت دین کی پرواہ نہ رہے۔

واضح رہے کہ جہاد سے میری مراد وہ شرعی جہاد ہے جو اپنی تمام صورتوں کو شامل اور تمام شرائط کے ساتھ ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص جو جہاد کا نام لے رہا ہو وہ اپنے قول وعمل میں صادق اور اپنے منہج کے لحاظ سے درست راستے پر بھی ہو۔

[۴] پست ہمتی، بزدلی، ناامیدی اور مرعوبیت سے پرہیز:

غیر قوموں کی مادی ترقی، اکثر مسلم ممالک پر کسی نہ کسی شکل میں ان کے تسلط اور مسلمانوں کی لاعلمی وکمزور ایمانی کی وجہ سے ان کا ایک بہت بڑا طبقہ ناامیدی اور پست ہمتی کا شکار ہوتا جا رہا ہے، غیر قوموں کا خوف ورعب تیزی سے ان میں سرایت کر رہا ہے، نتیجہ وہ بزدلی کے مرض میں مبتلا ہیں اور بہت سے لوگ تو اللہ تعالی کے بارے میں سوء ظن کا شکار ہو چکے ہیں۔

---

138 - سنن ابی داود: ۳۴۶۲، الاجارۃ- مسند احمد: ۲/۲۸- المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۱۵- دیکھئے الصحیحہ: ۱۱، بروایت ابن عمر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ گذشتہ سطور میں مذکور اس امت کے خصائص و فضائل ایک بار پھر پڑھ لیں اور اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں، اولا تو انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ناامیدی و پست ہمتی شریعت کی نظر میں بہت ہی ناپسندیدہ امر ہے بلکہ اس دین کے غلبے سے ناامید ہونا تو نفاق کی نشانی اور باری تعالی کے بارے میں بد ظنی جیسا ناقابل معافی گناہ ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

[يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ] {آل عمران: ۱۵۴}

" وہ منافق اللہ تعالی کے بارے میں ایسے ایسے جاہلانہ گمان کرنے لگے جو سراسر خلاف حق تھے کہتے تھے کہ کیا اس کام میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ سارے اختیارات اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہیں"۔

اس آیت میں وارد جاہلانہ اور خلاف حق گمان سے مراد منافقین کا یہ باطل گمان ہے کہ اللہ تعالی اپنے رسول کی مدد نہیں کرے گا اور آپ کی دعوت آہستہ آہستہ مٹ جائے گی۔

ایسے پست ہمت اور ناامیدی میں مبتلا حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالی کی رحمت سے ناامیدی بہت بڑا گناہ اور کبائر میں داخل ہے۔

چنانچہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" الشرك بالله والإياس من روح الله والقنوط من رحمة الله " [139]

"باری تعالی کے ساتھ شرک کرنا، اللہ تعالی کے فضل و کرم سے مایوس ہو جانا اور اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید ہو جانا"۔

نہ ہو نو امید نو امیدی زوال علم و عرفان ہے

---

139 مسند البزار [زوائد البزار: ۱۰۶]- الطبرانی [مجمع الزوائد: ۱/۱۰۴]- بروایت ابن عباس- دیکھئے الصحیحہ: ۲۰۵۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید مرد مومن ہے خدا کے رازدانوں میں [اقبال]

حدیث میں " ایاس اور قنوط " کے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں، علماء کہتے ہیں کہ " یاس " کے معنی ہیں حصول مطلب کی توقع کھو بیٹھنا، اور " قنوط " کہتے ہیں کسی ناپسندیدہ حالت یا مرض کے زوال کو محال سمجھنا۔ 140

یعنی یہ تصور رکھنا کہ مسلمانوں کی پستی کا اب کوئی علاج نہیں اور نہ ہی ان کے غلبے کی اب کوئی امید ہے، جب کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ اسلام اور اہل اسلام کو کوئی بھی طاقت نہ مٹا سکتی ہے اور نہ ہی اسے زیر کر سکتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ:

[يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ]
{الصّف:٨}

"وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منھوں سے بجھادیں، اور اللہ تعالی اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کافر برا مانیں"

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلًّا يُذِلُّ اللهُ بِهِ الْكُفْرَ " 141

140 ۔القول المفید: ۲/۱۰۷، نیز دیکھئے مترادفات القرآن، ص: ۸۳۴۔

141 ۔مسند احمد: ۴/۱۰۳۔ مستدرک الحاکم: ۴/۴۳۰۔ الطبرانی الکبیر: ۱۲۸۰۔ بروایت تمیم الداری۔ دیکھئے الصحیحہ: ۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"روئے زمین کے جس حصے تک رات ودن کا سلسلہ ہے یہ دین پہنچ کر رہے گا ، اور اللہ تبارک وتعالی نہ تو کسی شہر کے گھر کو چھوڑے گا اور نہ ہی گاؤں و کھیڑوں کے گھروں کو چھوڑے گا جس میں اس دین کو داخل نہ کردے، خواہ کسی عزیز کی عزت کے ساتھ ہو یا ذلیل کے ذلیل ہو کر ہو، یعنی اسلام قبول کرلے تو عزت نصیب ہوگی اور جو کفر اختیار کئے رہے گا وہ اس کی وجہ سے [جزیہ دے کر] ذلیل ہوگا"۔

واضح رہے کہ اسلام کا یہ انتشار اور غلبہ اس چیز کا مرہون ہے کہ مسلمان اپنی معنوی ومادی قوت کو دوبارہ بحال کریں تاکہ باطل طاقتوں اور کفر وطغیان کی قوتوں سے نپٹ سکیں۔

مرعوبیت، خوف اور پست ہمتی کے شکار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اس فرمان الہی پر غور کریں اور اس کے مقتضی پر ایمان رکھیں۔

[إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ] {آل عمران:۱۷۵}

"یہ خبر دینے والا صرف شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو"۔

اور انہیں اس گروپ میں شامل ہونے سے بچنا چاہئے جن سے متعلق اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

[وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ] {العنکبوت:۱۰}

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی پر ایمان لاتے ہیں، پھر جب اللہ تعالی کی راہ میں ان پر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کے ستانے کو اللہ تعالی کے عذاب کے برابر ٹھہرا دیتے ہیں"۔

بلکہ کسی بھی بڑی مصیبت کے وقت ایک مسلمان کو کہہ دینا چاہئے کہ:

طوفان کر رہا ہے مرے عزم کا طواف
دنیا سمجھ رہی ہے کہ کشتی بھنور میں ہے

ایسی صورت میں شکست خوردہ دل کے حامل حضرات اور اسلام و مسلمانوں کی مدد سے ہاتھ کھینچے ہوئے حضرات سے بھی گزارش ہے کہ اگر آپ لوگ اس فرمان الہی کو اچھی طرح سمجھ لیں اور ذہن نشین کر لیں تو اسی میں کامیابی ہے کہ:

[وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ] {محمد:٣٨}

" اگر تم روگرداں ہو جاؤ تو وہ تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے"۔

نیز اس فرمان الہی پر بھی توجہ دیں:

[إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ] {التوبة:٤٠} .

"اگر تم ان [نبی ﷺ] کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جب کہ انہیں کافروں نے دیس نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے، پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین نازل فرما کر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لشکروں سے ان کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں، اس نے کافر کی بات پست کردی اور بلند و عزیز تو اللہ تعالی کا حکم ہی ہے ، اللہ غالب ہے حکمت والا ہے"۔

[۵] صبر اور نیت اجر پر ثابت قدم رہیں:

اللہ تبارک و تعالی نے دنیا میں کچھ فطری نظام رکھے ہیں جن میں مسلم و کافر، مومن و منافق اور موحد و مشرک سب برابر کے شریک ہیں جیسے: بھوک وپیاس، صحت و مرض اور خوشی و غمی وغیرہ، یہ ایسے عوارض ہیں جو بلا استثناء ہر ایک کو لاحق ہوتے ہیں، البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ مومن و موحد اپنی آسودگی و صحت اور خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالی کا شکر گزار رہتا ہے اور محتاجی و بیماری اور غم و پریشانی کے موقعہ پر صبر سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھتا ہے جب کہ کافر پہلی حالت میں کبر و غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسری حالت میں بے صبری و شکایت کا واویلا مچاتا ہے، درج ذیل آیت میں اللہ تبارک و تعالی نے مومنوں کی توجہ اسی طرف مبذول کرائی ہے:

[وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا] {النساء:۱۰۴}

"اس گروہ کے تعاقب میں کمزوری کا مظاہرہ نہ کرو، اگر تم تکلیف اٹھا رہے ہو تو تمہاری طرح وہ بھی تکلیف اٹھا رہے ہیں اور تم اللہ تعالی سے اس چیز کے امیدوار ہو جس کے وہ امیدوار نہیں ہیں، اللہ تعالی سب کچھ جانتا اور وہ حکیم و دانا ہے"۔

اور سچے مومنوں کی صفات ایک جگہ ان الفاظ میں بیان فرمائیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ] [وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ] فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ] . {آل عمران:۱۲۶-۱۲۸} .

"اور بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں، انہیں بھی اللہ تعالی کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں، لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری، نہ سست رہے اور نہ دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے، وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے، تو اللہ تعالی نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا کی اور اللہ تعالی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے" ۔

ذرا غور کریں کہ نبیوں کے سچے اور مخلص پیروکار مصیبت و پریشانی اور دشمنوں کے مقابلہ میں نہ پست ہمت رہے، نہ ہی کمزوری کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی مرعوبیت کا شکار ہوئے بلکہ جہد مسلسل، عمل پیہم اور صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی کے سامنے اپنی ہی کوتاہی کا اظہار کرتے ہوئے اس پر مغفرت کے طالب ہوئے۔۔۔۔۔سچ ہے:

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ بے صبری وبے ثباتی ظاہر کرنے اور واویلا وشور وغل کے بجائے اللہ کے وعدے پر یقین رکھے اور صبر واحتساب سے کام لے، کیونکہ اس امت کے خیر امت ہونے کی ایک علامت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ صبر واحتساب سے کام لیں گے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

" إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللَّهَ وَشَكَرُوا وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي " [142]

" اللہ تبارک وتعالی نے کہا: اے عیسی {علیہ السلام} میں تمہارے بعد ایک امت پیدا کرنے جارہا ہوں جن کی یہ صفت ہوگی کہ اگر انہیں من پسند چیز ملی تو حمد وثنا اور شکر وسپاس سے کام لیں گے، اور اگر ناپسندیدہ حالات سے دوچار ہوئے تو صبر واحتساب سے کام لیں گے حالانکہ انہیں حلم وعلم کا کوئی خاص حصہ نہیں دیا گیا، حضرت عیسی علیہ السلام نے سوال کیا: اے میرے رب! اگر ان کے پاس علم وحلم نہیں ہوگا تو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا: میں انہیں اپنی طرف سے حلم وعلم عطا کروں گا"۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس امت کی خیریت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اور امتوں کے مقابلہ میں یہ امت صبر واحتساب سے زیادہ کام لے گی"۔

---

[142] ۔مسند احمد: ۶/۴۵۰۔ شعب الایمان: ۴۱۶۵۔ الطبرانی الأوسط: ۳۲۷۶۔ بروایت ابودرداء۔ اس حدیث کو حافظ ابن حجر اور مجمع البحرین کے محقق کے نے حسن بتلایا ہے، تحقیق المسند: ۴۵/۵۳۰، مجمع البحرین: ۷/۴۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۶] ناقابل معافی گناہوں سے پرہیز:

خیر امت میں شامل ہونے اور مذکورہ بالا فضائل کا حقدار ہونے کے لئے اشد ضروری ہے کہ ان گناہوں سے پرہیز کیا جائے، جن کا ذکر گذشتہ حدیثوں میں گذرا ہے جیسے شرک، کیونکہ شرک کرنے کا معنی ہے کہ ہم خیر امت سے خارج ہو گئے، نیز وہ حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جن میں صراحت موجود ہے کہ اس امت کے گنہگاروں کا گناہ یہود و نصاری پر ڈال کر انہیں عذاب سے بری کر دیا جائے گا، ان کی صفت یہ ہو گی کہ وہ باری تعالی کے ساتھ شرک نہیں کرتے رہے تھے۔

اسی طرح ناحق خون بھی مغفرت الہی میں بہت بڑی رکاوٹ بن سکتا ہے، چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلاَّ مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا "[143]

" قوی امید ہے کہ اللہ تعالی ہر گناہ کو معاف کر دے مگر جس شخص نے حالت شرک پر وفات پائی ہو، یا جس مومن نے دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو"۔

یہی حدیث تقریبا انہیں الفاظ کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔[144]

ناحق قتل سے متعلق ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" مَنْ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا "[145]

---

143 ۔ سنن ابوداود: ۴۲۷۰، الملاحم۔ صحیح ابن حبان: ۵۹۸۰۔ مستدرک الحاکم: ۳۵۱/۴ ۔ بروایت ابوالدرداء۔ دیکھئے صحیح سنن ابوداود: ۱۴/۳۔

144 ۔ سنن النسائی: ۸۱/۷ ۔ احمد: ۹۹/۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے کسی ذمی [146] کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا جب کہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے"۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

"إياك والذنوب التي لا تغفر ، الغلول ،فمن غل شيئا أتى به يوم القيامة وأكل الربافمن أكل الربا بعث يوم القيامة مجنونا يتخبطه ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم : الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كمايقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس " [147]

"ان گناہوں سے پرہیز کرو جو معاف نہیں کئے جاتے [جیسے] مال غنیمت میں خیانت اور سود خوری کیونکہ جس شخص نے مال غنیمت سے چوری کی وہ قیامت کے دن اسے اپنے ساتھ لے کر آئے گا اور سود کھانے سے بچو کیونکہ جو شخص سود کھاتا ہے وہ قیامت کے دن آسیب زدہ شخص کی طرح گرتا پڑتا اٹھایا جائے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

[الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ] {البقرۃ:۲۷۵}

" جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہوں گے مگر اس طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنادے" ۔

---

145 ۔ سنن النسائی: ۴۷۵۱، القسامہ۔ سنن ابوداود: ۲۷۶۰، الجہاد۔ دیکھئے صحیح سنن ابوداود: ۱۷۴/۲۔

146 ۔ ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت میں جزیہ دے کر رہتا ہے، شرعی طور پر اس کے جان، مال اور عزت کی حفاظت مسلمانوں پر ہوتی ہے۔

147 ۔الطبرانی الکبیر: ۶۰/۱۸۔ تاریخ بغداد: ۱۷۸/۸۔ ۱۷۹ ۔ دیکھئے الترغیب: ۴۷۸/۲ والصحیحہ: ۳۳۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۷] باہمی پھوٹ اور اختلاف سے پرہیز:

سابقہ بحث میں متعدد حدیثیں گزری ہیں جن میں یہ وضاحت موجود ہے کہ یہ امت آپس میں ضرور لڑے گی اور یہ باہمی لڑائی اس کی طاقت کی کمزوری اور ان پر دشمن کے مسلط ہونے کا سبب بنے گی، اہل علم کہتے ہیں کہ یہ خبر بطور پیشگی تحذیر و تنبیہ کے ہے ،اس سے آپ ﷺ کا مقصد امت مرحومہ کو حتی الامکان اس غلطی سے بچانا اور باہمی لڑائی سے متنبہ کرنا تھا، اور شاید یہی وجہ ہے کہ درزنوں حدیثوں میں باہمی اتفاق واتحاد پر ابھارا گیا، اور اختلاف وافتراق سے روکا گیا ہے۔

چنانچہ باہمی اتفاق واتحاد کو کہیں صدقہ قرار دیا گیا ہے:

"تعدل بین الاثنین صدقہ" [148] "دو آدمیوں میں صلح کرانا بھی صدقہ ہے

اور کہیں اسے { نفلی } نماز، وروزے سے اور صدقہ وخیرات سے افضل بتلایا گیا ہے

" اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ " . قَالُوا بَلٰی .
قَالَ " اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ الْحَالِقَةُ " [149]

"کیا تمہیں نماز وروزہ اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ضرور بتلایئے، آپ نے فرمایا: باہمی اختلاف کو دور کرنا، کیونکہ آپسی اختلاف تباہ وبرباد کرنے والی چیز ہے"۔

اور اسے کہیں اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک محبوب ترین صدقہ قرار دیا گیا ہے:

---

148 ۔ صحیح بخاری: ۲۷۰۷، الصلح۔ صحیح مسلم: ۱۰۰۹، الزکاۃ، بروایت ابوہریرہ۔

149 ۔ سنن ابوداود: ۴۹۱۹، الأدب۔ سنن الترمذی: ۲۵۰۹، صفۃ القیامۃ۔ مسند احمد: ۴۴۵/۶، بروایت ابودرداء، دیکھئے صحیح الترغیب: ۳/۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یا أبا أیوب ألا أدلك علی صدقة یحبها الله ورسوله ؟ تصلح بین الناس إذا تباغضوا وتفاسدوا " [150]

"اے ابوایوب ! کیا میں تمہیں ایسا صدقہ نہ بتلاؤں جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک محبوب ہے، لوگوں میں جب نفرت پیدا ہو اور فساد برپا ہو تو ان میں صلح کرادو"۔

اور کہیں جھوٹ جیسے عظیم کبیرہ گناہ کو اس اہم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جائز قرار دیا ہے:

"لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا " [151]

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے، جو اس مقصد کی خاطر اچھی بات کی چغلی کھائے یا جھوٹ میں کوئی اچھی بات کہے"۔

اس کے برخلاف دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے کو روئے زمین کا بدترین شخص اور اللہ تعالی کی رحمت سے دور اور اس کی مغفرت کا نااہل قرار دیا گیا چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

[وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ] [هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ] {القلم:۱۰-۱۱}

"اور تو کسی ایسے شخص کا کہنا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا، بے وقار، کمینہ عیب گو چغلخور ہو"

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

150 - الطبرانی: ۳۹۲۲، ج: ۴، ص: ۱۳۸ - دیکھئے الصحیحہ: ۲۶۴۴۔

151 - صحیح بخاری ۲۶۹۲، الصلح۔ صحیح مسلم: ۲۶۰۵، البر والصلة، بروایت ام کلثوم بنت عقبہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خیار عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِینَ اِذَا رُءُوا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاءُونَ بِالنَّمِیمَةِ الْمُفَرِّقُونَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ " 152

"اللہ تعالی کے سب سے افضل بندے وہ ہیں کہ جن کے دیکھنے سے اللہ تعالی یاد آجائے اور اللہ تعالی کے سب سے برے بندے چغلی کھانے والے، دوستوں میں اختلاف ڈالنے والے اور عیوب سے پاک لوگوں پر فحاشی کا عیب لگانے والے"۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لاَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَہُ وَبَیْنَ اَخِیہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوا هَذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هَذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هَذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا " 153

" سوموار { پیر } اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا مگر وہ آدمی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی وبغض ہو { اسے معاف نہیں کیا جاتا بلکہ } کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی مغفرت کو ٹال دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کی مغفرت کو موخر کر دو حتی کہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کی مغفرت کو موخر کر دو حتی کہ آپس میں صلح کر لیں"۔

152 ۔ مسند احمد: ۴/۲۲۷، بروایت عبد الرحمن بن غنم، دیکھئے صحیح الترغیب: ۳/۷۴۔

153 ۔ صحیح مسلم: ۲۵۵۵ ۔ سنن ابوداود: ۴۹۱۶، الادب، بروایت ابوہریرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۸] سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ:

خیر امت میں شامل ہونے کے خواہش مند حضرات کو چاہئے کہ اپنے نبی کی سیرت کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور اسے اپنے معمولات کا حصہ بنالیں، اور آپ ﷺ کی سیرت میں جو دروس و عبر موجود ہیں ان پر غور کریں، کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت اور اس پر غور انسان کے لئے اندھیرے میں روشنی کا مینار بن جاتا ہے، خاص کر امت مرحومہ اس وقت جس سیاہ رات سے گزر رہی ہے اور دین حق پر جو اجنبیت و کسمپرسی کی کیفیت طاری ہے اس سے متاثر لوگوں کے لئے سیرت نبوی خاص کر اس کے مکی دور میں ان کے لئے تسلی کا سامان موجود ہے، ذرا سیرت نبوی کے اس مشہور واقعہ پر غور کریں۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک بار میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا، آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنائے تشریف فرما تھے، اس وقت ہم مشرکین کے ہاتھوں شدید تکلیفیں سہہ رہے تھے، میں نے کہا: کیوں نہ آپ اللہ سے دعا فرمائیں، یہ سن کر آپ ﷺ اٹھ بیٹھے، آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ" . زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ" [154]

"جو لوگ تم سے پہلے تھے ان کی ہڈیوں تک گوشت اور اعصاب میں لوہے کی کنگھیاں کر دی جاتی تھیں، لیکن یہ سختی بھی انہیں دین سے باز نہ رکھتی تھی،

[154] ۔ صحیح بخاری: ۳۸۵۲ ۔ مناقب الانصار: ۳۶۱۲ ۔ سنن ابوداود: ۲۶۴۹، الجہاد ۔ مسند احمد: ۱۰۹/۵ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بسااوقات ان میں سے بعض کے سر پر آرار کھ کر اس کے جسم کو دو حصے کر دیا جاتا تھا لیکن یہ اذیت بھی اسے دین سے باز رکھنے میں کامیاب نہ ہوتی تھی { یاد رکھو! } اللہ تعالی اس دین کو مکمل کر کے رہے گا، یہاں تک سوار صنعا سے حضر موت تک جائے گا اور اسے اللہ تعالی کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا، البتہ بکریوں پر بھیڑئے کا خوف ہوگا، لیکن تم لوگ جلدی کر دیتے ہو"۔ 155

غزوہ خندق کے موقعہ پر جب صحابہ کرام خندق کی کھدائی میں مشغول تھے کہ ایک جگہ ایسی چٹان آپڑی جس سے گدال اچٹ جاتی، کئی صحابہ نے ہمت آزمائی کی لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا، اخیرا لوگوں نے اس کی خبر اللہ کے رسول ﷺ کو دی، آپ تشریف لائے، کدال اپنے ہاتھ میں لی اور بسم اللہ کہہ کر ایک زور کی ضرب لگائی جس سے چٹان کا ایک حصہ ٹوٹ گیا اور آپ نے فرمایا: "اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ وَاللهِ إِنِّي لَأُبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ مِنْ مَكَانِي هَذَا" اللہ اکبر مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئیں، اللہ کی قسم میں اس وقت جہاں کھڑا ہوں وہاں سے ملک شام کے سرخ محلوں کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر ایک دوسری ضرب لگائی تو چٹان کا دوسرا تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور آپ نے فرمایا: "اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ فارس واللہ إني لأبصر المدائن وأبصر قصرها الأبيض من مكاني هذا" اللہ اکبر مجھے ملک فارس کی کنجیاں دی گئیں، اللہ کی قسم میں اپنی اسی جگہ سے مدائن اور اس کے سفید محل دیکھ رہا ہوں، پھر بسم اللہ کہکر آپ نے تیسری ضرب لگائی تو چٹان کا باقی مادہ حصہ بھی نکل گیا اور آپ نے فرمایا: "اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ وَاللهِ إِنِّي لَأُبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ مِنْ مَكَانِي

155 - دیکھئے الرحیق المختوم، ص: ۱۹۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَذَا "اللہ اکبر مجھے یمن کی کنجیاں دے دی گئیں، اللہ کی قسم میں جہاں پر اس وقت کھڑا ہوں وہاں سے صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ 156

غور کریں!!!

مشکل سے مشکل ترین وقت میں نبی کریم ﷺ کا یہ عزم اور اللہ تعالی کے وعدے پر یہ پختہ یقین کہ کس طرح مسلمانوں کو ان ممالک کے فتح ہونے اور ان کے قبضے میں آنے کی خوشخبری دے رہے ہیں۔

نیز خندق کی کھدائی کے بعد کا جو مرحلہ تھا وہ اور بھی مشکل مرحلہ تھا کہ ایک طرف سے کفار قریش کا چار ہزار افراد پر مشتمل لشکر خندق کے پار خیمہ زن ہو جاتا ہے اور دوسری طرف بنو غطفان اور ان کے ساتھی چھ ہزار کی تعداد میں ان کی مدد کے لئے پہنچ جاتے ہیں، پھر اس سے بھی خطرناک مرحلہ یہ آتا ہے کہ خود مدینہ کے اندر رہنے والے یہودی نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ کیا گیا معاہدہ ترک کر دیتے ہیں، بلکہ دشمنوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ، ایسے مشکل ترین وقت میں سچے مسلمانوں اور منافقین اور بیمار دل لوگوں کا موقف بھی واضح ہو جاتا ہے چنانچہ اس کا ذکر خود قرآن کی زبانی سنئے اور عبرت حاصل کیجئے:

وقت کی نزاکت:

[إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ، هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا {الاحزاب:۱۰-۱۱}

156 ۔مسند احمد: ۴/۳۰۴۔ السنن الکبری للنسائی: ۸۸۵۸۔ مسند ابو یعلی: ۱۶۸۵۔ بروایت براء بن عازب۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس کی سند کو حسن کہا ہے، الفتح: ۷/۳۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب وہ تمہارے اُوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے، وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے"

منافق اور بیمار دل لوگوں کی حالت:

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا، وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا] .

{الاحزاب: ۱۲-۱۳}

"اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا، اور جب اُن میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل مدینہ (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کا مقام نہیں تو لوٹ چلو۔ اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے"

حقیقی مسلمانوں کا موقف:

[وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا] {الاحزاب: ۲۲}

"اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے سچے فدائیوں کو آزمانا چاہا تو وہ لوگ توقع سے زیادہ ثابت قدم اور وعدۂ الٰہی اور فرمان نبوی پر مکمل طور پر پورے اترے، جس کی سب سے واضح مثال درج ذیل واقعہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حارث غطفانی خدمت نبوی میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے محمد ﷺ مدینہ منورہ کی کھجور کو ہم، آپ باہم تقسیم کر لیتے ہیں اور ہم اپنا لشکر واپس لے کر چلے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس سلسلے میں سعد نامی چاروں سرداروں سے مشورہ کر کے بتلاتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، سعد بن مسعود اور سعد بن خیثم رضی اللہ عنہم کو بلوا بھیجا اور جب وہ لوگ آ گئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ عرب کے لوگ تمہارے خلاف اکٹھا ہیں اور حارث تم لوگوں سے مدینہ منورہ کی پیداوار کا ایک حصہ مانگ رہا ہے، اگر تم اس سال ان سے اس پر صلح کرنا چاہو تو کر لو، یہ سن کر ان لوگوں نے ایک زبان ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے تو بلا چون وچرا تسلیم ہے اور اگر محض ہماری خاطر ایسا کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں، جب ہم لوگ اور یہ لوگ دونوں بت پرستی پر تھے تو یہ لوگ میزبانی یا خرید وفروخت کے سوا کسی اور صورت میں ایک دانے کا بھی طمع نہیں کر سکتے تھے تو بھلا اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت اسلام سے سرفراز کیا ہے اور آپ کے ذریعہ عزت بخشی ہے، ہم انہیں اپنا مال دیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ واللہ ہم تو انہیں اپنی تلواریں دیں گے، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ محض تمہاری خاطر کرنا چاہا تھا"۔ [157]

[157] ۔ مسند البزار [کشف الاستار: ۱۸۰۳، ج: ۱، ص: ۳۳۱] ۔ الطبرانی، المجمع: ۱۳۲/۶ ۔ سیرۃ ابن ھشام: ۳/۳۱۰ ۔ نیز دیکھیے الرحیق المختوم: ۳۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ کہ سیرت نبوی میں اس قسم کے بہت سے حالات وواقعات موجود ہیں جن سے ایک مسلمان کے دل کو تسلی اور اطمینان کے ساتھ ساتھ اس کا ایمان بڑھتا اور وعدۂ الٰہی پر مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

اب وقت آگیا کہ قلم کو روک دیا جائے، نہ چاہتے ہوئے بھی موضوع قدرے طویل ہو گیا، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ لکھنے والے کو اس کے قول و عمل میں اخلاص وللہیت کی دولت سے نوازے اور ان سطور کو اس کے والدین اور اساتذہ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور پڑھنے والوں کو بھی اپنے فضل سے محروم نہ کرے۔ آمین

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على نبينا محمد وبارك وسلم -

مقصود الحسن فیضی

۳۰/ صفر ۱۴۳۰ھ

الغاط سعودعرب

الادب اسدی

نظر ثانی بتاریخ: ۹/۷/۱۴۳۰ھ، بروز جمعرات، از قلم شبیر احمد نورانی، الدوادمی۔

www.KitaboSunnat.com

Composed & Edit by :Abdus Salam Omri/salamomri.ma@hotmail.com

www.islamidawah.com
LIBRARY
Book No.
1856

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری چند دیگر مطبوعات

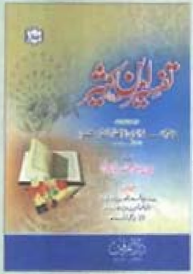

تفسیر ابن کثیر

ترجمہ:
خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

تحقیق و تخریج
فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی
الشیخ محمد شعیب الارناؤط
الشیخ زبیر علی زئی

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر

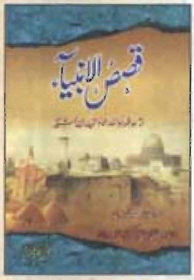

قصص الانبیاء

ترجمہ
مولانا ہدایت اللہ ندوی

تخریج
فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی

امام حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر

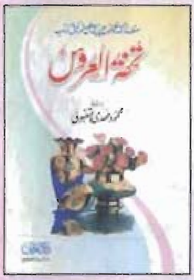

صنفِ نازک کے موضوع پر پہلی جامع اور دلکش کتاب

تحفۃ العروس

تالیف
محمود مہدی استنبولی

تعبیر الرؤیا

تالیف
امام ابن سیرین

دار الفرقان
للنشر والتوزیع
الریاض